KoH Novels - Urdu

Presents

مہرو انساء

ماہ نور شہزاد

ناول۔

اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے وہ اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی جب کسی نے۔اس کے دروازے پہ دستک دی مگر وہ گہری نیند سوتی رہی۔

مہر انساء اٹھ جاناشتہ لگنے میں باقی آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔اس کی ماں زور سے بولی۔اماں چھٹیوں میں تو سکون سے سونے دو۔مہر انساء نے غصے میں کہا۔میں تو سونے دو مگر بات آغاجان کی ہے۔اس کی ماں نے اب آواز تھوڑی آہستہ کی۔آغان جان کا بس چلے تو ہم سانس بھی ان کی مرضی سے لے۔ مہر انساء منہ بنا کے بولی۔مہرو آہستہ بول آغاجان یہ کوئی سن لے گا تو تیری خیر نہیں۔امی نے اسے ڈانٹا۔آغاجان کو تو میرے کمرے کے ساتھ کان لگا کے سننا کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے جیسے۔وہ کہتی باتھ روم چلی گئی اور ماں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

آغاجان گاؤں کے سربراہ ہے جن کے اپنے بنائے اصول ہیں اور آج تک کسی نے ان کے اصولوں کے خلاف جانے کی ہمت نہ کی اور جس نے کی اس کا انجام پورے گاؤں نے دیکھا۔ آغا جان کے دو بیٹے ہیں۔ آغا فیصل خان آغا اکبر خان۔ آغا فیصل بڑا بیٹا جن کا ایک بیٹا مہر چھوٹے بیٹے آغا اکبر خان جن۔ کے دو بچے ایک بیٹا ابراہیم اور دوسری بیٹی مہر وانساء

اس وقت وہ سب کھانے کی میز پہ موجود تھے اکبر ہماری جو دوسرے گاؤں والی زمین ہے وہ اپنے بیٹے ابراہیم کے نام کروادوں۔ آغاجان نے اپنے بیٹے اکبر سے روعبدار آواز میں کہا۔ وہ کیسے وہ تو میرے بیٹے فیصل کے نام ہے آپ اسے کیسے ابراہیم کے نام کرواسکتے ہیں۔ بی اماں تھوڑا ڈر کے بولی۔ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے اکبر فیصل میرے لیے کب کا مر گیا آئندہ اس کا نام مت لینا میرے سامنے۔ آغاجان نے چیخ کر کہا اور فوراََ وہاں سے اٹھ کے چلے گئی ناشتے کی میز پہ موجود تمام لوگ ڈر گئے۔

چلو ناشتہ تو سکون سے کریں گے۔ مہرو دل میں بولی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی پہ کھڑی بار بار آسمان کو دیکھ رہی تھی مجھے لگتا ہے بارش ہو گی سکینہ۔ مہرو نے اپنے ساتھ کھڑی سکینہ سے کہا۔ اللہ نہ کرے باجی ساتھ والی چچا ولیت کی بیٹی کی مہندی ہے ہم نے وہاں جانا ہے پتہ ہے باجی اس کی شادی اکیتیس سال کی عمر میں ہو رہی ہے میں بیئس سال کی میں نظر نہ آئی اس سبزی والے کو وہ نظر آ گئی۔ سکینہ افسوس سے بولی۔ چپ کرو سکینہ تم اور تمہاری شادی کا رونا میں چھت پہ جا رہی ہو۔ مہرو غصے سے کہتی جانے لگی۔ باجی چھت پہ مت جانا آغاجان نے دیکھا تو قیامت آجائی گی گھر میں۔ سکینہ نے مہرو کو جاتے ہوئے روکا۔

اس وقت تیز بارش ہو رہی تھی اور مہر و بارش سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ تبھی آغا جان کی گاڑی گراج میں آ کے رو کی۔ آغا اکبر گاڑی سے اترا اور اس کی نظر مہر و پہ پڑی اس نے دل میں یہی دعا کی کے آغا جان کی نظر مہر و پہ نہ جائے۔

(بلیک شرٹ جینز کی پینٹ لمبا قد ہلکی ہلکی داڑھی چہرے پہ سنجیدگی وہ کسی ہیر و سے کم نہ دیکھتا تھا) یار میں بہت خوش ہو۔ خضر کمرے میں آتا ہوا بولا۔ ڈاکٹر کی ڈگری سے زیادہ کیا خوشی کی خبر ہو سکتی ہے۔ مہر سوالیہ نظروں سے خضر سے پوچھنے لگا یار ساتھ والی امینہ میرے ساتھ ڈیٹ پر جانے کے لیئے تیار ہو گئی ۔

تو کس سے لڑکیوں کی باتیں کر رہا ہے جس نے سات سالوں میں کسی لڑکی کو مڑ کر نہیں دیکھا پیچھو سے آتے عامر نے ہنس کر کہا۔ یار آخر لڑکیوں سے دور کیوں بھاگتا ہے اگر میں نے وجہ بتا دی تم دونوں کے منہ کھلے کے رہ جائے گے مہر نے مسکرا کر جواب دیا تو آج بتا ہی دے۔ عامر خضر کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولا۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

یہ چھوڑو اور اپنا سامان پیک کرو۔ مہر نے۔ ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے کہا۔ پہلے خود کہتا اور پھر بتاتا بھی نہیں عجیب لڑکا ہے تو۔ خضر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ میں ایسا ہی ہو۔ مہر کے چہرے پہ ابھی بھی سنجیدگی تھی۔

تہجد کا وقت تھا وہ نماز میں بیٹھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائی روتے ہوئے بس یہی دعا مانگ رہی تھی یا اللہ اسے میرا اور اپنا رشتہ یاد ہوں کون کہ سکتا تھا دن میں سب کو تنگ کرنے والی مہر و اپنے خدا کے

سامنے گڑ گڑاتے ہوئے کسی کو دعاؤں میں مانگ رہی تھی۔ اسی وقت اس کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہرو نے جلدی جلدی اپنی آنسو صاف کیے نماز لپیٹے اور دروازے کھولنے چلی گئی۔

ابا آپ۔ مہرو حیرانگی سے بولی۔ کوئی کام تھا۔ کچھ پل خاموش رہی پھر بول دی۔ کیوں میں اپنی بیٹی کے کمرے میں نہیں آسکتا کیا۔ آغا اکبر مسکراتے ہوئے کہنے لگے نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ مہرو انہیں راستہ دیتے ہوئے بولی۔ مہرو میری جان آغاجان تمھیں چھت پہ جانے سے منع کرتے ہیں پھر آپ کیوں جاتی ہوں۔ آغا اکبر نرم لہجے میں اپنی بیٹی سے پوچھنے لگے۔ ابا مجھے بارش پسند ہے۔ مہرو نظریں جھکائیں بولی۔ آپ کے کمرے میں بیلکونی ہے نہ آپ وہاں سے بارش کو دیکھ لیا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا آغاجان جب آپ کو ڈانٹتے ہیں۔ آغا اکبر نے۔ اسے سمجھایا۔ جی ٹھیک ہے۔ ایک اچھی بیٹی کی طرح اس نے اپنے باپ کی بات مانی۔ شاباش اب سو جاؤ کافی دیر ہوگئی۔ آغا اکبر کہتا چلا گیا۔ اور مہرو نے اپنی سانس بحال کی۔

وائٹ شلوار قمیض میں کھڑی بالوں کی چٹیاں کی ہوئی۔ کالی بڑی بڑی۔ آنکھوں میں کاجل لگائے سر پہ دوپٹہ لیے وہ شیشے میں خود کو دیکھ کے مسکرائی کہ اتنے میں اس کو شور کی آواز آئی وہ جلدی جلدی کمرے سے باہر گئی اور جب ٹی وی لونچ میں پہنچی تو سامنے کا منظر دیکھ کے حیران رہ گئی۔

ایک لڑکی آغاجان کے سامنے گڑ گڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ آغاجان میں اس سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی اور کو پسند کرتی ہو۔ ہمارے گاؤں میں کسی لڑکی کی شادی اس کی برادری کے باہر نہیں ہوئی کیونکہ یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے اور اگر تم نے شادی نہ کی تو تمہیں اپنے باپ کو کھونا پڑے گا۔

آغاجان نے۔ اس لڑکی پر اتنا بھی ترس نہ کھایا۔ نہیں آپ میرے ابو کے ساتھ کچھ نہ کیجیے گا آپ جس سے کہیں گے میں اس سے شادی کر لوں گی۔ لڑکی پریشان ہوتی ہامی بڑھنے لگی۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے ان کی وجہ سے تم اپنے باپ سے بھی زیادہ عمر کے شخص سے شادی کرنا کے لیے مان گئی مجھے افسوس ہے کے آج تک آپ کوئی بھی۔ اچھا فیصلہ نہ کر سکے ان لوگوں نے آپ کو اپنا سربراہ چنا اور آپ ان پر ذرا بھی ترس نہیں کھاتے۔ مہرو آغاجان کے سامنے۔ آتے ہوئے کہنے لگی۔

کے تبھی ٹی وی لاؤنج پہ ایک زوردار تھپڑ کی۔ آواز آئی۔ مہرو کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور سب کھڑے لوگ حیران رہ گئے۔ تہمینہ بیگم اپنی بیٹی کی زبان کو لگام دیجیے کچھ زیادہ ہی چلنے لگی۔ آغاجان نے۔ تہمینہ سے کہا جو ان کی آواز سن کے ڈر گئی۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی نہ جانے کب سے رو رہی تھی جب تہمینہ کمرے میں ناشتہ لے کے آئی۔ ناشتہ کر لو۔ تہمینہ نے کہا۔ آئیے آئیے آپ کو اپنے سسر کی خدمت سے فرست مل گئی اماں میں آپ کو بتا رہی ہو آپ جتنی مرضی خدمت کر لیں آپ کو آغاجان کی جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی۔ مہرو نے تہمینہ سے بولا۔ اے لڑکی چپ ہو جا میں تیری ماں ہو اور یہ کس لہجے میں بات کر رہی۔ تہمینہ غصے میں کہنے لگی۔

آپ کو میری ماں نہیں ہونا چاہیے تھا اپنی سسر کی غلام ہونا چاہیے تھا جب انہوں نے مجھے تھپڑ مارا آپ کو میرے لیے آواز اٹھانی چاہیے تھی مگر نہیں آپ ان کے سامنے کیسے زبان کھولتی۔ مہر و نے سارا کا سارا غصہ اپنے ماں پہ نکالا۔ تبھی بی اماں اند آئی کہتے ہوئے۔

کیا ہوا میری لاڈو کو۔ بی اماں آپ بھی بلکل اپنے شوہر کی طرح ہے ہر کوئی صرف انہی کی بات مانتا ہے۔ مہر و نے بی اماں کو بھی نہ چھوڑا۔ تہمینہ تو جاہیں کر واتی ہو اسے ناشتہ۔ بی اماں نے تہمینہ سے کہا جو کب سے خاموش تھی۔ جی۔ تہمینہ کہتی چلی گئی۔ کیوں غصے میں ہے۔ بی اماں نے پوچھا۔ آپ کے شوہر نے مجھے دس نوکروں کے سامنے کھینچ کے تھپڑ لگایا اور میں غصہ بھی نہ ہو۔ مہر و نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تیرے آغا جان کے اپنے کچھ اصول ہیں اور ہم ان کے اصولوں کے خلاف نہیں جا سکتے میں پہلے اپنے ایک بیٹے کو کھو چکی ہوں اب کسی اور کھونے کی ہمت نہیں۔ بی اماں پچھتاوے سے بولی۔

اچھا اچھا ایک تو آپ بہت جلدی اموشنل ہو جاتی ہے چلیں کھلائیں اپنے ہاتھوں سے۔ مہر و منہ کھولتے ہوئے بولی۔ تو بی اماں مسکراتے ہوئے مہر و کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی۔ بس کریں بیگم کل سے آپ تیاریوں میں لگی ہیں ابھی بیٹا آیا نہیں اور اپنے شوہر کو بھول گئی۔

آغا فیصل شاہدہ کو کہنے لگی۔ ایسی کوئی بات نہیں میرا بیٹا سات سال بعد واپس آ رہا ہے شاہدہ انہیں مسکراتے ہوئے بتانے لگی۔ اچھا آپ یہی بیٹھیں بس مہر کی پسند کے کھانے بتا کے آتی ہوں شاہدہ کہتی چلی گئی اور فیصل اپنی بیوی کی تیاریوں سے مسکرانے لگے۔

مہر و باجی مہر و باجی۔ سکینہ مہر و کے کمرے میں آتے ہوئے کہنے لگی۔کیا ہے سکینہ مجھے تمہارے کسی چاچا کی بیٹی کی شادی یا کوئی دکھڑا نہیں سننا۔ مہر و کتابوں میں نظریں جھکائیں کہنے لگی۔ ارے نہیں مہر و باجی بات سچ میں بہت حیرانگی والی ہے آپ سن کے حیران ہو جائیں گی۔ سکینہ نے بولا۔ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے سکینہ تمہاری شادی کے قصے سننے میں۔ مہر و اکتا کر کہنے لگی۔ نہ باجی میں آپ کو بتانی آئی تھی کے کل مہر بابا آرہے ہیں۔ سکینہ نے اسے بتایا۔ مہر و نے یکدم اس کی طرف دیکھا۔ تمہیں کس نے بتایا۔ مہر و نے فوراً پوچھا۔ لے بتانا کس نے ہے اپنے کانوں سے سن کے آئی ہوں شاہدہ بیگم پورا گھر صاف کروا رہی تھی اور پھر مہر بابا کے پسندیدہ کھانوں کا بھی کہہ رہی تھی۔ سکینہ نے اسے پوری بات بتائی۔

مہر و کے دل کی دھڑکن عام سے زیادہ تیز چلنے لگی اسے لگا وقت تھم سا گیا ہے اس کی دعائیں قبول ہونے والی ہیں۔ کھانے میں آج نمک زیادہ ہے۔ آغا جان سنجیدگی سے کہا جہاں تمہینہ آغا جان کے کہنے سے ڈری میرا بس چلے میں کھانے میں زہر ڈال کے کھلادوں آپ کو اور وہی مہر و دل میں کہنے لگی۔ ایسی نہیں سوچتے دادا ہے۔ ابراہیم نے مہر و کے کان میں سرگوشی کی۔ تم چپ کر کے کھانا کھاؤ۔ مہر و نے اسے غصے میں کہا تو وہ دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ ایک تو اسے میرے دل کی ساری باتیں کیسے پتا چل جاتی ہیں اللہ تعالی سوری۔ مہر و دل میں کہتی کھانا کھانے لگی۔

وائٹ شلوار قمیض میں کھڑی بالوں کی چٹیاں کی ہوئی۔ کالی بڑی بڑی۔ آنکھوں میں کاجل لگائے سر پہ دوپٹہ لیے وہ شیشے میں خود کو دیکھ کے مسکرائی کہ اتنے میں اس کو شور کی آواز آئی وہ جلدی جلدی کمرے سے باہر گئی اور جب ٹی وی لونج میں پہنچی تو سامنے کا منظر دیکھ کے حیران رہ گئی۔

ایک لڑکی آغا جان کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ آغا جان میں اس سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی اور کو پسند کرتی ہو۔ ہمارے گاؤں میں کسی لڑکی کی شادی اس کی برادری کے باہر نہیں ہوئی کیونکہ یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے اور اگر تم نے شادی نہ کی تو تمہیں اپنے باپ کو کھونا پڑے گا۔

آغا جان نے۔ اس لڑکی پر اتنا بھی ترس نہ کھایا۔ نہیں آپ میرے ابو کے ساتھ کچھ نہ کیجیے گا آپ جس سے کہیں گے میں اس سے شادی کر لوں گی۔ لڑکی پریشان ہوتی ہامی بڑھنے لگی۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے ان کی وجہ سے تم اپنے باپ سے بھی زیادہ عمر کے شخص سے شادی کرنا کے لیے مان گئی مجھے افسوس ہے کے آج تک آپ کوئی بھی۔ اچھا فیصلہ نہ کر سکے ان لوگوں نے آپ کو اپنا سربراہ چنا اور آپ ان پر ذرا بھی ترس نہیں کھاتے۔ مہرو آغا جان کے سامنے۔ آتے ہوئے کہنے لگی۔

کے تبھی ٹی وی لاؤنج پہ ایک زوردار تھپڑ کی۔ آواز آئی۔ مہرو کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور سب کھڑے لوگ حیران رہ گئے۔ تہمینہ بیگم اپنی بیٹی کی زبان کو لگام دیجیے کچھ زیادہ ہی چلنے لگی۔ آغا جان نے۔ تہمینہ سے کہا جو ان کی آواز سن کے ڈر گئی۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی نہ جانے کب سے رو رہی تھی جب تہمینہ کمرے میں ناشتہ لے کے آئی۔ ناشتہ کر لو۔ تہمینہ نے کہا۔ آئیے آئیے آپ کو اپنے سسر کی خدمت سے فرصت مل گئی اماں میں آپ کو بتا رہی ہو آپ جتنی مرضی خدمت کر لیں آپ کو آغا جان کی جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی

نہیں ملے گی۔ مہر و نے تہمینہ سے بولا۔ اے لڑکی چپ ہو جاہیں تیری ماں ہو اور یہ کس لہجے میں بات کر رہی۔ تہمینہ غصے میں کہنے لگی۔

آپ کو میری ماں نہیں ہونا چاہیے تھا اپنی سسر کی غلام ہونا چاہیے تھا جب انہوں نے مجھے تھپڑ مارا آپ کو میرے لیے آواز اٹھانی چاہیے تھی مگر نہیں آپ ان کے سامنے کیسے زبان کھولتی۔ مہر و نے سارا کا سارا غصہ اپنے ماں پہ نکالا۔ تبھی بی اماں اند آئی کہتے ہوئے۔

کیا ہوا میری لاڈو کو۔ بی اماں آپ بھی بلکل اپنے شوہر کی طرح ہے ہر کوئی صرف انہی کی بات مانتا ہے۔ مہر و نے بی اماں کو بھی نہ چھوڑا۔ تہمینہ تو جاہیں کرواتی ہو اسے ناشتہ۔ بی اماں نے تہمینہ سے کہا جو کب سے خاموش تھی۔ جی۔ تہمینہ کہتی چلی گئی۔ کیوں غصے میں ہے۔ بی اماں نے پوچھا۔ آپ کے شوہر نے مجھے دس نوکروں کے سامنے کھینچ کے تھپڑ لگایا اور میں غصہ بھی نہ ہو۔ مہر و نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تیرے آغا جان کے اپنے کچھ اصول ہیں اور ہم ان کے اصولوں کے خلاف نہیں جا سکتے میں پہلے اپنے ایک بیٹے کو کھو چکی ہوں اب کسی اور کھونے کی ہمت نہیں۔ بی اماں پچھتاوے سے بولی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

اچھا اچھا ایک تو آپ بہت جلدی اموشنل ہو جاتی ہے چلیں کھلائیں اپنے ہاتھوں سے۔ مہر و منہ کھولتے ہوئے بولی۔ تو بی اماں مسکراہتے ہوئے مہر و کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی۔ بس کریں بیگم کل سے آپ تیاریوں میں لگی ہیں ابھی بیٹا آیا نہیں اور اپنے شوہر کو بھول گئی۔

آغا فیصل شاہدہ کو کہنے لگی۔ ایسی کوئی بات نہیں میرا بیٹا سات سال بعد واپس آ رہا ہے شاہدہ انہیں مسکراتے ہوئے بتانے لگی۔ اچھا آپ یہی بیٹھیں بس مہر کی پسند کے کھانے بتا کے آتی ہوں شاہدہ کہتی چلی گئی اور فیصل اپنی بیوی کی تیاریوں سے مسکرانے لگے۔

مہرو باجی مہرو باجی۔ سکینہ مہرو کے کمرے میں آتے ہوئے کہنے لگی۔ کیا ہے سکینہ مجھے تمہارے کسی چاچا کی بیٹی کی شادی یا کوئی دکھڑا نہیں سننا۔ مہرو کتابوں میں نظریں جھکائیں کہنے لگی۔ ارے نہیں مہرو باجی بات سچ میں بہت حیرانگی والی ہے آپ سن کے حیران ہو جائیں گی۔ سکینہ نے بولا۔ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے سکینہ تمہاری شادی کے قصے سننے میں۔ مہرو اکتا کر کہنے لگی۔ نہ باجی میں آپ کو بتانی آئی تھی کے کل مہر بابا آرہے ہیں۔ سکینہ نے اسے بتایا۔ مہرو نے یکدم اس کی طرف دیکھا۔ تمہیں کس نے بتایا۔ مہرو نے فوراً پوچھا۔ لے بتانا کس نے ہے اپنے کانوں سے سن کے آئی ہوں شاہدہ بیگم پورا گھر صاف کروا رہی تھی اور پھر مہر بابا کے پسندیدہ کھانوں کا بھی کہہ رہی تھی۔ سکینہ نے اسے پوری بات بتائی۔

مہرو کے دل کی دھڑکن عام سے زیادہ تیز چلنے لگی اسے لگا وقت تھم سا گیا ہے اس کی دعائیں قبول ہونے والی ہیں۔ کھانے میں آج نمک زیادہ ہے۔ آغا جان سنجیدگی سے کہا جہاں تہمینہ آغا جان کے کہنے سے ڈری میرا بس چلے میں کھانے میں زہر ڈال کے کھلا دوں آپ کو اور وہی مہرو دل میں کہنے لگی۔ ایسی نہیں سوچتے دادا ہے۔ ابراہیم نے مہرو کے کان میں سرگوشی کی۔ تم چپ کر کے کھانا کھاؤ۔ مہرو نے اسے غصے میں کہا تو وہ دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ ایک تو اسے میرے دل کی ساری باتیں کیسے پتا چل جاتی ہیں اللہ تعالی سوری۔ مہرو دل میں کہتی کھانا کھانے لگی۔

وہ سب کھانے کی ٹیبل پہ موجود تھے کہ جب ڈھول بجنے اور شور شرابے کی آوازیں آئیں۔میں نے کھالیا۔مہر وشور سن کر جانے کے لیے اٹھی۔رکو آج تم ہم سب کے لیے چائے بناؤ گی۔آغا جان کو پتہ چل گیا تھا اس لیے مہر و کو روکتے ہوئے کہنے لگے۔جی۔وہ اداسی سے سر جھکائیں کچن کی طرف بڑھ دی۔

آج ساتھ سال واپس آیا تو جی بھر کے دیکھنے تو دیں تجھے۔شاہدہ کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔امی اب میں یہی رہو گا آپ کے سامنے جتنا دل کریں دیکھ لینا۔مہر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔اور شاہدہ اپنے لبیٹا کا چہرہ چومتی اٹھ گئی۔میں تیرے لیے کھانا لگوا رہی ہوں تو فریش ہو کے آجا شاہدہ نے کہا۔جی۔وہ کہتا کمرے کی جانب چلا گیا۔

سب کو چائے دے کے فارغ ہوئی تو فوراً کمرے میں آئے اور بیلکونی سے سامنے دیکھنے لگی مگر وہ نظر نہ آیا۔ہو سکتا ہے سکینہ نے جھوٹ بولا ہو مجھ سے یہ کمرہ مہر کو نہ ملا ہو

۔مہر و سوچتے ہوئے پھر سامنے دیکھنے لگی۔امی آپ نے اتنا کچھ بنا دیا ہے میرے لیے میں کیسے کھاؤں گا۔مہر کھانے کی ڈیشز دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔کیوں تو ساتھ سالوں بعد واپس آیا ہے میں تیرے لیے اتنا نہ کرتی۔شاہدہ نے برا مانتے ہوئے کہا۔تو پہلے بھی تو کھاتا تھا۔پہلے بی اماں کھلاتی۔مہر کہتے کہتے رکا۔ابو بی اماں بہت یاد آتی ہیں آپ ان تیرہ سالوں میں ان سے نہیں ملے۔مہر نے اب آغا فیصل کو مخاطب کیا۔نہیں جاتا ہوں جب آغا جان گاؤں سے باہر جاتے ہیں مگر ایسا ہوتا بہت کم ہے۔وہ افسردگی سے بتانے لگے۔تو مہر بھی چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔

نہ آئے میں وضو کر کے نماز پڑھنے جا رہی ہو۔ مہرو کہتے باتھ روم چلی گئی۔ وہ کمرے میں آیا لائٹس آن کی بیلکونی کی طرف گیا اور دوربین سے مہرو کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا وہ جائے نماز میں بیٹھی دعا مانگ رہی تھی

میڈیم کی عادت ابھی تک وہی ہے۔ وہ مسکراتا کھڑکی بند کرتا باتھروم کی طرف چل دیا مہرو نے نماز پڑھ کر ایک دفعہ مہر کی بیلکونی میں دیکھنے لگی۔ سکینہ نے جھوٹ کہا ہو گا ہو سکتا ہے یہ کمرہ مہر کو نہیں ملا ہو۔ اس نے وہی بات دوبارہ کی اور جا کے بیڈ میں لیٹ گئی۔

کمزور ہو گیا ہے میرا بیٹا پڑھ پڑھ کے مگر اب میں تجھے ہر روز دیسی گھی میں کھانے بنا کے کھلاؤں گی۔ شاہدہ نے کہا۔ جی ٹھیک ہے اماں ویسے بھی آپ مجھے صبح سے اتنا کچھ کھلا دیا ہے۔ مہر نے کہا۔ ہاں تو اور کیا ساتھ سال مجھ سے دور رہا ہے اب میں تیرا بہت خیال رکھوں گی۔ شاہدہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

بیٹے کے آتی ہی شوہر کو بھول گئی مجھ سے آج کھانا کا بھی نہیں۔ فیصل نے افسوس سے کہا۔ او ہو نہیں آپ سو رہے تھے تو میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا میں ابھی لگوا دیتی۔ شاہدہ کہتی چلی گئی اور فیصل مسکرا دیا۔

مہرو تیز تیز چلتی بی اماں کے کمرے میں آئی اور آتے ساتھ دروازہ اور کھڑکیاں بند کی ان کے آگے پردے دیے بی اماں بس پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی کے وہ کیا کر رہی ہے۔ ارے لڑکی ہوا کیا ہے۔ بی اماں پوچھنے لگی۔

بی اماں میری بات سنے مہر واپس آگیا۔ مہر و نے ان کے پاس آتے ہوئے بتانے لگی۔ کیا سچی۔ بی اماں بے یقینی سے بولی۔ آہستہ بولیں اگر کسی نے سن لیا تو پھر جانتی ہے آپ کیا ہو گا۔ تجھے کس نے بتایا۔ بی اماں سوالیہ نظروں سے مہر و کو دیکھنے لگی۔ سکینہ نے۔ مہر و نے بتایا۔ سکینہ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ بی اماں سوچتے ہوئے بولی۔

توبہ کرے وہ آپ کے ہسبینڈ دو دن سے گھر میں تھے آج نکلے ہیں تو میں بتانے آئی ہوں۔ مہر و نے کہا۔ اچھا اچھا۔ بی اماں نے بولا۔

یکدم دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور دونوں نے حیرانگی سے سامنے دیکھا۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ مہر و نے پوچھا۔ یہ کون سی پلاننگ ہو رہی ہے وہ بھی میرے بغیر۔ ابراہیم نے بدلے میں سوال کیا۔ تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو۔ مہر و منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔ مجھے بھی آپ کے منہ لگنے کا زیادہ شوق نہیں اماں بلا رہی ہیں آپ کو۔ ابراہیم نے غصے میں کہا۔ ہاں آ رہی ہوں جاؤ تم۔ مہر و نے بولا اور وہ چلا گیا۔

کسی کو بتائیے گا مت۔ مہر و نے بی اماں سے کہا بی اماں اثبات میں سر ہلا دیا۔ مہر و جھلانگے مارتے مارتے کچن کی طرف جا رہی تھی

جب اچانک آگے سے آغا جان آئے اور مہرو ٹکرا گئی۔ انسانوں کی طرح چلو لڑکی۔ آغا جان سخت لہجے میں بولی۔ تو میں کون سا جانوروں کی طرح چل رہی ہوں۔ مہرو نے دل میں کہا۔ جی آغا جان۔ وہ نظریں جھکائے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

وہ کچن میں آئے تو تہمینہ پہلے سے موجود تھی۔ جی اماں آپ نے بلایا۔ مہرو نے کہا۔ ہاں تم آج کھیرنی بناؤ گی۔ تہمینہ نے بتایا۔ مگر ایک شرط پر کے کھیرنی میں چینی کے بجائے نمک ڈالو گی۔ مہرو بہت سنجیدگی سے کہنے لگی۔ توبہ لڑکی کچھ خدا کا خوف کرو۔ تہمینہ نے اسے گھور کے بولا۔

آخر آغا جان کو بھی پتہ چلے میں کتنے مزے کی کھیر بناتی ہوں۔ مہرو نے پانی پیتے ہوئے بتایا۔ تم یہاں سے چلو جاؤ تمہاری مہربانی میں خود بنا لوں گی۔ تہمینہ۔ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے مہرو سے کہا۔ میں تو ایسی ہوں۔ مہرو مسکراتے ہوئے کہتی کچن سے چلی گئی۔

ابو میں آغا جان کے گھر جا رہا ہوں کیونکہ آغا جان مجھے نہیں جانتے میں انکا رائے دار بن کر جاؤں گا اور ویسے بھی آپ کچھ دنوں کے لیے شہر جا رہے ہوں تو اس لیے میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں اور مجھے سب ٹھیک کرنے میں یہی صحیح لگ رہا ہے۔ مہر نے فیصل سے کہا۔

بیٹا دیکھ لوں اگر آغا جان کو معلوم ہوا تو پھر کیا ہو گا یہ تم جانتے ہوں۔ فیصل نے اسے بتایا۔ ابو کچھ غلط نہیں ہو گا آپ فکر مت کریں بس امی کو مت بتائیے گا۔ مہر نے فیصل کو تسلی دی۔ اچھا ٹھیک ہے جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔ فیصل اپنے بیٹے کو انکار نہ کر سکا۔

فضل میری گاڑی نکالو اور مجھے بلانا۔ آغاجان نے حکم دیا۔ فضل آج ہی نیا ڈرائیور آیا تھا اور آغاجان کے حکم کے مطابق اس نے گاڑی نکالی اور پھر آغاجان کو بلانے چلا گیا کے تبھی ایک شخص ادھر آیا اور اس گاڑی کا ٹائر پنچر کیا وہ کوئی اور نہیں مہر تھا مہر اپنا کام کر تا فوراً وہاں سے چلا گیا

تبھی آغاجان آکر گاڑی میں بیٹھے فضل نے گاڑی چلائی گاڑی کچھ فاصلے میں چلتے ہی رک گئی۔ آج پہلا دن ہے تمہارا اور تم نے چیک بھی نہیں کی گاڑی۔ آغاجان بول ہی رہے تھے کے تبھی ایک جوان لڑکا ان کے پاس آیا۔

کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے۔ مہر نے پوچھا۔ وہ گاڑی پنچر ہو گئی ہے۔ فضل نے بتایا۔ او ہو اتنی سی بات میں ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ مہر نے کہتے ساتھ گاڑی کا ٹائیر چینج کیا اور پھر مسکرا کے کھڑا ہو گیا۔

برخودار پہلے کبھی تمہیں گاؤں میں نہیں دیکھا۔ آغاجان سوالیہ نظریں سے اسے دیکھنے لگے۔ جی وہ میں کراچی سے آیا ہوا اپنے پروجیکٹ کے لیے مگر مجھے اس گاؤں میں رہنے کے لیے جگہ نہیں مل رہی۔ مہر نے بہت صفائی سے جھوٹ بولا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کے تم جہانگیر کے گاؤں میں آؤ اور پریشانی ہو بیٹھو گاڑی میں۔ آغاجان نے کہا تو مہر کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔ آج وہ تیرہ سال بعد اس حویلی میں داخل ہوا تھا اور سامنے بی اماں کو دیکھ کے اس کا دل کیا کے وہ جا کے ان کے سینے سے لگ جائے مگر وہ ایسا کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

یہ کون ہے۔ بی اماں نے پوچھا۔ ہاں یہ ہمارے مہمان ہے کچھ دنوں تک ہمارے ساتھ ہی رہے گے۔ آغا جان نے بتایا۔ سکینہ انہیں کمرا دیکھاؤ۔ آغا جان کہتے ساتھ وہاں سے چلے گئ اور بی اماں بھی آغا جان کے پیچھو چل دی۔ مہر بابا آپ۔ سکینہ پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگی۔ سکینہ چپ اگر تم نے کسی کو بھی بتایا تو تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ مہر نے اسے ڈانٹا۔ مہر بابا آپ کو آئے ہوئے دو دن نہیں ہوئے اور آپ مجھے بد دعائیں دے رہیں ہے میں پکا کسی کو نہیں بتاؤ گی۔ سکینہ نے کہا تو مہر کو تھوڑی تسلی ہوئی۔

ویسے کس کا دل جیتنے آئے ہے۔ سکینہ نے مسکراہتے ہوئے پوچھا۔ سکینہ جاؤ اپنا کام کرو۔ مہر نے غصے میں کہا۔ یہ خاندانی مسئلہ ہے غصہ کرنا۔ سکینہ نے پھر سوال کیا۔ سکینہ۔ مہر نے اس دفعہ تھوڑا اونچی آواز میں کہا۔ اچھا جا رہی ہو یہ آپ کا کمرا۔ سکینہ کہتی وہاں سے چلی گئ

وہ کمرے کا دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا اور اسے اپنا بچپن یاد آیا پھر وہ اپنا بیگ رکھتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔ آغا جان کہ رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔ ابراہیم آتے ہوئے کہنے لگا۔ جی میں آیا۔ مہر نے کہا۔

اور پھر اس کے ساتھ چل دیا۔ یہ غریبوں کا احسن خان کون لے آیا ہے۔ مہرو نے ابراہیم کے کان میں سرگوشی کی۔ مہمان ہے۔ ابراہیم دھیمی آواز میں بولا۔ ایک تو ہر کوئی یہاں مہمان ہوتا ہے۔ مہرو منہ بناتے ہوئے کہنے لگی۔

جی آپ نے کچھ کہا۔ مہر نے مہر و سے پوچھا۔ جی آپ نے کچھ سنا۔ مہر و نے بھی اسی کے انداز میں بولا۔ جی سنا ہے تو پوچھا۔ مہر نے بتایا۔ جی کچھ نہیں۔ مہر و کہتی چپ ہوگئ تبھی آغاجان کھانے کی میز پہ آئے۔ یہ میری زوجہ ہے اور یہ میرا بیٹا یہ ان کی بیوی اور ان کے بچے۔ آغاجان نے مہر کو سب کا بتایا ۔ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے۔ مہر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ جی۔ کچھ دیر خاموش رہے پھر جواب دیا تو مہر کو افسوس ہوا۔ آپ نے اپنا نام نہیں بتایا برخودار۔ آغاجان نے مہر سے پوچھا جی مہر۔ مہر کے کہتے ہی مہر و کے ہاتھ سے یکدم چمچ گرا اور اس نے مہر کو دیکھا۔ کیوں اس گاؤں پہ مہر نام پہ پابندی ہے کیا۔ مہر مہر و کی نظر اپنے پہ دیکھ کے پوچھنے لگا پورا نام مہر رحیم۔ مہر نے بتایا۔ تو مہر و کے ساتھ دوبارہ سب لوگ کھانے میں مصروف ہوگئے۔

مہر و نماز پڑھ کے جائے نماز لپیٹنے لگی تو اس کی۔ نظر پانی کے جگ پر گائی جو خالی تھا۔ تو وہ جگ اٹھا کے کمرے سے باہر گئی۔ وہ کچن۔ میں آیا تبھی مہر و آئی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ میں چوری کر رہا ہوں۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ جیسا غریبوں کا حسن خان چوری ہی کر سکتا ہے ۔ اس نے بولا۔ جی میں پانی لینے آیا تھا مجھے لگتا ہے آپ کے گاؤں میں مہمانوں کی خاطر تواضع ٹھیک نہیں ہوتی۔ اس نے بولا۔

ایسا کچھ نہیں ہے ہٹیے میں دیتی ہوں آپ کو پانی۔ کہتی اس کے ہاتھ سے گلاس لیا تو مہر و کا ہاتھ مہر کے ہاتھ کو چھوا مہر و کو کرنٹ لگا تو مہر و نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور پانی بڑھنے لگی۔

یہ لیں اگر راستہ بھول گئے تو میں چھوڑ آؤ یا جود چلے جائے گے۔ اس نے پوچھا۔ نہیں بس خود چلا جاؤ گا۔ کہتا جانے لگا۔ ایک بات پوچھو۔ مہر نے کہا مہر و مڑی۔ آپ بچپن سے ہی اتنی بد تمیز ہیں یہ اب ہوئی ہیں۔ مہر نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔ مہر و جگ لیتی پیر پٹکتی چلی گئی وہ بھی چلا گیا۔

سفید یونیفورم میں چٹیاں بنائے وہ اس حلیے میں بھی بہت پر کشش لگ رہی تھی۔ اسنے عبایا پہنا اب شیشے میں دیکھ کے حجاب کر رہی تھی اور پھر خود کو ایک دفعہ شیشے میں دیکھا اور پھر بینگ اٹھاتی کمرے سے باہر چل دی وہ ابھی سیڑھیاں اتر رہی تھی کے جب مہر کی نظر مہر و پہ پڑی اور وہ کافی دیر تک اسے دیکھنے میں مصروف رہا۔

توبہ کرے سامنے۔ آغا جان بیٹھے ہیں۔ سکینہ مہر کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی اور مہر نے اسے گھور کے دیکھا۔ اس وقت سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔

لڑکی تم آج نہیں جاسکتی کیونکہ فضل کی اماں کی طبیعت خراب ہے تو تمہیں چھوڑنے والا کوئی نہیں ہے کل جانا تم کالج۔ آغا جان مہر و سے مخاطب ہوئے۔ مگر آغا جان میرا چھٹیوں کے بعد پہلا دن ہے کالج میں میرا جانا لازمی ہے۔ مہر و نے بتایا۔ لڑکی تم ہر بات پہ بحث کیوں کرتی ہو۔ آغا جان اس دفعہ اکتا کر بولے۔

اگر آپ برا نا مانے تو میں بھی جا رہا ہو باہر میں انہیں راستے میں چھوڑ دوں گا۔ مہر سے مہر و کا اترا چہرہ نا دیکھا گیا تو پوچھنے لگا۔ نہیں ہمارے یہاں لڑکیاں کسی غیر کے ساتھ نہیں جاتی۔ آغا جان نے صاف انکار کیا۔

مگر میں کون سا غیر ہوں۔ مہر کے منہ سے جب نکلا آغا جان سمیت سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔ میرا مطلب میری آپ سے اچھی جان پہچان ہے تو میں غیر کیسے ہو سکتا ہوں۔ مہر نے سب کی نظر اپنے پہ دیکھی تو فوراً بات سنبھالی۔

ہاں بچہ جانا پہچانا ہے جانے دیں۔ اس دفعہ بی اماں نے ڈر کر کہا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آغا جان نے بولا تو مہر و خوش ہوتی اپنی کرسی سے اٹھی اور مہر کے پیچھو چل دی۔

آپ اگے بیٹھی گی۔ مہر نے مہر و سے پوچھا۔ میرے آغا جان کی گاڑی ہے میں آگے بیٹھو پیچھو اس میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ مہر و نے اس کے سوال پہ منہ توڑ جواب دیا۔ آپ نے رات والی بات کا جواب نہیں دیا۔ مہر نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔ جی کون سا جواب۔ مہر و سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

آپ بچپن سے اتنی بد تمیز ہے یا اب ہوئی ہے۔ مہر نے پوچھا۔ آپ سے مطلب۔ مہر و نے اسے بغیر دیکھے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔

ویسے اس زمانے میں کون عبایا کرتا ہے۔ مہر کو مہر و کو سننا اچھا لگ رہا تھا اس لیے پھر بات کا آغاز کیا۔ جی میں پہنتی ہو میں چڑیل ہوں دیکھاو میرے پاوں الٹے ہیں۔ مہر و کو اس کے سوال بہت بے تکے لگے۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

تومہر اپنی ہنسی کنٹرول کر تا سامنے دیکھنے لگا۔ کس کالج پڑھتی ہے آپ۔ مہر نے پھر سوال کیا۔ میں آپ کو کیوں بتاؤ۔ مہر و نے فوراً پوچھا۔ محترمہ مجھے آپ کو چھوڑنا ہے۔ مہر کو مہر و کے سوال پہ حیرانگی ہوئی۔ آگے سے رائٹ اور پھر لیفٹ۔ مہر و نے کالج کا راستہ بتایا۔

مہر نے گاڑی کا رخ کالج کی طرف موڑا۔ اس وقت اپنی دوست ریما سے مل رہی تھی اور وہ اس سے مل کے بہت خوش ہوئی۔ مہر و نے ایف۔ ایس۔ سی میں 95% نمبر لیے تھے بی۔ ایس۔ سی کرنے سے آغا جان نے انکار کر دیا تھا پھر بہت شرائط رکھنے کے بعد انہوں نے اجازت دی تھی اور مہر و اب بی۔ ایس۔ سی پارٹ ٹو کی سٹوڈنٹ تھی تجھے پتہ ہے ہمارے کالج میں بائیو کے نیو سر آئے ہیں۔ ریما نے بتایا۔ اچھا۔ مہر و کو جیسی اس بات پہ دلچسپی نہ ہو۔

اور تجھے پتہ ہے لڑکیاں کہ رہی ہے کے بڈھا نہیں ہے بلکے جوان اور ہینڈسم ہے۔ ریما نے خوشی سے کہا۔ ہممم۔ مہر و نے اثبات پر گردن ہلائی۔

توکیا لڑکوں سے دور بھاگتی ہے۔ ریما نے پوچھا۔ تجھے تو جیسے نہیں پتا۔ مہر و نے الٹا اس سے سوال کیا تو وہ چپ ہو گئی۔ میں تو تجھے بتانا بھول گئی مہر آگیا ہے۔ مہر و کو جیسے ہی یاد آیا تو اس نے ریما کو بتایا۔ کیا واقع۔ ریما نے بے یقینی سے پوچھا۔

ہاں مگر دیکھا نہیں۔ مہر و نے افسوس سے بتایا۔ چل کوئی نہیں جلدی دیکھ لے گی۔ ریما نے اسے کہا تو مہر و مسکرا کر اس کے ساتھ کلاس میں چل دی ابھی وہ کلاس میں آکے بیٹھی تھی کے تبھی مہر کلاس میں داخل ہوا۔

آپ۔ مہرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ایکسکیوزمی ایم یور سر۔ مہر نے اس کو دیکھتے ہوئے بتایا تو مہرو چپ ہوگئی۔ اسلام و علیکم ایم یور بائیالوجی سر مہر رحیم۔ مہر نے اپنا تعارف کروایا۔ اور کچھ لڑکیاں تو اسے دیکھنے میں مصروف تھی جن میں مہرو بھی شامل تھی مگر مہرو پیار سے نہیں غصے سے دیکھ رہی تھی اس کا دل چاہا کے کرسی اٹھا کے اس کے سر پر دے مارے۔ پورا راستہ ساتھ آیا بتا نہیں سکتا تھا مجھے۔ مہرو نے دل میں کہا۔

کالج کی چھٹی ہوگئی تھی مہرو ریا سے ملتے ہی کالج سے باہر آکے کھڑی ہوگئی۔ تب ہی مہر اس کے پاس آیا فضل نہیں آیا۔ مہر نے سنجیدگی سے پوچھا آجائے گا مہرو نے منہ بنا کر جواب دیا۔ ایکسکیوزمی آئی ایم یور سر۔ بڑا آیا بائیولوجی پڑھانے والا خود کو بے شک نہ آتی ہوں مہرو آہستہ بولی تھی مگر مہر سن چکا تھا۔ ٹاپر تھا میں۔۔ whatever مہرو باقاعدہ منہ بنا کر بولی اوہ آپ کو انگلش بھی آتی ہے۔ مہر نے پوچھا۔ مہرو کچھ بولنی ہی والی تھی کے تبھی فضل آگیا مہرو فوراً گاڑی میں بیٹھی اور چلی گئی۔ مہر مہرو کی باتیں کو سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

آج موسم بہت خوشگوار تھا ایسا لگ رہا تھا کے جیسے بارش ہونے والی تھی اور کچھ ہی دیر بعد بارش شروع ہوگئی مہرو نے حویلی کی ہر جگہ دیکھا اسے آغا جان دیکھائی نہ دیے وہ خوشی خوشی چھت پہ آگئی اور بارش میں بھیگنے لگی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

جیسے ہی بارش ختم ہوئی مہرو بھیگتی ہوئی چھت سے نیچے آئی اور تیز تیز چلتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی کے اسے سامنے آیا شخص نہیں دیکھا وہ اس سے ٹکرا گئی اس سے پہلے کہ مہرو گرتی تبھی مہر نے اسے تھام لیا کچھ ہی دیر وہ اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے

تبھی آغاجان سیڑھیاں اوپر چڑھ رہے تھے ان کی نظر ان دونوں پہ پڑی مہرو اور مہر فوراً ایک دوسرے سے دور ہوئے مہرو کو آج ایسا لگا جیسے کے اس کا آج آخری دن ہو مہرو چپ چاپ وہاں سے کمرے میں چلی گئی۔

ابھی اس نے کمرے میں آ کے کپڑے بدلے تھے کے اتنی دیر میں سکینہ آئی۔ آغاجان آپ کو نیچے بلا رہے ہیں مت جائیے بہت غصے میں ہیں۔ مہرو نے سکینہ کو پہلے دفعہ اتنا پریشان دیکھا تھا۔

مگر مہرو سر پہ ڈوپٹہ کرتی کمرے سے باہر چلی گئی ابھی وہ ٹی وی لونج میں پہنچی تھی اس سے پہلے کے مہرو اپنی صفائی میں کچھ کہتی کے آغاجان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا۔ ادھر کھڑے کسی شخص میں اتنی ہمت نہ تھی کے وہ کچھ بول سکتا مہرو کو اپنی پھوپھو کا واقع یاد آیا۔

آغاجان۔ مہرو کچھ بولنے ہی لگی تھی کے تبھی آغاجان نے مہرو کے دوسرے گال پہ ایک اور تھپڑ مارا مہرو کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔ تم بھی ایک بے حیاء لڑکی ہو میں کچھ نہیں سننا چاہتا تم کمرے میں جاؤ۔ آغاجان مہرو پہ دھاڑے مہرو فوراً وہاں سے بھاگی مہر یہ کھڑا سارا تماشا اوپر سے دیکھ رہا تھا مہر کے دل کو کچھ ہوا مگر وہ چاہ کے بھی کچھ نہ کر سکتا تھا

مہر و سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب اس کی نظر مہر پہ پڑی وہ اپنی نظریں جھکاتی کمرے میں چلی گئی۔ پچھلے دو گھنٹے سے وہ نماز بچھائے روتے ہوئے دعاؤں میں ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی اسی افسوس تھپڑ پڑنے کا نہیں تھا اسے افسوس اس بات پہ تھا کے نہ ہی کسی نے اس کے لیے آواز اٹھائی اور نہ ہی کوئی اسے پوچھنے آیا مہر و روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی جب مہر و نے اپنے آنسو صاف کیے اور نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

آپ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ مہر و نے اسے دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔ میں بور ہو رہا تھا سوچا آپ سے باتیں کر لو۔ مہر نے بتایا۔ تو آپ مجھ پہ ہنسنے آئے ہیں۔ مہر و ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہنے لگی۔ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کے میں آپ پہ ہنسنے آیا ہوں ویسے آپ کچھ بولی کیوں نہیں غلطی آپ کی تو نہیں تھی۔ مہر نے مہر و سے پوچھا۔

یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا ہمیشہ ایسے ہی ہوتا آیا۔ مہر و نے افسوس سے بتایا۔ مگر آپ کو اپنے حق کے لیے لڑنا چاہیے تھا۔ مہر نے اسے کہا۔ یہاں وہی ہوتا ہے جو آغا جان چاہتے ہیں آپ یہاں سے جائیں اس سے پہلے کے کوئی آ جائے۔ مہر و نے مہر کو جانے کا بولا تو وہ چپ چاپ چلا گیا۔ مہر کو مہر و پہلی دفعہ اتنی سنجیدہ لگی۔

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل میں موجود تھے۔ مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے۔ مہر نے آغا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہممممم۔ آغا جان نے اثبات میں سر ہلایا۔ کل مہر و النساء کی کوئی غلطی نہیں تھی اگر کل میں اسے نہ تھامتا تو یا تو اس کی ہڈی ٹوٹ جاتی یا سر زخمی ہو جاتا اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہوتی آپ کو پہلے اس کی بات سن لینی چاہیے تھی۔ مہر نے اپنی بات کی ہی تھی کے آغا جان اپنی کرسی

کھسکھاتے کرسی سے کھڑے ہوتے وہاں سے چلے گئی اور مہرو نے اسے پہلی دفعہ پیار سے دیکھا تھا۔

وہ کلاس میں بیٹھی کل کا واقع سوچ رہی تھی کے تبھی مہر کلاس میں آیا اور سب سے کل کی اسائمنٹ مانگنے لگا۔ مس مہر وانساء آپ کا اسائمنٹ۔ مہر اب مہرو سے مخاطب ہوا۔ مہر کے کہنے پہ مہرو اپنی اسائمنٹ ڈھونڈنے لگی مگر اسی نہیں مل رہی تھی۔ مہر وانساء اسائمنٹ۔ مہر نے پھر کہا۔ وہ میں بھول گئی۔ مہرو معصومیت سے بولی۔ لاسٹ وارننگ آئندہ مجھے کوئی شکایت کا موقع نہ ملے۔ مہر تھوڑا ٹھنڈے لہجے میں کہتا چلا گیا ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کے مہرو کو کسی سر سے ڈانٹ پڑی تھی مہرو خاموش رہی۔

یہ لے چائے۔ سکینہ نے فضل کو چائے دی۔ سن تیری شادی ہوگئی ہے۔ سکینہ نے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا۔ تجھے کیا ہوئی ہو یہ نہیں۔ فضل نے بھی بدلے میں سوال کیا۔ کچھ نہیں مجھے بہت کام ہیں۔ سکینہ اس کا بات کا جواب دیے چلی گئی۔

وہ اپنی کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کے تبھی تہمینہ اس کے کمرے میں آئی مہرو کو معلوم تو ہو گیا تھا مگر اس نے ان کی طرف نہ دیکھا۔ مہرو ناراض ہے مجھ سے۔ تہمینہ نے پیار سے پوچھا۔ میں کسی سے ناراض نہیں ہو آپ پلیز چلی جائے۔ مہرو نے اب بھی ان کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

میں کیوں ناراض ہونے لگی ویسے بھی آپ کو کون سافرق پڑتا ہے۔ مہر واب انہیں دیکھ کے شکوے کرنے لگی۔ بیٹا دیکھ اگر میں کچھ بولتی تو وہ تجھے اور مارتے میں نے تیری بہتری کے لیے کیا جو کیا۔ تہمینہ اس کی گال پہ ہاتھ رکھتی نرم لہجے میں بتانے لگی۔

کیوں آخر کیوں ہم ان کے اصولوں کے خلاف کیوں نہیں جاسکتے۔ مہر وافسوس سے پوچھنے لگی۔ مہر و میری جان تجھے یاد ہے ناتہذیب والا واقع اور جب بی جان کچھ بولی تھی تو آغاجان نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا بیٹا اس لیے ہمارے لیے بہتر یہی ہوگا کے ہم خاموش رہے فیصل بھائی صاحب نے بھی ان کے خلاف بولا تھا تو انہوں نے ان سے رشتہ توڑ دیا۔ اب تو بتا کیا میں غلط کہ رہی ہوں۔ تہمینہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا مہر و خاموش رہی۔ اور ہاں رات کو یاد سے کھانے کی ٹیبل پہ آئی تو آج دوپہر کے کھانے میں بھی نہیں آئی تھی۔ تہمینہ اسے کہتی چلی گئی۔

سب لوگ رات کے کھانے کی میز پہ موجود تھے۔ میں کل ایک دن کیلیے کراچی جارہا ہوں میرے دوست کے بیٹے کی شادی ہے میرا جانا لازمی ہے۔ آغاجان کھانا کھاتے ہوئے بتانے لگے۔

چلو ایک دن تو سکون سے گزرے گا۔ مہر و نے دل میں کہا۔ مہر کھڑا تھا جب مہر و سیڑھیاں اترتی کالج جانے کے لیے تیار تھی۔ میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو فضل آغاجان کے ساتھ گیا ہے۔ مہر نے مہر و سے کہا۔ نہیں میں خود چلی جاؤں گی۔ مہر و نے صاف انکار کیا۔

اکیلی کیسی جائیں گی ٹھیک تو کہ رہا ہے وہ جا اس کے ساتھ۔ بی اماں مہر و سے مخاطب ہوئی مہر و بی اماں کے کہنے پہ چپ چاپ چلی گئی۔

کے ساتھ رہ لیتی۔ مہر نے گاڑی چلاتے Guilt اگر میں کل سب کچھ نہ بتاتا تو کیا آپ ساری زندگی اس ہوئے پوچھا۔ ادھر لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مہرو نے بتایا۔

مجھے لگتا ہے آپ تہذیب پھو۔ مہر کہتا کہتا چپ ہوا۔ کیا۔ مہرو نے اسے گھور کے دیکھا۔ وہ مجھے ابراہیم نے بتایا تھا کے آپ کی پھوپھو کے ساتھ بہت غلط ہوا تھا۔ مہر نے فوراً بات بنائی۔ جی۔ مہرو بس اتنا ہی کہ سکی۔ میں جاننا چاہتا ہوں کے آپ کی پھوپھو کے ساتھ ہوا کیا تھا۔ مہر نے اسے پوچھا۔

بہت لمبی کہانی ہے پھر کبھی سناؤں گی اب تو کالج بھی آگیا۔ مہرو نے کالج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔

وہ بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کے تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہرو اپنی سوچ سے باہر آئی اور پھر اٹھ کے دروازہ کھولنے گئی۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اگر آغا جان نے دیکھ لیا تو بہت مسئلہ ہو گا آپ جائیں۔ مہرو ایک ہی سانس میں بولتی گئی۔

ریلیکس آغا جان کل صبح سے پہلے نہیں آئے گے۔ مہر نے بتایا تو وہ خاموش ہو گئی۔ میں جاننا چاہتا ہوں آپ کی پھوپھو کے ساتھ کیا ہوا اور اس سے اچھا موقع کوئی نہیں ملا مجھے۔ مہر نے اسے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔ تو سنیے مگر مجھے ٹھیک سے یاد نہیں بی اماں نے۔ بتائی تھی۔ مہرو اس کے سامنے بیٹھتی بولی۔

گاؤں کے ایک محلہ میں ایک تہذیب نامی لڑکی رہتی تھی جو دیکھنے میں بہت خوبصورت تھی ریشمی بال بڑی بڑی آنکھیں گورا رنگ دیکھنے میں پری کی طرح لگتی تھی اور وہ ایک شخص سے محبت کرتی تھی جو اسی علاقے میں رہتا تھا دونوں ایک دوسرے سے بے انتہاء محبت کرتے تھے مگر آغا جان ان کی شادی ان کی عمر سے بہت بڑے شخص سے کرنا چاہتے تھے تہزیب پھوپھو نے ہمت کر کے آغا جان کو بتا دیا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہیں اور شادی بھی اسی سے کریں گی اس کے علاوہ کسی سے نہیں کریں گے

آغا جان کو ان کی بات پہ بہت غصہ آیا کیونکہ یہ آغا جان کے اصولوں کے خلاف تھا اور انہیں اپنی بیٹی کی خوشیاں سے زیادہ عزیز اپنے اصول تھے آغا جان نے ان پہ اتنا سا رحم کھائے بغیر انہیں جان سے مار دیا۔ وہ روئی وہ تڑپی مگر آغا جان کو ذرا سا بھی ترس نہ آیا ان پر۔ مہر و نے پورا واقع سنائیا سناتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو گرے اور مہر کی آنکھ بھی نم ہوئی مگر وہ اپنے اندر بہت سے آنسو اتار گیا۔

مہر و نے ایک نظر مہر پہ ڈالی جو خاموش بیٹھا تھا۔ پھر آپ کی نظر میں آپ کے آغا جان قاتل ہے۔ مہر نے پوچھا۔ جی۔ مہر و نے بتایا۔ مہر اٹھ ہی رہا تھا کے اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑی فوٹو فریم کی فوٹو پہ گئی۔

یہ کون ہے۔ مہر نے فوٹو فریم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ میرے شوہر ہیں۔ مہر و نے ایک نظر فوٹو فریم پہ ڈالی اور پھر مہر کو دیکھ کے بتانے لگی۔ آپ کے شوہر اتنے چھوٹے ہیں۔ مہر پریشانی سے پوچھنے لگا۔

یہ ان کے بچپن کی تصویر ہے۔ مہر و نے اس کی فضول سی بات کا جواب دیا۔ کیا کرتے ہیں۔ مہر اس کے بارے میں انفارمیشن لینے لگ گیا۔ ڈاکٹر ہیں۔ مہر و نے پھر بتایا۔ اچھا تو ہوتے کہاں ہے۔ اگر پتا ہوتا تو یہاں ہوتی۔ مہر و نے افسوس سے اسے بتایا۔ اوہ اچھا۔ مہر اس کی حالت سمجھ کر بولا۔

مہر و کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔ مہر نے مہر و کو کہا۔ نہیں سر ہمارا جو رشتہ ہے سر سٹوڈنٹ کا وہی ٹھیک ہے۔ میں کسی کی امانت ہوں اس میں خیانت نہیں کر سکتی۔ مہر و نے اسے انکار کرتے ہوئے کہا تو وہ کمرے سے چلا گیا۔ مہر کمرے میں آیا اور بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے وہ مسکرانے لگا

لال کلر کے لہنگہ پہنے ہاتھوں پہ چوڑیاں ڈالے ریڈ کلر کی لپسٹک لگائے چھ سالہ مہر و خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔ مہر و تو نے یہ لال رنگ کا لہنگہ کیوں پہنا ہے اور تو امی کی طرح کیوں تیار ہوئی ہے۔ دس سالہ بچے نے اس سے آ کے پوچھا۔ تجھے نہیں پتہ آج ہم دونوں کا نکاح ہے۔ مہر و نے اسے بتایا۔ اچھا تو کیا پھر ہم ایک ہی کمرے میں رہیں گے اس نے خوشی سے بولا۔ ارے نہیں جب ہم بڑے ہوں گے نا ہم تب ایک ساتھ رہیں گے۔ مہر و نے اسے بتایا۔ پھر ہم بڑے ہو کے ہی شادی کریں گے۔ اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اگر تم بڑے ہو کے کھو گئے تو پھر۔ مہر و نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہممم نہیں نہیں ہم ابھی کر لیتے ہیں نکاح۔ وہ فوراً بولا تو پھر دونوں مسکرا دیے۔

وہ کالج کی کینٹین میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔ یار مجھے تو سر مہر بہت پسند ہے۔ رباب نے بتایا۔ ہممم یار مجھے خود بھی پسند ہے وہ کافی ہینڈ سم ہے۔ ریما نے رباب کی بات پہ ایگری کیا۔ مجھے تو وہ نہیں پسند اٹیٹیوڈ دیکھا تم نے ان کا میں کر کے دیکھاتی ہوں ایکٹنگ۔ مہر و کہتے ساتھ کرسی سے کھڑی ہوئی اور بازو کی آستینیں اوپر چڑھاتی لڑکے کی طرح کھڑی ہوئی۔

مس مہر و اپنی اسائمنٹ دیجیے۔ مہر و نے بھاری آواز میں کہا۔ کے تبھی ریا اور رباب فوراً اپنی کرسی سے کھڑی جو تھوڑی دیر پہلے ہنس رہی تھی اب ان دونوں کی ہنسی غائب اور وہ مہر و کو انگلی سے منع کر رہی تھی۔ کیا ہوا۔ مہر و نے مڑ کر دیکھا تو مہر و شاکڈ سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی۔

مس مہر و کلاس میں آئے۔ مہر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ سر آپ کی کلاس تو ختم ہو گئی ہے نا میں کل والی کلاس میں آؤ گی وہ کہتی فوراً وہاں سے چلی گئی اور مہر کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی۔

مجھے نہیں پتا مجھے گاؤں جانا ہے اتنے سالوں بعد میرا بیٹا واپس آیا ہے اور آپ مجھے یہاں لے آئے۔ شاہدہ نے شکوہ کیا۔ شاہدہ بیگم مہر اپنا کام کر رہا ہے وہاں اس لیے آپ وہاں بھی ہوتی تو اسی نہ دیکھ سکتی کیا آپ کو لاہور پسند نہیں آرہا۔ فیصل نے پوچھا۔ نہیں مجھے میرا گاؤں ہی اچھا لگتا ہے۔ شاہدہ نے ناراضگی سے بتایا۔ ٹھیک ہے پھر ہم جلد ہی گاؤں جائیں گے اب خوش۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر و گھر میں داخل ہوئی سامنے آغا جان کو بیٹھے پایا۔ اسلام و علیکم آغا جان۔ مہر و نا چاہتے ہوئے بھی سلام کر گئی۔ وسلام۔ آغا جان نے جواب دیا۔ اے لڑکی آج رات کے کھانے میں آنا میں نے کوئی بات کرنی ہے آپ سب سے۔ آغا جان نے حکم دیا۔ جی آغا جان۔ وہ کہتے کمرے میں چلی گئی

ابھی کمرے میں آئی تھی کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے مہر و کو جھٹکا لگا۔ آ آپ یہاں۔ مہر و گھبرا کے بولی۔ تو کیسے بولتا ہوں میں اور کیسے کھڑا ہوتا ہوں۔ مہر نے بہت سنجیدگی سے پوچھا۔ مجھے

کہاں آتا ہے کرنا وہ تو میں بس ایسی ہی مذاق کر رہی تھی۔ مہرو کنفیوز ہوتے ہوئے بتانے لگی۔ مذاق کر رہی تھی۔ مہر نے مہرو کی جانب ایک قدم بڑھایا اور مہرو ایک قدم پیچھو ہوئی مہر ایک قدم اور اس کی طرف بڑھا مہرو وہاں سے ایک قدم پیچھو ہوئی مہر یہاں سے پھر بڑھا مہرو وہاں پیچھو ہوئی تو دیوار سے لگ گئی مہرو اور مہر کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ بھی نہ تھا۔

مجھے بولنے والی مہرو پسند ہے یہ گھبرائی ہوئی مہرو مجھے نہیں پسند۔ مہر نے مہرو کے کان میں سرگوشی کی۔ مہرو کی اوپر کی سانس اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی اور اس کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑکنیں لگا مہر مہرو کی حالت کو بہت انجوائے کر رہا تھا

پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مگن ہو گئے کافی دیر وہ یوں ہی دیکھتے رہے کے تبھی سکینہ مہرو کے کمرے میں آئی۔ آج پھر تم پہ پیار آیا ہے آج پھر تم پہ پیار آیا ہے بے حد اور بے شمار آیا ہے۔ سکینہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے گانا گانے لگی۔

تبھی مہر مہرو سے دور ہوا اور کمرے سے چلا گیا۔ بڑے پیارے لگ رہے تھے ساتھ۔ سکینہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ فضول مت بولا کرو سکینہ۔ مہرو کو چاہتے ہوئے بھی اس بات پہ غصہ نہ آیا۔ اللہ جوڑی سلامت رکھے سکینہ کہاں چپ ہونے والی تھی۔ سکینہ تم جاؤ یہاں سے۔ مہرو نے تھوڑا ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ باجی میں کام کرنے آئی ہوں۔ سکینہ نے بتایا اور پھر گانا گانے میں مگن ہو گئی۔

وہ لوگ رات کے کھانے کی میز پہ موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد تمام گھر والے ہیں ٹی وی لاؤنج میں ملے ہم نے ضروری بات کرنی ہے۔ آغا جان نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ سب نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔ سکینہ تم چائے وہی لے آنا۔ آغاجان نے سکینہ سے کہا۔ جی آغاجان۔ اس نے تابیداری سے بولا۔

اب سب ٹی وی لاؤنج میں موجود تھے سوائے مہر کے اور آغاجان کو دیکھ رہے تھے سکینہ چائے رکھ کر چلی گئی تھی۔ مہر اوپر سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔

مجھے آپ سب کو ضروری بات بتانی ہے ہمارے دوست کا پوتا ہے وکیل انہوں نے مہرو کا ہاتھ مانگا ہے میں نے ہاں کر دی ہے اگلے جمعہ مہرو کا نکاح ہے۔ آغاجان نے اپنی بات بتائی جس بات کے لیے مہرو بلکل تیار نہ تھا مہرو آغاجان کی بات سن کے شاکڈ ہوئی بی اماں بھی پریشانی سے آغاجان کو دیکھنے لگی۔

آغاجان یہ نہیں ہوسکتا میرا نکاح ہوچکا ہے میں کسی کی امانت ہوں میں اس میں خیانت نہیں کر سکتی۔ مہرو ایک دم اٹھ کے اونچی آواز میں بولی۔ کون سا نکاح ایسا نکاح جس میں نہ تمہیں اپنے شوہر کا پتہ نہ اسے تمہارا میں نے بتا دیا اگلے جمعے نکاح ہے اور ایک دو دن میں وہ مہرو کو انگوٹھی پہنانے آئیں گے۔ آغاجان نے اپنا فیصلہ سنایا۔ میں بھی آپ کو بتا دوں میں یہ شادی نہیں کروں گی۔ مہرو نے بھی انہیں کے۔ انداز میں کہا۔

تہمینہ اور اکبر اپنی بیٹی کو اپنے الفاظوں میں سمجھا دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ کہتے وہاں سے چلے گئی مہرو بھی غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ دی۔

یہ کیا ہوا میں تو سب ٹھیک کرنے آیا تھا یہ مہرو کا نکاح اب میں کیا کروں۔ مہر پریشان ہوتا ہوا کمرے میں چکر لگانے لگا۔ مہرو تو پاگل ہو گئی ہے ٹھیک تو کہ رہے ہیں

وہ کون سا نکاح ہاں کوئی نکاح نہیں ہوا تیرا سمجھی اس نے آج تک تیرے بارے میں پوچھا نہیں ہے وہ پاکستان آگیا گاؤں آگیا مگر تیرے پاس نہ آیا۔ تہمینہ نے اسے بتایا۔

اماں آپ بھی جانتی ہیں وہ کس وجہ سے نہیں آیا تو پلیز آپ چلیں جائیں کیونکہ آپ کے کہنے پہ بھی۔ ہاں نہیں کرنی والی۔ مہرو نے انہیں کہا تو وہ چل دی وہ جانتی تھی کے وہ ابھی غصے میں ہے اس لیے ابھی کسی کی نہیں سنے گی۔

تجھے کیا لگا کے مجھے نہیں پتا چلے گا کے تو ہی مہر ہے۔ مہر یہ آواز سن کے سٹل ہو گیا اس کے ہاتھ پیر بھول گئے اس نے پریشانی سے پیچھو مڑ کے دیکھا تو بی اماں کھڑی تھی۔ تجھے کیا لگا میں اپنے پوتے کو نہیں پہچان سکوں گی۔ بی اماں اندر آتے ہوئے کہنے لگی جس سے مہر مسکرا دیا۔ بی اماں میں سب ٹھیک کرنے آیا تھا مگر۔ مہر نے ان کو بتایا۔ ہاں بیٹا میں جانتی ہوں مگر اب تو مہرو کو بھگا کے لے جا۔ بی اماں نے اسے بتایا نہیں بی اماں میں ایسا نہیں کر سکتا میں آغا جان کے ہاتھ سے مہرو کا ہاتھ تھامنا چاہتا ہوں۔

پھر تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا جو آپ سوچ رہے ہیں۔ ابراہیم پیچھو سے آتا ہوا بولا۔ کیوں۔ مہر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ کیونکہ آغا جان کبھی ایسا نہیں کریں گے وہ آپ کو جان سے مار دیں گے مگر ایسا وہ کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ ابراہیم نے بتایا۔ ویسے میں آپ سے ناراض ہوں مہر بھائی۔ ابراہیم

نے منہ بنائے کہا۔کیوں۔مہر نے پوچھا۔میں سمجھتا تھا کے اس خاندان میں سب سے خوبصورت میں ہوں مگر آپ تو مجھ سے زیادہ ڈیشنگ نکلے اس کی بات پہ تینوں ہنس دیے۔مہرو تیری بیوی ہے تیرا پورا حق ہے تو اسے لے جا۔بی اماں نے بولا۔نہیں بی اماں میں مہرو کو لے کے تو آغاجان کے سامنے جاؤں گا۔

مہر نے ان دونوں کو کہا بی اماں مسکرا دی کیونکہ وہ بچپن سے مہر کو جانتی تھی وہ کچھ کہتا ہے تو کر کے دیکھاتا ہے۔مہرو کو کون بتائے گا۔ابراہیم نے پوچھا۔میں ہی بتاؤں گا۔مہر نے بتایا۔

مہرو ناجانے اپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑی تھی کے اسے پیچھو کچھ محسوس ہوا تو مڑ کے دیکھا۔سر آپ۔مہرو نے پوچھا۔ہاں میں۔مہر نے بتایا۔میں تم سے کچھ پوچھنے آیا تھا۔مہر نے اس سے کہا جی۔مہرو نے اس کی طرف دیکھا۔تم اپنے شوہر سے محبت کرتی ہو۔مہر نے پوچھا۔ان کی بیوی ہوں ان سے نہیں کروں گی تو پھر کس سے کروں گی۔مہرو نے اسے بتایا۔تو پھر تم اس رشتے سے انکار کردو گی مہر نے پھر سوال کیا۔نہیں کیونکہ آغاجان مجھ سے کبھی نہیں پوچھیں گے۔مہرو نے افسوس سے بتایا۔پھر کیا کرو گی۔مہر نے کہا۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

خودکشی کروں گی۔مہرو نے بتایا۔تم پاگل ہو تمہیں نہیں پتہ خودکشی حرام ہے۔مہر نے اسے گھور کے دیکھا۔مہرو نے سر جھٹک دیا۔میں تمہیں آئیڈیا دیتا ہوں جیسا کہوں ہر جب میں واپس گاؤں آؤ گی تو تیرے لیے کوئی پیاری لڑکی دیکھوں گی۔شاہدہ نے اسے بتایا۔امی مگر میرا نکاح ہوچکا ہے۔مہر نے انہیں یاد دلایا۔مگر مہر تو جانتا ہے مہرو نہیں مل سکتی تجھے آغاجان کبھی نہیں ایسا ہونے دیں گے۔شاہدہ نے اسے سمجھایا۔امی آپ کی بہو کچھ دن میں آپ کے سامنے ہوگی۔مہر نے انکی بات کو

نظر انداز کرتے اپنی بات بتائیں کیا مطلب۔شاہدہ پریشان ہوئی۔ مطلب بہت جلد سمجھاؤں گا۔ مہر نے کہتے ساتھ فون رکھا۔

عبایا پہنے سر پہ حجاب کیا وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ ناشتہ کر کے جا۔ تہمینہ نے مہر و سے کہا۔ مجھے نہیں کرنا مجھے کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ مہر و کہتے جانے لگی۔ تم آج سے کالج نہیں جاؤ گی۔ آغا جان نے رو عبدار آواز میں کہا۔ آغا جان کی بات سن کے مہر و کے قدم رکے اور اس نے مڑ کے آغا جان کو دیکھا۔

لیکن آغا جان میری پڑھائی۔ مہر و نے پوچھا۔ میں نے کہا نا نہیں جانا تو نہیں جانا ۔ آغا جان نے اسے بتایا۔ مگر آپ ایسے بیچ میں اس کی پڑھائی تو نہیں روک سکتے۔ مہر نے بیچ میں مداخلت کی۔

برخوردار تم مہمان ہو ہمارے اور ہم امید کرتے ہیں تم بہت جلدی اپنا پروجیکٹ مکمل کرتے اپنے شہر چلے جاؤ گے۔ آغا جان نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تو مہر خاموش ہو گیا اور مہر و سر جھٹک کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اکبر مہر و کی طرف سے۔ تہمینہ پریشانی میں کہنے لگی۔ کیوں اب کیا ہوا۔ اکبر نے اس سے پوچھا۔ وہ ابھی تک نہیں راضی ہوئی شادی کے لیے۔ تہمینہ نے بتایا۔ تم فکر نہ کرو میری بیٹی کے نصیب میں جو ہو گا اسے وہی ملے گا۔ اکبر نے انہیں تسلی دی۔ آپ کو ذرا سی بھی فکر نہیں ہو رہی۔ تہمینہ نے اکبر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں ہو رہی مجھے میرے اللہ پورا یقین ہے تم چائے لے کے آؤ میرے لیے۔ اکبر اعتماد بھرے لہجے میں بتایا۔ جس سے تہمینہ خاموشی سے ادھر سے چلی گئی

مہر تم جا کہیں بھی ہو اپنی امانت لے جاؤ مجھے یقین ہے تم ضرور آؤ گے۔ اکبر نے دل میں کہا

سکینہ کچن کے سینک میں کھڑی ہاتھ دھو رہی تھی کے تبھی فضل کچن میں آیا۔ سکینہ ہاتھ دھوتی مڑی اور زور سے چیخ ماری۔ فضل اس کی چیخ سے ڈر گیا۔ کیا ہوا۔ فضل نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔ تجھے کچن میں کس نے آنے کی اجازت دی۔ سکینہ نے اس کی بات نظر انداز کرتے اپنا سوال کیا۔ وہ میں سبزیاں لایا تھا۔ فضل نے بتایا۔ باہر ٹیبل نظر نہیں آ رہی ادھر نہیں رکھ سکتا تھا۔ سکینہ نے باہر پڑی ٹیبل پہ اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ہوا کیا۔ فضل نے پھر پوچھا۔ ہوا کیا میں نے پورے پینتس منٹ لگا کے کچن چمکایا اور تو نے دو منٹ میں سارا کا سارا کچن خراب کر دیا۔ سکینہ نے اسے بتایا۔

کیا ہوا۔ بی اماں نے سکینہ سے کہا۔ بی اماں رک جائیں پہلے میں اس سے بات کر لو۔ سکینہ نے انہیں چپ رہنے کو کہا۔ سبزیاں شیلف پہ رکھ۔ سکینہ نے بولا تو اس نے رکھ دی۔ وائیپر اٹھا۔ سکینہ نے اسے کچن میں پڑے وائیپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کیا۔ فضل نا سمجھتے ہوئے کہنے لگا۔ کیا کیا سنائی نہیں دیا۔ سکینہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ تو وہ وائیپر اٹھا لایا۔ چل مارنا شروع کر۔ سکینہ نے۔ اسے حکم دیا اور خود کرسی پہ بیٹھ گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

سکینہ یہ تو کیا کر رہی۔ بی اماں نے پوچھا۔ بی اماں آپ ہی کہتی ہے جو انسان کام خراب کریں اسے سے ٹھیک کروانا چاہیے تو میں بھی وہی کر رہی ہوں۔ مگر سکینہ میں ڈرائیور ہوں۔ فضل نے بتایا۔ ڈرائیور ہے تو کام کیا ہے تیرا مہرو باجی کو گھر سے کالج اور کالج سے گھر چھوڑنا۔ سکینہ کسی کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی۔ ایک بات بتا تو اس گھر کی نوکرانی ہے یا مالکن۔ فضل نے اس سے پوچھا۔ پہلے بات

میں اس گھر کی نوکرانی نہیں ہوں اور دوسری بات آغاجان کی طرح مالکن بننا نہیں چاہتے۔ دوسری بات سکینہ نے ہنستے ہوئے بتائی۔

سن ہم دونوں دوست بن جائیں۔ فضل نے اسے چکما دیا۔ کیوں کس لیے یہ مجھے باتوں میں نہ الجھا اور چپ کر کے کام کر۔ سکینہ اس کی باتیں خاطے میں نہ لاتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ پانچ بجنے والی ہے جلدی کر۔ سکینہ نے اسے کہا۔ کیوں پانچ بجے کیا ہوتا ہے۔ فضل وائپر مارتے پوچھنے لگا۔ پانچ بجے شادی کے وضیفے والا شو آتا ہے میں وہ دیکھتی ہوں۔ سکینہ نے بتایا۔

مہر و نماز پڑھتے ہوئے اٹھی تھی کے تبھی دروازے پہ دستک ہوئی مہر و نے دروازہ کھولا۔ آپ۔ مہر و نے کہا۔ اب تم کہو گی آغاجان آسکتے ہیں آپ جائیں مگر میں تمہیں بتادوں تمہارے آغاجان سو چکے ہیں اور وہ بھی دو نیند کی گولیاں کھا کر تم تو جانتی ہو گی۔ مہر نے مہر و کو کہا جس سے وہ آنکھیں نیچے کر گئی۔

لیکن آپ کو کیسے پتہ آغاجان دو گولیاں کھاتے۔ مہر و نے پوچھا۔ ابراہیم سے پوچھ کے آرہا ہوں۔ مہر نے بتایا۔ اوہ۔ مہر و کہتے ساتھ بیلکونی میں چلی گئی۔ اور مہر بھی اس کے۔ پیچھو چل دیا۔

میں نے تمہارے شوہر کا پتہ لگوا لیا ہے ڈاکٹر آغا مہر فیصل۔ مہر نے اسے کہا تو اسے اس نے چونک کر دیکھا کیا واقع۔ مہر و بے یقینی سے پوچھنے لگی۔ ہاں مگر وہ تو اپنی انگریز بیوی کے ساتھ ہنی مون پہ گیا ہوا ہے اور وہ بہت پیاری ہے مہر نے سنجیدگی سے بتایا۔

کیا تو کیا میں پیاری نہیں ہوں۔ مہر و نے پوچھا۔ میری نظر سے دیکھو تو تم سا حسین تو کوئی ہے ہی نہیں۔ مہر نے مہر و کے کان میں سرگوشی کی۔ مہر سر آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مہر و نے فوراً پیچھے ہوتے ہوئے پوچھا۔ میری چھوڑو ابھی اپنے شوہر کی انگریز بیوی کا سوچو۔ مہر نے بات بدلی۔ مہر سر آپ کسی طرح مہر اور اسکی۔ انگریز بیوی کو گاوں لے آئے پھر دیکھیں میں اس کی انگریز بیوی کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔ مہر و نے غصے سے کہا مہر کو۔ اس کی کنڈیشن دیکھ کے ہنسی آرہی تھی مگر وہ ہنسی کو چھپا گیا

میں کیسے لا سکتا ہوں اور سوچو تمہارا شوہر تم سے محبت نہ کرتا ہو اور وہ تمہیں لینے نہ آئے پھر کیا کرو گی۔ مہر نے آج اسے رولانے کی قسم کھا رکھی تھی مہر و کی شکل دیکھ کے اسی بہت مزہ آرہا تھا۔

سکینہ ڈائیننگ ٹیبل صاف کر رہی تھی جب اسے مہر و کی سونے کی بالی۔ میں ابھی مہر و باجی کو جا کے دے کے آتی ہوں سکینہ۔ کہتی سیڑھیاں چڑھنے لگی یہ کیا مہر و باجی کے کمرے کا دروازہ اب تک کھولا ہوا ہے۔ سکینہ کہتی اس کی طرف بڑھی۔

میں اور تم۔ ایک کمرے میں بند ہو جائے۔ سکینہ کمرے میں آئی تو بیلکونی میں کھڑے مہر اور مہر و کو دیکھا تو گانا گانے لگ گئی۔ سکینہ تم پھر شروع ہو گئی۔ مہر و نے کہا۔ لے باجی میں کیا کر رہی تھی میں گانا ہی تو گا رہی تھی اچھا یہ آپ کی سونی کی بالی میز پہ پڑی تھی۔ سکینہ نے اس کی طرف سونے کی بالی کی تو اس نے تھام لی۔

چاند چھپا بادل میں شرما کے میری جانا۔ سکینہ ایک اور گانا گنگناتی چلی گئی جس سے مہر زوردار قہقہ لگا کے ہنسنے لگا۔ سکینہ بچپن سے ہی۔ مہر کہتا کہتا رکا اور مہر و نے اسے گھور کے دیکھا۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

میرا مطلب کیا وہ بچپن سے ہی۔ ایسی ہے۔ مہر نے فوراً بات بدلی۔ جی پانچ سال کی تھی جب بی اماں اسے اس گھر میں لائیں تھی۔ مہرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

ایک منٹ سکینہ نے تو مجھے بتایا تھا مہر اکیلا آیا ہے۔ مہرو نے اسے بتایا۔ مہرو تم بے وقوف ہو وہ انگریزن لڑکی کبھی پاکستان نہیں آئے گی اور وہ بھی گاؤں۔ مہر نے اس کو بے وقوف بنا رہا تھا اور وہ اس کی بات پہ بنتی جا رہی تھی۔ اب کیا کرو گی رشتے سے ہاں کر دو گی۔ مہر نے اس سے پوچھا نہیں۔ مہرو نے بتایا مگر وہ کل انگوٹھی پہنانے آرہے ہیں۔ مہر نے بتایا۔ مہر سر میرے پاس بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ مہرو کے کہتے ہی اس کے لبوں پہ ایک جاندار مسکراہٹ آئی۔

تہمینہ مہرو کے کمرے میں آئی۔ یہ آج رات تو نے پہننا ہے۔ تہمینہ نے بتایا۔ میں نہیں پہنو گی یہ سوٹ۔ مہرو نے۔ اس سوٹ کو دیکھنا بھی پسند نہ کیا۔ مہرو میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی اس لیے چپ چاپ پہن لی مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔ تہمینہ سوٹ رکھتی اسے کہتی چلی گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

حویلی میں سب لوگ کاموں میں مصروف تھے آغا جان اور تہمینہ کے علاوہ کوئی بھی۔ اس رشتے سے خوش نہ تھا مگر وہ کرتے بھی تو کیا کرتے آغا جان کے سامنے بول نہیں سکتے تھے۔

مہر اپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑا اپنے خیالوں میں گم تھا جب ابراہیم اس کے پاس آیا۔ مہر بھائی مجھے یہ تو سمجھا دیں مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا۔ ابراہیم نے کتاب اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اچھا تم

جاؤمیں آتاہوں۔ مہر اپنے خیالوں سے باہر آیا ابراہیم کو جواب دیا۔ جی ٹھیک ہے۔ ابراہیم کہتا چلا گیا۔ مہر بھی اس کے پیچھو چل دیا۔

جب مہر اپنے کمرے سے نکلا تو اسے مہرو نظر آئی مہر رک کے اسے دیکھنے لگا۔ مہر تم کہاں ہو پلیز آجاؤ دیکھو یہ لوگ تمہاری مہرو کی کسی اور سے شادی کروا رہے ہیں میں **بلکل** بھی خوش نہیں ہوں پلیز آجاؤ اور مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ مہرو مہر کی فوٹو دیکھ کے روتے ہوئے اسے کہ رہی تھی مہرو کی باتیں سن کے مہر کے دل کو کچھ ہوا بس کچھ دن میری جان پھر میں تمہیں لے جاؤں گا یہاں سے۔ مہر نے دل میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

سکینہ میری بات سنو۔ مہر کچن میں آتا ہوا کہنے لگا۔ مہر بابا میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی بہت کام ہے مجھے۔ سکینہ نے بتایا۔ تم نہیں چاہتی تمہاری شادی جلدی ہو۔ مہر نے اسے پوچھا۔ جی بولو۔ سکینہ فوراً پلٹی۔ مہر نے اپنے ہونٹ سکینہ کے کان کے قریب کیے اور پھر کچھ کہا اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرائے۔ ویسے یہ پلان دیا کس نے۔ سکینہ نے پوچھا۔ مہرو نے رات میں بتایا تھا اب یہی کرنا ہے تم نے۔ مہر کہتا چلا گیا۔

مہرو نے گلابی رنگ کا فراک پہنا ہوا ریشمی بال کمر میں پھیلائے ہوئے ہلکے سے میک اپ کیے وہ بہت حسین لگ رہی تھی مگر مہرو کا چہرہ بجھا سا تھا۔ وہ لوگ باتوں میں مگن تھے اکبر اور بی اماں کو لڑکا کچھ خاص پسند نہ آیا وہ شکل میں بھی بس ٹھیک تھا قد بھی چھوٹا تھا اور رنگ بھی درمیانہ نہ تھی

۔چائے لے آؤ سکینہ۔ آغاجان نے سکینہ کو حکم دیا۔جی۔وہ کہتی کچن کی طرف چل دی۔ سکینہ چائے لے آئی تھی اوراب سب کودینے لگی تھی پلان کے مطابق سکینہ نے اجمل پہ چائے گرادی۔میں نے جان کے نہیں گرائی آغاجان میں نے جان کے نہیں گرائی غلطی سے گر گئی۔ سکینہ نے بتایا۔اچھا ٹھیک ہے تم انہیں باتھ روم لے جاؤ۔ آغاجان نے۔اسے کہاوہ اسے باتھ روم لے آئے۔

وہ ابھی باتھ روم گیاہی تھاکہ سکینہ نے لائیٹ بند کر دی وہ پریشان ہوتاادھرادھر دیکھنے لگاپھر جب اس نے اندھیرے میں چائے صاف کی اور باتھ روم کادروازہ کھولنے لگادروازہ نہ کھلا سکینہ دروازے کی کنڈی لگاکے وہاں سے چلی گئی وہ کب سے دروازہ کٹھکٹھارہاتھامگر کوئی نہیں کھول رہاتھا۔جلدی سے نیچے آجاؤوہ رسم کرنے کے لیے انتظار کررہے ہیں۔ تہمینہ مہروسے کہتی چلی گئی۔مہرو نے سرپہ ڈوپٹہ کیااور خود کوشیشے میں دیکھنے لگی۔

پانچ منٹ بعد سکینہ ادھر آئی لائیٹ اور دروازہ کھولا۔ اتنی دیر کوئی لگاتاہے۔ سکینہ نے اس سے پوچھا۔جی وہ دروازہ بند ہوگیاتھا۔اجمل نے بتایا۔ آپ کیاکہ رہے میں کب سے یہاں کھڑی ہوں ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ سکینہ نے اسے بتایا۔اوہ اب سمجھی کہیں وہ چڑیل تو نہیں آگئی تھی۔ سکینہ نے کہا۔ کک کون چڑیل۔اجمل ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا۔اس حویلی میں ایک چڑیل رہتی ہے وہی آئی ہوگی لازماً اور آپ کوپتہ ہے آپ کی جس سے شادی ہورہی اس پر بھی چڑیل آتی ہے۔ سکینہ نے۔ اسے ڈرایا۔

اب راستہ یاد ہو گا تو خود چلے جائیے گا مجھے بہت کام ہیں۔ سکینہ اپنا کام کرتی چلی گئی اور اجمل باہر ہی نکلا تھا کے سامنے سے مہر و آرہی تھی مہر و نے اجمل کو نہیں دیکھا مہر و کی۔ اس سے ٹکر ہوئی اور وہ گرنی لگی تھی مگر اجمل نے پکڑ لیا اسی وقت مہر آیا۔

ہاتھ چھوڑ۔ مہر نے غصے۔ سے کہا۔ جی۔ اجمل نے حیرانگی سے دیکھا۔ میں نے کہا ہاتھ چھوڑ۔ مہر نے پھر سے کہا اس نے مہر و کا ہاتھ چھوڑا اور خود سے دور کیا۔ تم نیچے جاؤ۔ مہر نے مہر و سے کہا تو وہ نیچے چلی گئی۔ آپ کون ہے۔ اجمل نے سامنے کھڑے شخص سے پوچھا۔ ہاتھ کیوں پکڑا تھا۔ مہر اس کی بات کو نظر انداز کرتے اپنا سوال کیا۔ وہ گرنے والی تھی۔ ہاں تو تو آیا تیفا ان ٹربل کا علی ظفر۔ اوہ بھائی ہو کون تم۔ اس نے پھر پوچھا میں۔ سرپرائز ہوں تجھے تیرا نکاح والے دن بتاؤ گا چل کٹ لے اب۔ مہر نے اس کے کندھے میں ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

اس گھر میں سب ہی عجیب ہے۔ اجمل کہتا سیڑھیاں اترنے لگا۔ رسم کیجیے۔ آغا جان نے کہا۔ مہر کو اپنے سامنے اپنی بیوی کا کسی اور کے ساتھ دیکھنا ہرگز برداشت نہ ہو رہا تھا مگر اس نے اپنے آپ پہ قابو کیا۔ ہاتھ دیجیے۔ اجمل نے مہر و سے ہاتھ مانگا۔ مہر و نے ہاتھ آگے کیا تو انگلی پہ پٹی بندھی ہوئی تھی

۔ یہ کیا ہے۔ اجمل نے پوچھا۔ اس وقت چوڑیاں پہن رہی تھی تو لگ گئی۔ مہر و نے بتایا۔ دوسرے ہاتھ میں پہنا دیں۔ آغا جان نے کہا تو اس نے دوسرا ہاتھ آگے کیا مہر و نے۔ اپنے ناخن اسے چبائے۔ آآآآآ۔ اجمل نے چیخ ماری۔ کیا ہوا۔ مہر و نے پوچھا۔ کچھ نہیں۔ اس نے۔ مسکراتے ہوئے بتایا اور مہر کو مہر و کی حرکتوں پہ ہنسی آرہی تھی۔ اجمل نے انگوٹھی پہنا دی۔ رسم کے بعد مہر و اٹھ کے وہاں سے چلی گئی۔

وہ لوگ رات کا کھانا کھا کے جا چکے تھے مہر و نے بھی کپڑے چینج کر لیے تھے آغا جان کے ساتھ تمام گھر والے اپنے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلے گئے۔ مہر اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ مہر پریشان ہوتا دروازہ کھولنے گیا۔

تم۔ مہر نے۔ اپنے سامنے کھڑی مہر و سے کہا۔ جی میں وہ آغا جان سو گئے تھے مجھے آپ سے بات کرنی تھی تو سوچا آجاؤ کیوں مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ مہر و بولتی جا رہی تھی اور وہ خاموش کھڑا سن رہا تھا۔ نہیں وہ مطلب نہیں تھا میرا چلو ٹھیک ہے تم میرے لیے ایک کپ چائے بنانا اور اپنی بات بھی کر لینا۔ مہر کمرے سے باہر آتا ہوا بتانے لگا۔

ٹھیک ہے۔ مہر و نے کہا تو وہ دونوں کچن کی جانب چل دیے۔ بتاؤ کیا بات کرنی تھی۔ مہر نے مہر و سے پوچھا۔ مہر سر مجھے لگتا ہے وہ انکار کر دے گا رشتے سے۔ مہر و نے خوشی سے بتایا۔ نہیں کرے گا بہت ڈھیٹ لگ رہا تھا۔ مہر نے اسے اپنی رائے دی۔ مہر سر اگر اس نے انکار نہ کیا تو کیا مجھے یہ نکاح کرنے پڑے گا۔ مہر و چائے کپ میں ڈالتے ہوئے پوچھنے لگی۔ پتہ نہیں۔ مہر نے بتایا۔ تو مہر و کا منہ لٹک گیا۔ چائے۔ مہر و نے اس کی طرف بڑھائی۔ شکریہ۔ مہر نے لیتے ہوئے کہا۔ مہر و مسکرا دی۔

ارے تمہارے ہاتھ کی چائے کا ٹیسٹ تو بلکل تہمینہ ماما۔ مہر کہتا کہتا رکا اور مہر و نے اسے دیکھا۔ میرا مطلب تہمینہ آنٹی جیسی ہے۔ مہر نے بات سنبھالی۔ اسے چھوڑیں آپ یہ بتائیں مہر کہاں ہے اب۔ مہر و نے اپنی مطلب کی بات کی۔ یہ تمہارے سامنے۔ مہر نے اپنی طرف اشارہ کیا۔ نہیں میرا

شوہر مہر فیصل۔ مہر و نے اسے بتایا۔ کل ہی تو بتایا تھا ہنی مون پہ گیا ہوا ہے۔ مہر نے اسے پھر سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔

مہر سر لیکن مہر نے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا کے وہ آئے گا۔ مہر و نے بتایا۔ تو اسے کیا اپنا وعدہ یاد ہو گا اب تک۔ مہر نے اس سے پوچھا۔ مجھے یاد ہے تو اسے بھی یاد ہو گا۔ مہر و نے بتایا۔ ہو سکتا نہ ہوں۔ مہر نے اسے کہا۔ نہیں مجھے امید ہے۔ اسے میرا اور اپنا نکاح یاد ہو گا اور وہ بہت جلد آئے گا۔ مہر و نے کہا تھا مہر اس کو دیکھنے لگ گیا۔

کتنی امیدیں لگائی ں بیٹھی ہو مجھ سے اور میں تمہارے سامنے ہو کے بھی کچھ نہیں بتا سکتا۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے دل میں بولا۔ کیا ہوا۔ مہر و نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔ کچھ نہیں۔ مہر ہوش میں آیا۔

اب میں چلتی ہو کافی دیر ہو گئی ہے۔ مہر و کہتے ساتھ اپنی کرسی سے اٹھی اور جانے ہی لگی اس کا پیر مہر کے پیر سے ٹکرایا اور مہر و ان بیلینس ہوئی اور مہر کے اوپر آ گری دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے مہر کا دل چاہا کے یہ وقت یہی رک جائے اور وہ دونوں ایسے ہی رہیں مہر و کا دل زور سے دھڑکنے لگا مہر اس کے دل کی دھڑکنیں سن سکتا لیکن اگلی ہی لمحے وہ اپنے ہوش میں واپس آ کے مہر نے مہر و کو خود سے دور کیا۔

سوری۔ مہر و نے کہا۔ نہیں کوئی بات۔ مہر نے کہا اور مہر و وہاں سے چلی گئی۔ تہمینہ مہر و کی شادی کے جوڑے بی اماں کو دیکھا رہی تھی جو دیکھتے میں بی اماں کو بلکل دلچسپی نہ تھی۔ بی اماں یہ والا دیکھیں۔ تہمینہ نی انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔ ہاں ہاں اچھا ہے۔ بی اماں نے بولا تو تہمینہ مسکرا دی۔

سکینہ سکینہ۔ تہمینہ بی اماں کے کمرے سے جانے کے بعد سکینہ کو آواز دینے لگی۔ جی تہمینہ امی۔ سکینہ آتے ہوئے پوچھنے لگی۔ فضل سے کہ جا کے شہر سے مہر و کے جوڑے لے آئے وہ سل گئے ہوں گے۔ تہمینہ نے اس کی جانب پیسے کرتے ہوئے کہا۔ تہمینہ امی میں نہیں جارہی فضول سوال کرتا ہے۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا چلی جانا۔ تہمینہ نے اسے پیار سے کہا تو وہ کچھ کہے بغیر چلی گئی۔

سکینہ فضل کے پاس آئی تو وہ ہینڈ فری لگا کے ایف ایم سن رہا تھا۔ سکینہ نے اسے ہلایا۔ ہاں بول کیا ہے۔ فضل نے ہینڈ فری اتارتے ہوئے پوچھا۔ یہ تہمینہ امی نے پیسے دیے ہیں کہ رہی ہیں شہر سے جا کے مہرو باجی کے جوڑے لے آ۔ سکینہ نے اس کی جانب پیسے بڑھائے۔ اللہ کریں یہ شادی نہ ہو۔ سکینہ نے دعا کی۔ اللہ اللہ کر سکینہ کیسی باتیں کر رہی ہے تو۔ فضل نے اسے کہا۔ تجھے پوری بات کا جب نہیں پتہ تو کیوں بول رہا وہ کر جو کہا ہے۔ سکینہ نے منہ بنا کے جواب دیا۔ تو بھی ساتھ چل۔ فضل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چل نکل یہاں سے میں نے جوتی مارنی ہے تجھے۔ سکینہ غصے سے کہتی چلی گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر اپنے کمرے میں لیٹا تھا کے یکدم اٹھا اور مہرو کے کمرے کی جانب بڑھا دروازہ کھولا تھا اور مہر اندر آیا مہرو سو رہی تھی۔ دوپہر کے تین بجے مہرو سو رہی تھی مہر کو تھوڑی حیرانگی ہوئی مگر پھر چپ کر کے اس کے پاس نیچے بیٹھا۔

مہرو مجھے معاف کر دو میں چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ اور بہت دیر اسے ایسے دیکھتا رہا اور پھر چلا گیا۔ تہمینہ ٹی وی دیکھ رہی تھی کے تبھی۔ آغا جان آئے۔ سکینہ نے فوراً

وی بند کیا۔ لڑکی تیری بی اماں کدھر ہیں۔ آغا جان نے ہمیشہ کی طرح ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔ بی اماں وہ تہمینہ امی کے کمرے میں ہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ مجھے چائے بنادے ایک کپ۔ آغا جان نے کہا۔ انہیں بھی ابھی آنا تھا۔ سکینہ دل میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

سب لوگ نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھے حویلی کو بلکل شادی کے ماحول کی طرح سجایا گیا مہرو کمرے میں اداس بیٹھی تھی۔

مہر سیڑھیاں اتر رہا تھا جب نظر بی اماں کی۔ اس پہ پڑی۔ کہاں جارہے ہو۔ بی اماں نے پوچھا۔ جی میرا پروجیکٹ ختم ہو گیا ہے تو بس جارہا ہوں۔ مہر نے بتایا۔ شادی تک رک جاتے بیٹا۔ تہمینہ نے کہا۔ نہیں بس اب مجھے چلنا چاہیے۔ مہر کہتے ساتھ جانے لگا۔ مجھے معاف کر دیجیے گا۔ مہر بی اماں کے قریب دھیمی آواز میں کہتا چلا گیا بی اماں اسے بس جاتا دیکھ رہی تھی۔

ابراہیم تم نے مہر سر کو دیکھا ہے۔ مہرو نے ابراہیم سے پوچھا۔ وہ تو چلے گئے۔ ابراہیم نے بتایا۔ کیا مطلب کہاں چلے گئے۔ مہرو پریشانی میں پوچھنے لگی۔ ان کا پروجیکٹ ختم ہو گیا تھا تو وہ چلے گئے۔ ابراہیم لاپرواہی سے جواب دیتا چلا گیا۔ اب میں کیا کروں گی ایک امید آپ تھے میری آپ بھی چلے گئے۔ مہرو کہتی اپنے کمرے میں دوبارہ آ گئی۔

مہرو وہ مہندی لگانی والی آ گئی ہے۔ تہمینہ اسے بلانے آئی۔ مہرو چپ چاپ ان کے ساتھ چل دی مہرو کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کے وہ خوش نہیں ہے آغا اکبر یہ اچھے سے دیکھ سکتے تھے۔

لڑکیاں مہندی لگا رہی اور وہ بلکل بت بنی بیٹھی تھی۔ نکاح کے وقت انکار کر دینا۔ مہر مہر و کے ساتھ بیٹھتا کہنے لگا۔ مہر سر آپ۔ مہر و خوشی سے اس کی طرف مڑی مگر وہاں کوئی نہیں تھا مہر و کا وہ خیال تھا۔

دلہے کا نام کیا ہے۔ مہندی والی نے پوچھا۔ مہر۔ مہر و نے بتایا۔ میں نکاح سے انکار ہی کروں گی۔ مہر و نے دل میں کہا۔ مہندی لگ گئی تھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تیار ہو رہی تھی لال رنگ کا لہنگہ پہنے بالوں کو جوڑے میں قید ڈارک میک اپ میں ماتھا پٹی لگائی ہوئی گردن کو ہار کی۔ زینت بنائے کانوں میں جھمکے پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی مگر اس کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا۔

مہر اپنے کمرے میں بیٹھا مہر و کو یاد کر رہا تھا اور چہرے پہ مسکراہٹ آرہی تھی مہر و مجھے معاف کر دینا مجھے یہی ٹھیک لگا۔ مہر نے دل میں کہا۔

بارات آچکی تھی۔۔ تہمینہ مہر و کے کمرے میں آئی اور اسے دیکھ کے آنکھوں میں آنسو آگئی۔ اب کیوں رو رہی ہیں مجھ سے گناہ کروا کے اب آنسو بہا رہی ہیں۔ مہر و نے افسردگی سے بولا۔ تو نہیں سمجھے گی میں نے تیرے بہتری کے لیے جو بھی کیا۔ تہمینہ نے بتایا۔ تو مہر و بے قابو ہوتی ان کے گلے لگ کے رونے لگی۔ مجھے معاف کر دینا اماں۔ مہر و نے کہا۔ بیٹا میں نے تجھے کب کا معاف کر دیا۔ تہمینہ نے اس کے آنسو صاف کیے۔ اچھا بیٹھ میں ڈوپٹہ سیٹ کر دوں۔ تہمینہ نے اسے کرسی پہ بیٹھایا۔ اور ڈوپٹہ سیٹ کیا۔

تہمینہ امی آپ کو آغا جان بلا رہے ہیں۔ سکینہ مہرو کے کمرے میں آتی کہنے لگی۔ اچھا۔ تہمینہ کہتی چلی گئی۔ مہرو باجی مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ سکینہ مہرو کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی۔ ہاں بولو سکینہ۔ مہرو نے بولا۔ ادھر بیٹھیں میں بتاتی۔ وہ اسے بیڈ پہ بٹھا کے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

سکینہ تو یہاں کیا کر رہی ہے تو نیچے جا کے مہمانوں کو دیکھ۔ بی اماں آتے ہوئے کہنے لگی۔ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری پوتی۔ بی اماں مہرو کا چہرہ تھامے کہنے لگی۔ مہرو بی اماں کے گلے لگ سکینہ وہاں سے چلی گئی۔ بی اماں اس نکاح کو روک لیں اگر نہ رکا تو میں بتا رہی ہوں میں انکار کر دوں گی۔ مہرو نے بتایا۔ ایسے باتیں نہیں کرتے جو تیرے حق میں بہتر ہو گا اللہ وہی کرے گا۔ بی اماں اسے پیار کرتی وہاں سے اٹھ کے چلی گئی۔ مہر تو نے کہا تھا تو مہرو کو لے جائے گا مگر تو خود چلا گیا۔ بی اماں دل میں شکوہ کرنے لگی۔

مہرو شیشے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔ تم سے حسین دلہن شاید ہی کوئی ہو گی۔ مہرو کو مہر کا عکس شیشے سے دکھائی دیا۔ وہ مڑی تو کوئی نہیں تھا۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں مہر سر کو کیوں یاد کر رہی ہو اور وہ بار بار میرے خیال میں کیوں آ رہے ہیں۔ مہرو الجھن میں خود سے سوال کرنے لگی۔ نکاح کا وقت ہو گیا ہے چل چلیں۔ تہمینہ اس کے کمرے میں آتی اسے بتانی لگی۔

مہرو ان کے ساتھ اٹھ کے چل دی۔ نکاح کا انتظام حویلی کے لان میں ہوا تھا۔ مہرو اور اجمل کے درمیان پردہ تھا مولوی صاحب مہرو کے پاس آئے۔ مہرو انساء ولد آغا اکبر آپ کا نکاح اجمل ولد زبیر کے ساتھ حق مہر تین تولہ سونا آپ کو قبول ہے۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ مہرو خاموش رہی۔ کیا

#Just Believe In Success

آپ کو نکاح قبول ہے۔ مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔ مہر و خاموش رہی۔ کیا آپ کو قبول ہے۔ مولوی صاحب نے پھر سے کہا۔ مہر و۔ تہمینہ نے اسے ہلایا۔

نہیں قبول۔ مہر و نے فوراً جواب دیا۔ جس سے سب حیران ہو گئے۔ لڑکی تیرا دماغ تو خراب نہیں ہے۔ آغا جان مہر و پہ دھاڑے۔ آغا جان خود تو ساری زندگی گناہ کیا ہے مجھ سے بھی گناہ کروا رہے ہیں نکاح کے اوپر نکاح نہیں ہو سکتا۔ مہر و نے بغیر ڈرے جواب دیے۔ تبھی آغا جان کا ہاتھ مہر و کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا مگر کسی نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مہر سر آپ۔ مہر و نے بے یقینی سے پوچھا۔ نہیں مہر و کا مہر۔ مہر نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ تم ہمارے گھر کیسے آئے۔ آغا جان مہر کی بات سن کے اور غصے میں آ گئے۔ ارے بھول۔ گئے آپ ہی لائے تھے۔ مہر نے بہت ڈھٹائی سے بتایا۔ حویلی کے لان میں کھڑے تمام لوگ حیران رہ گئے۔ تم نے ہمیں دھوکا دیا۔ آغا جان نے غصے میں بولا۔

آغا جان میں تو یہاں سب ٹھیک کرنے آیا تھا مگر ان۔ پندرہ دن ادھر رہنے سے مجھے معلوم ہوا کے آپ کبھی نہیں بدل سکتے خیر ابھی میں صرف اپنی بیوی مہر و کو لینے آیا ہوں اور اس بات کا ثبوت بھی ہے میرے پاس آج سے پندرہ سال پہلے یہی انہیں لوگوں کے درمیان مہر و اور میرا نکاح ہوا تھا یاد ہے۔ مہر نے یاد دلایا۔

تم مہر و کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ آغا جان نے۔ اپنی بندوق نکالی۔ آغا جان اگر بندوق آپ کے۔ پاس ہے تو ہتھیار میرے پاس بھی ہے بھولے مت میں آپ کا ہی پوتا ہوں۔ مہر نے انہیں

بتایا۔ چلیں مہر و۔ مہر نے مہر و کی جانب ہاتھ بڑھایا جو اسٹل کھڑی اسے دیکھ رہی۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں ہی تمہارا مہر۔ مہر نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔ مہر و ہوش میں آئے۔ ایک منٹ رکو۔ مہر کہتا اجمل کے پاس آیا۔

کہا تھا نا سرپرائیز ہوں چل کٹ لے کوئی نکاح نہیں ہو رہا۔ مہر نے اجمل کو بولا تو وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ چلیں جائے آپ سب لوگ حویلی کا کھانا کھا کے جائیے گا ویسے تو آغا جان غریبوں میں کھانا باٹتے نہیں ہے مگر آج کھالیں۔ مہر نے سب لوگوں سے کہا۔

مہر و بی اماں کے پاس آئی اور ان کے گلے لگی پھر ابراہیم کے گلے لگی۔ اماں مجھے معاف کر دینا مگر شادی کے بعد لڑکی کا گھر اس کا سسرال ہوتا ہے۔ مہر و تہمینہ کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی۔ تہمینہ خاموش رہی۔ اکبر کے گلے لگ کے وہ بہت روئی اور اکبر نے۔ ان دونوں کو دعائیں دی۔ تم مجھے بہت یاد آؤ گی سکینہ۔ مہر و سکینہ کے گلے لگ کے کہنی لگی۔

دل والے دلہنیا لے گئے اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں مہر و باجی۔ سکینہ نے خوشی سے کہا تو مہر و مسکرا دی۔ سکینہ مہر و کا سامان تو باندھ دیا تھا۔ مہر نے پوچھا۔ جی مہر بابا آپ نے کہا تھا اور میں کیسے نہ کرتی۔ سکینہ نے بیگ آگے کیا۔ چلیں۔ مہر نے مہر و سے کہا۔ تو وہ اثبات میں سرہلا کے چل دی۔

مہر و گاڑی میں بیٹھتے مسلسل مہر کو دیکھ رہی تھی۔ کیا ہوا یقین نہیں آرہا۔ مہر نے۔ اس کی نظریں اپنے پہ دیکھیں تو پوچھنے لگا۔ نہیں میرا مطلب آپ نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔ مہر و نے پوچھا۔ یار اگر

بتادیتاکیااتنامزہ آتانہیں ناتوبس اس لیے۔مہر نے اسے بتایا۔کیامطلب۔مہر و کواس کی بات سمجھ نہ آئی۔کچھ نہیں۔مہر نے بات ٹال دی۔

ہم کہاں جارہے ہیں۔مہر و نے اسے پھر سوال کیا۔میں تمہیں کیڈنیپ کررہاہوں۔مہر نے سنجید گی سے بتایا۔ٹھیک بتائیں۔مہر و نے پھر کہا۔یار لاہور جارہے ہیں تمہیں اپنی انگریز بیوی سے ملواناہے اور خبردار جو تم نے امی کو بتایا۔مہر نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔نہیں بتاؤ گی۔مہر و نے فوراً بولا۔گڈ۔مہر مسکراتے ہوئے سامنے دیکھنے لگا۔

کیاہوا آج نہیں کھوگی غریبوں کا احسن خان۔مہر کو شرارت سوجھی۔مجھے نہیں پتہ تھاکے وہ آپ ہیں۔مہر و نے۔معصومیت سے جواب دیا۔تومہر کا قہقہہ لگاتومہر و شرم کے مارے سر جھکا گئی۔کچھ راستے چلتے ہی مہر و کو نیند آگئی تھی۔اف یارکتنی حسین لگتی ہے سوتے ہوئے آکسیڈینٹ ہوگااس کی مہر خود کی نظریں مہر و سے ہٹاتا سامنے دیکھنے لگا۔ focus on driving وجہ سے مہر

آغاجان کے دماغ میں مہر کی باتیں گھوم رہی تھی جہاں بی اماں۔بہت خوش تھی وہی آغاجان کا غصے سے براحال تھا۔بارہ بجے تک وہ لوگ لاہور پہنچ گئے تھے اور مہر و بھی اٹھ چکی تھی مہر نے ایک بڑے سے گھر کے باہر کار روکی۔اور پھر مہر و اور وہ دونوں کار سے اترے اور مہر نے گھر کی بل بجائی۔

مہر تو۔شاہدہ مہر کو دیکھ کے خوش ہوئی۔جی امی۔مگر میں اکیلا نہیں آیامیرے ساتھ کوئی اور بھی۔آیا ہے۔مہر نے بتایا۔کون۔شاہدہ پریشان ہوتی پوچھنے لگی۔مہر آگے سے ہٹاتوشاہدہ مہر و کو دیکھ کے پہلے توحیران پھر بعد میں خوش ہوئی۔مہر و میری جان۔شاہدہ اس کے گلے لگی اسے چومنے لگی۔تو

بلکل نہیں بدلی۔ تم دونوں اندر آوٗ۔ شاہدہ بیگم کا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کے ان کی بہو اور بیٹا آج دونوں ہی ان کے پاس ہے۔

تم دونوں آرام کر لو تھک گئے ہوگے۔ شاہدہ نے کہا تو وہ دونوں کمرے کی جانب چل دیے۔ میں تو بہت خوش ہو اللہ تعالیٰ مہرو باجی اور مہرباں اکو خوش رکھنا اور اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔ سکینہ ٹیبل صاف کرتے ہوئے خوشی سے کہہ رہی تھی۔ آغا اکبر بھی بہت خوش تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کے مہر سے زیادہ حفاظت مہرو کی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے وہ مطمئن تھے تہمینہ نہ تو اداس تھی اور نہ ہی خوش شاید اس لیے خاموش تھی کیونکہ اس کی بیٹی کی خوشی مہر میں ہی تھی تو وہ کیا کرتی پھر اس لیے خاموش ہی رہنا انہوں نے ٹھیک سمجھا۔

مہر اور مہرو کمرے میں آئے تم۔ جا کے کپڑے چینج کر لو اور فریش بھی ہو جاوٗ۔ مہر نے مہرو سے کہا تو وہ ایک سوٹ اٹھاتی باتھ روم کی طرف چل دی۔ مہرو کپڑے تبدیل کر کے واپس آئی کے مہر کو کسی مہر کافی I love you darling i miss uhh so much سے بات کرتا تھا دیکھا۔ دیر یوں ہی فون پہ لگا رہا اور مہرو پیچھو کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ کیا پوری بات سنی ہے تم نے جا کے سو جاوٗ۔ مہر نے مہرو کو کہا تو وہ جا کے بیڈ پہ لیٹ گئی کچھ دیر بعد ہی اس کی۔

آنکھ لگ گئی تھی مہر اس کے سونے کے فوراً بعد بیڈ پہ آیا اور اپنی سائیڈ پہ آ کے لیٹ گیا سفر سے تھکا ہوا تھا اس لیے اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔ صبح مہر کی۔ آنکھ مہرو سے پہلے کھلی تھی مہر کی نظر مہرو پہ پڑی۔ سورج کی روشنی مہرو کے حسین اور نور چہرے پہ پڑ رہی تھی جس سے اس کا چہرہ اور بھی حسین لگ رہا تھا۔ مہر کا دل گستاخی پہ اتر رہا تھا وہ مہرو کے چہرے کے تھوڑا قریب گیا نہیں مہر یہ تو کیا کر رہا

ہے جہاں اتنے دن انتظار کیا دو تین اور سہی۔ مہر خود کو قابو میں لاتا ہوا کہنے لگا اور پھر اٹھ کے باتھ روم چلا گیا۔

مہر واپس آیا تو مہر و بھی اٹھ چکی تھی۔ جلدی ریڈی ہو جاؤ ناشتے پہ جانا ہے۔ مہر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی باتھ روم چلی گئی۔ سب لوگ ناشتے پہ موجود تھے۔ سکینہ۔ آغاجان نے اسے آواز دی۔ سکینہ جانتی تھی کے اب اس کے ساتھ کیا ہونا ہے۔ سکینہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آغاجان کے پاس آئی۔ جی۔ سکینہ نے پوچھا۔ تمہیں پتہ تھا مہر مہر و کو لے جانے آیا ہے۔ آغاجان نے سکینہ سے پوچھا۔ جی۔ سکینہ نے بتایا۔ کیوں کیا تو نے ایسا آغاجان نے پھر سوال کیا۔ آغاجان مہر و باجی مہر بابا کی بیوی تھی تو انہوں نے تو انہیں کے ساتھ جانا تھا۔ سکینہ نے بغیر ڈرے۔ پر سکون لہجے میں کہا۔

اپنی بکواس بند کر ایک تو میں تجھے گھر سے بھی نہیں نکال سکتا۔ آغاجان نے چلاتے ہوئے بولا۔ بی اماں۔ سکینہ ڈرتے ہوئے بی اماں کو پکارنے لگی۔ اس میں اس بیچاری کا کیا قصور۔ بی اماں نے مداخلت کی آغاجان کرسی چھوڑتے چلے گئے۔ فضل یہ دیکھ کے ہنس رہا تھا۔ ایک بات بتا تو آغاجان سے نہیں ڈرتی۔ فضل کچن میں آتا پوچھنے لگا۔ نہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ سکینہ نے اس سے پوچھا۔ تجھے دیکھنے آیا تھا۔ فضل نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

یہ چھچھوری حرکتیں بند کر اور باہر جا اس سے پہلے کے آغاجان آجائے۔ سکینہ نے اسے سخت لہجے میں کہا تو وہ چلا گیا۔ مہر و سکائے بلیو کلر کا فراک پہنے بالوں کو کمر میں کھولے بلکل لائٹ سے۔ میک اپ وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی مہر اسے دیکھ کے اسٹل ہو گیا۔ چلیں۔ مہر و مہر کی۔ نظریں اپنے پہ دیکھتی فوراً کہنے لگی تو مہر ہوش میں آیا اور اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔

اتنا سب بنا دیا امی آپ نے۔ مہر ناشتے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ سب تیرے لیے نہیں ہے میری بہو کے لیے ہے۔ شاہدہ مہرو کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ اچھا بہو کے آتے ہی بیٹے کو بھول گئی۔ مہر نے پوچھا۔ ہاں۔ میری بہو ہے ہی اتنی پیاری۔ شاہدہ نے کہا تو فیصل اور مہرو ہنس دیے۔

مہرو مجھے یہ بتا تمینہ کیسی ہے۔ شاہدہ نے پوچھا تو شاہدہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔ ٹھیک ہے۔ اداس تو مہرو بھی تھی۔ اچھا ناشتہ کرو تم دونوں شاہدہ خود پہ قابو پاتے ان دونوں کو کہنے لگی۔

وہ سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں موجود تھے کے جب مہرو چائے لے کے آئی۔ دیکھو ذرا آج پہلا دن ہے اور آج ہی کام کرنا شروع کر دیے۔ شاہدہ اس کے ہاتھ سے ڈش لیتے ہوئے کہنے لگی۔ اب میں نے ہی تو کرنا ہے یہ سب۔ مہرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ آپ کہیں جا رہے ہیں۔ مہرو مہر سے پوچھنے لگی۔ ظاہری سی بات ہے اب سارا وقت تمہیں تو نہیں دے سکتا پھر میری انگریز بیوی کو مجھ سے شکوہ ہو گا بہت پیاری ہے وہ۔ مہر نے پرفیوم لگاتے ہوئے بتایا۔ پھر مجھے کیوں کہا تھا کے میں بہت حسین ہوں۔ مہرو معصومیت سے پوچھنے لگی۔ وہ تو تم ہو مگر وہ بہت حسین ہے۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

تم سو جانا مجھے دیر ہو جائے گی۔ مہر کہتا چلا گیا۔ اور مہرو اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ پاگل کی پاگل ہے۔ مہر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ مہرو کی آنکھ سے آنسو گرنے لگی۔ نہیں مہرو تو ناشکری نہیں کرے گی اللہ کا شکر کر کے اس نے اینڈ مومنٹ میں تیرا شوہر بیجھ دیا نہیں میں کوئی شکوہ نہیں کر رہی آپ سے اللہ۔ مہرو نے آنسو صاف کیے۔ اور لیٹ گئی۔ اور نا جانے کب نیند آ گئی۔ شکر ہے سو گئی۔ مہر آہستہ

آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔ اففففف مہر کنٹرول۔ مہر خود پہ قابو کرتا چہرہ دوسری طرف موڑ کر سو گیا۔

صبح مہرو کی۔ آنکھ کھلی تو مہر کو اپنے ساتھ لیٹا پایا۔ پتہ نہیں رات کو کب آئیں ہوں گے۔ مہرو دل میں کہتی اٹھ کے چلی گئی۔ مہرو باتھروم سے باہر آئی تو مہر کو ویسے ہی سوتا پایا اور پھر کمرے۔ سے چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں مہر کی۔ آنکھ کھلی مہر نے دیکھا تو اسے مہرو کہیں نہیں دیکھی۔ یہ کہاں چلی گئی شاید امی ابو کے پاس ہو۔ مہر کہتا باتھ روم کی جانب چل دیا۔

وہ کچن میں آیا تو مہرو کو وہی پایا کرسی کھینچ کر مہرو کے سامنے بیٹھ گیا۔ بے بی آج تم اتنی جلدی اٹھ گئی تمہیں تھوڑی دیر اور سو جانا چاہیے تھا تمہاری سلیپنگ بیوٹی پوری ہونی چاہیے۔ مہر فون کان کے ساتھ لگائی بولنے لگا مہرو اسے بس گھور کے دیکھتی اور پھر کام میں لگ جاتی۔ مہرو پانی دو۔ مہر نے مہرو سے کہا۔ وہ بے بی اور میں مہرو۔ مہرو منہ بناتی پانی ڈالنے لگی۔ کل کی رات بہت حسین تھی بے بی میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ مہرو نے پانی اس کے۔ ساتھ پڑی ٹیبل پہ زور سے رکھا۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

تمہیں تمیز نہیں ہے شوہر کو پانی دینے کی۔ مہر نے سخت انداز میں کہا مہرو جواب دیا بنا وہاں سے چلی گئی۔ میں۔ آج بھی۔ آؤں گا بے بی۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بولا۔ مہرو کو مہر کی ہنسی اس وقت زہر لگ رہی تھی وہ پراٹھا بنا رہی تھی۔ مگر سارا دھیان مہر پہ تھا کہ جب مہرو کے ہاتھ میں۔

تیل کی چھینٹے آئی۔ اوچچچچچچچچچ۔ مہرو چلائی۔ مہر اس کی چیخ سن کے فوراً اس کے پاس آیا۔ کیا ہوا۔ مہر پریشانی میں پوچھنے لگا۔ وہ تھوڑا سا جل گیا۔ مہرو نے بتایا۔ یہ تھوڑا سا جلا ہے کتنا زیادہ جلا دیا ہاتھ جب

نہیں بنانا آتا تو کیوں بناتی ہو اب دیکھو خود کو چوٹ پہنچا دی چلو کمرے میں کچھ لگاؤ۔ مہرو نے اس پہ غصہ کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑا سا تو جلا۔ مہرو نے ڈر کے بولا۔ یہ تھوڑا سا ہے۔ مہر کہتا اس کا ہاتھ تھامتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

میرے خوابوں میں جو آئے آ کے مجھے چھیڑ جائے اسے کہو میرے سامنے تو آئے لالالالالا۔ سکینہ مزے سے اپنا پسندیدہ گانے گنگناتے پودوں کو پانی دے رہی تھی جب اسے سامنے سے آتا فضل نہیں دیکھا اور سکینہ نے ٹیوب اس کی جانب کر دی اور وہ پورا بھیگ گیا۔ نظر نہیں آتا کیا۔ فضل نے کہا۔ ہائے کتنا بد صورت لگ رہا ہے ایک بات بتا تو نہانے کے بعد کبھی اپنے گھر والوں کے سامنے گیا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ہاں گیا ہوں۔ فضل نے بتایا۔ تو وہ ڈرتے نہیں ہے تجھے دیکھ کے۔ سکینہ اپنی مسکراہٹ دبائے کہنے لگی۔ کیا مطلب؟ فضل کو سمجھ نہ آئی۔ چھوڑ اسے تو جا کے کمرے بدل لے ورنہ مجھے کچھ ضرور ہو جائے گا۔ سکینہ دوبارہ پودوں کو پانی دینے لگی اور وہ وہاں سے۔ چلا گیا۔ مہر نے مہرو کے ہاتھ پہ انٹمنٹ کریم لگائی تھی کہ تبھی مہر کا فون بجا۔

مہر نے کال ریسیو کی۔ مہر بیٹا میں اکبر بات کر رہا ہوں دوسری طرف سے اکبر کی۔ آواز آئی۔ جی چاچو۔ مہر نے کہا۔ بیٹا مہرو کیسی ہے۔ اکبر نے پوچھا۔ چاچو مہرو بلکل ٹھیک ہے یہ لیں آپ بات کر لیں اس سے۔ مہر نے فون مہرو کی طرف بڑھایا اسلام۔ وعلیکم ابا۔ مہرو فون کان کے ساتھ لگاتی بولی وعلیکم اسلام کیسی ہے۔ اکبر نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں ادھر سب کیسے ہیں۔ مہرو نے بھی پوچھا۔ سب ٹھیک ہے بس تو اپنا اور مہر دونوں کا خیال رکھیں میں بعد میں بات کروں گا۔ اکبر نے کہتے ساتھ فون رکھا۔ مہرو نے فون مہر کی طرف بڑھایا۔

مہرو کی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے۔ کیا ہوا کیوں رو رہی ہو۔ مہر نے اس سے پوچھا۔ ابا بہت یاد آرہے ہیں۔ مہرو نے روتے ہوئے بتایا۔ اچھا سنو۔ مہر کو شرارت سوجھی۔ جی۔ مہرو نے اس کی طرف دیکھ کے پوچھا۔ کل تیار رہنا تمہیں اپنی انگریز بیوی سے ملوانے جانا ہے۔ مہر نے بتایا۔ مجھے نہیں ملنا۔ مہرو اس کا نام سنتے ہی غصے میں آگئی۔ ایسے کیوں نہیں ملنا تو پڑے گا آخر سوتن ہے وہ تمہاری۔ مہر اس کے پاس آتا ہوا کہنے لگا۔ اب دیکھنا یہ پہلے مجھے بچہ کون دیتا ہے انگریز بیوی یا تم۔ مہر اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ چھی آپ کو شرم نہیں آتی۔ مہرو نظریں جھکائے پوچھنے لگی۔

اس میں شرم کی کیا بات ہے اسلام میں چار شادیاں کرنے کی۔ اجازت ہے ابھی دو اور بھی کروں گا۔ مہر نے بولا تو مہرو نے اسے گھورا ایسے کیا گھور رہی ہو چلو نیچے ناشتہ کب کا لگ چکا ہو گا۔ مہر نے کہا تو وہ دونوں نیچے چل دیے۔

اکبر تمہاری بیٹی بھی میری بیٹی کی طرح نکلی پورے گاؤں کے سامنے میرا سر شرم سے جھکا گئی۔ آغا جان رو عب دار لہجے میں اکبر کو کہنے لگا۔ آغا جان مہر اس کا شوہر تھا اور اس کو اس کے ساتھ جانا تھا۔ اکبر نے بولا تو آغا جان نے گھور کے دیکھا وہ نظریں جھکائے چلا گیا بی اماں ڈر کے مارے آنکھیں بند کر گئی۔

تیار ہو جاؤ امی کہہ رہی ہیں میں تمہیں شاپنگ پہ لے جاؤ تاکہ تم اپنی ضرورت کی اشیاء لے لو۔ مہر نے مہرو سے کہا تو وہ اٹھ کہ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔ بلیک۔ کلر کے۔ لانگ فراک میں اس کا گورا رنگ بہت خوبصورت لگ رہا تھا سر پہ حجاب کیے لائٹ پنک کلر کی لپسٹک لگائے وہ وہ ہمیشہ کی طرح پر کشش دیکھ رہی تھی۔ مہر نے کار مال کے باہر روکی وہ دونوں گاڑی سے اترے اور مال میں داخل ہوئے۔ مہرو نے شاپنگ کی اور پھر ان دونوں نے باہر سے کھانا کھایا۔

مہر کی رات کے تین بجے آنکھ کھلی اور نظر مہر و پہ پڑی جو نماز بچھائے دعائیں میں ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی مہر اس کی جانب آیا۔ تم تو کہا کرتی تھی کہ تم مجھے مانگتی دعائیں تو میں تو تمہیں مل گیا ہوں تو پھر اب کیا مانگ رہی ہو۔ آپ کی محبت صرف شوہر مل جانا کافی نہیں ہوتا اس کی محبت بھی چاہیے ہوتی ہے جتنی میں آپ سے کرتی ہوں اتنی ہی آپ کو مجھ سے کرنی چاہیے۔ مہر و نے۔ کہتے ساتھ نماز لپیٹی اور اپنی جگہ پہ آ کے لیٹ گئی مہر مہر و کی۔ بات میں کھویا ہوا تھا اسے اس کی بات بہت پسند آئی تھی۔

ویسے ایک بات بتاؤ تم اتنی گہری باتیں کر کیسے لیتی ہو۔ مہر نے مہر و سے پوچھا۔ جس نے تیرہ سال کسی کا انتظار کیا ہو تو وہ ایسی ہی گہری باتیں کرتے ہیں۔ مہر و نے بتایا۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ مہر و نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ نہیں۔ مہر نے بتایا۔ تو پڑھیں۔ مہر و نے بولا۔ کیا پڑھنا لازمی ہے۔ مہر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جی ایک دفعہ پڑھ کے تو دیکھیں بہت سکون۔ ملے گا ویسے ہمارے لیے ہر کام ضروری ہے اگر ایک دس منٹ اللہ کے سامنے سجدہ دے دیں گے تو کچھ ہو گا نہیں۔ مہر و اسے کہتی سو گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر اٹھا اور باتھ روم۔ چلا گیا اس نے۔ نماز ادا کی اسے واقع آج بہت دنوں بعد اتنا سکون ملا تھا وہ نماز ادا کر تا مہر و کے ہمراہ ں بیڈ پہ آ کے لیٹ گیا۔ صبح سب لوگ ناشتے پہ موجود تھے سوائے آغا جان کے آغا جان سیڑھیاں اترتے سیدھا گراج کی جانب گئے بی اماں نے آوازیں دی مگر انہوں نے سنی ان سنی کر دی۔ فضل گاڑی نکالو۔ آغا جان گراج میں آتے ہوئے کہنے۔ لگا۔ کہاں جانا ہے۔ آغا جان۔ فضل نے پوچھا۔ لاہور۔ آغا جان نے بتایا۔ مگر کیوں۔ فضل نے پھر پوچھا۔ تم سے جتنا کہا ہے۔ اتنا کرو۔ آغا جان نے۔ اس دفعہ سخت لہجے میں بولا۔ ٹھیک ہے آغا جان آپ کی اجازت ہو تو میں ناشتہ کر لوں پھر

چلتے ہیں سفر کرنا ہے۔ فضل نے کہا۔ ٹھیک ہے تمہارے پاس پانچ منٹ ہیں جلدی آؤ۔ آغا جان کہتے لان کی جانب بڑھ دیے اور فضل گھر کے اندر داخل ہوا۔

سکینہ۔ فضل نے اس کا نام پکارا۔ تجھے میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کچن میں مت آیا کر۔ سکینہ نے اسے بولا۔ بہت ضروری بات ہے۔ فضل نے کہا۔ کیا ہوا رحیم چچا کے بیٹے کا بھی۔ رشتہ پکا ہو گیا۔ سکینہ نے سوال کیا۔ افففف آغا جان لاہور جا رہے ہیں۔ فضل نے بتایا۔ تو جائیں مجھے کیا۔ سکینہ لاپرواہی سے بولی۔ مہرو باجی اور مہر سر کے پاس۔ فضل نے اسے بات سمجھائی۔ اب کیا کریں کسے بتائے جو ہماری مدد کر سکے۔ ہاں بی اماں۔ سکینہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔

بی اماں بی اماں۔ سکینہ کمرے میں آتے انہیں پکارنے لگی۔ کیا ہوا سکینہ۔ بی اماں نے پوچھا۔ بی۔ اماں آغا جان لاہور جا رہے ہے مہرو باجی کے پاس۔ سکینہ نے بتایا بی اماں کو دھچکا لگا۔ تو فضل کو جا کے کہ کے ان کے۔ ساتھ جانے کی ہامی بڑھے۔ بی اماں نے۔ سکینہ سے کہا تو وہ وہاں سے چلی گئی۔ چلیں آغا جان۔ فضل نے پوچھا۔ ہاں چلو آغا جان نے کہا ہی تھا کہ تبھی اندر سے چیخ کی آواز آئی۔ آغا جان اندر آئے۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

بی۔ اماں کو گرا پایا۔ یہ کیا ہوا تمہیں۔ آغا جان نے اکتا کر کہا۔ آغا جان پیر پھسل گیا ان کا۔ سکینہ نے بتایا۔ آغا جان نے ڈاکٹر کو کال کی کچھ دیر بعد ڈاکٹر صاحب حویلی میں موجود تھے اور بی اماں کا چیک اپ کر رہے تھے۔ ان کے پیر پہ موچ آئی ہے ایک دو دن آرام کرائیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ ڈاکٹر نے بتایا اور وہاں سے چلا گیا۔ پاگل عورت دھیان سے نہیں چل سکتی تھی تمہاری وجہ سے لاہور بھی نہ جا سکا اب

پنچایت کا وقت ہے چلو فضل تم گاڑی نکالو ہم کل لاہور جائیں گے۔ آغا جان نے فضل سے کہا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ بس اب اکبر کو بتانا ہے۔ بی اماں نے دل میں کہا۔

شاہدہ کمرے میں تھی تبھی مہر وان کے پاس آئی۔ تائی امی۔ آپ کو امی بہت یاد آتی ہیں نا۔ مہر و نے ان سے پوچھا جو اپنی اور تہمینہ کی تصویر دیکھ کے آنکھوں میں نمی۔ لائے بیٹھی تھی۔ ہمممم ہم نے بچپن ساتھ گزارا بڑے ساتھ ہوئے ایک ہی گھر میں بیاہی گئی مگر آج تیرہ سال ہو گئے مجھے اپنی بہن سے ملے ہوئے۔ شاہدہ نے روتے ہوئے بتایا۔ وہ بھی بہت یاد کرتی ہیں دیکھیے گا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا اور ہم۔ سب پہلے کی طرح رہیں گے۔ مہر و نے انہیں تسلی دی۔ ہمممم۔ شاہدہ مہر و کو گلے لگاتی اثبات میں سر ہلانے لگے۔ مہر و دوپہر کا کھانا کھا کے اپنی کمرے۔ میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔

تم تیار نہیں ہوئی۔ مہر کمرے میں آتا پوچھنے لگا۔ کس لیے۔ مہر و نے بدلے میں سوال کیا۔ تمہیں بتایا تو تھا الیانہ سے ملنے جانا ہے۔ مہر نے یاد دلایا۔ مجھے نہیں جانا آپ کی۔ کسی الیانہ ولیانہ سے ملنے۔ مہر و اپنا غصہ ضبط کرتی بتانے لگی۔ ایسے کیسے اس نے تمہارے لیے اتنا مزید ار ڈنر بنایا ہے میں نے اسے بتایا میری کزن آرہی ہے ٹھیک ہے اس کو مت بتانا تم میری بیوی ہو پتہ ہے جس سے آج تمہیں ملوانے لے کے جا رہا ہوں وہ میری محبت ہے میں اسے بہت چاہتا ہوں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ مہر نے کھوئے ہوئے انداز میں بتایا۔ کچھ بھی۔ مہر و نے پوچھا۔ کچھ بھی۔ مہر نے بتایا مہر و فوراً غصے میں اٹھتی باتھ روم چلی گئی۔۔

مہر و ہو گئی تیار۔ مہر کمرے میں آیا اور مہر و کو دیکھتا وہی رک گیا۔ ریڈ کلر کا فراک پہنے سر پہ ہم رنگ حجاب کیے ہونٹوں پہ ریڈ لپسٹک لگائے وہ شہزادی لگ رہی تھی مہر نے اسے دیکھا اور بس دیکھتا ہی رہ گیا

کتنی حسین تھی وہ۔ مہر ہوش میں واپس آیا۔ اچھا سنو امی کو مت بتانا انہیں کہنا اوٹنگ پہ جا رہے ہیں میں تمہارا ویٹ کر رہا آجاؤ۔ مہر کے دل میں بہت سے جذبات پیدا ہوئے مگر وہ خود پہ قابو کرتا کمرے سے چلا گیا

مہر و بھی اس کے پیچھو چل دی۔ مہر نے گاڑی ایک بلڈنگ کے باہر روکی اور پھر وہ دونوں گاڑی سے اترے تیسرے فلور پہ جا کہ مہر نے ایک فلیٹ کی طرف اشارہ کیا مہر و نے دروازہ کھولا مہر و یہ دیکھنے آئی تھی۔ کیا وہ واقع ہی بہت حسین ہے۔ جیسے ہی مہر و نے دروازہ کھولا تو مہر و پہ پھول کی پتیوں کی بارش ہوئی مہر و نے ایک نظر اوپر دیکھا اور پھر پریشانی میں ادھر ادھر نظریں گھمائی کمرے میں اندھیرا تھا مہر نے مہر و کی۔ آنکھوں پہ پٹی باندھی۔ مہر۔ مہر و نے اس کا نام پکارا۔ میں یہی ہوں آؤ تمہیں دیکھاؤ اپنی انگریز بیوی۔ مہر نے کہتے ساتھ لائیٹس آن کی اور مہر و کے ساتھ چلتا ٹی وی لاؤنج میں آیا۔

مہر اس کے ساتھ چلتا اسے شیشے کے سامنے کھڑا کیا۔ تم تیار ہو دیکھنے کے لیے۔ مہر نے مہر و کے کان میں سرگوشی کی۔ مہر و نے اثبات میں سر ہلایا مہر نے پٹی کھولی تو مہر و نے آنکھیں کھولیں مہر و نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔

یہ کیا ہے۔ مہر و پریشانی سے پوچھنے لگی۔ یہی تو ہے میری انگریز بیوی جس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ مہر نے شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا مہر و حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو سچ بتا رہا ہوں بہت محبت کرتا ہوں تم سے جس طرح تم نے تیرہ سال میرا انتظار کیا اور میرے لیے اپنی آپ کو محفوظ رکھا اس طرح میں نے کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھا میں نے صرف تم

سے محبت کی ہے سارے وعدے یاد ہے مجھے مہر وجو میں بچپن میں کر کے گیا تھا۔ مہر کے الفاظ سنتے ہی مہر و کی۔

آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اب رو کیوں رہی ہو اب تو میں تم سے عشق کرتا ہوں تو یہ رونا کیوں۔ مہر نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ مہر و نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔ میں تو تم سے عشق کرتا ہوں۔ میں بھی وہی کرتی ہوں۔ مہر و نے نظریں جھکا کے کہا۔ کیا وہی۔ مہر نے جان کے تنگ کیا۔ عشق۔ مہر و نے بتایا تو مہر مسکرا دیا۔

یہ تو میری تصویریں ہیں۔ مہر و اپنی تصویریں دیکھ کے کہنے لگی۔ ہمم۔ مہر نے اثبات میں سر ہلایا۔ لیکن یہ آپ کے پاس کیسے آئی۔ مہر و نے پوچھا۔ بارہ سال تک کی تو میرے پاس تھی باقی سب تم اچھے سے جانتی ہو کس نے دی۔ مہر نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ سکینہ۔ مہر و نے مسکراتے ہوئے گیس کیا۔ مہر نے ہاں میں سر ہلایا۔

چلو کیک کاٹتے ہیں نئی زندگی کا سفر میٹھے سے شروع کرتے ہیں۔ مہر نے کہا تو وہ دونوں ایک ٹیبل تھی جس میں سارے پھول پھیلے ہوئے تھے اور بیچ میں مہر و کا فیورٹ چاکلیٹ کیک بیچ پہ رکھا ہوا تھا۔ مہر نے مہر و کا ہاتھ تھاما دونوں نے مل کے کیک کاٹا مہر نے اپنے ہاتھوں سے مہر و کو کھلایا مہر و کے ہونٹ کے قریب چاکلیٹ لگ گئی تھی مہر نے مہر و کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے اپنے قریب کیا۔ ی یہ کیا کر رہے ہیں۔ مہر و نے گھبراتے ہوئے پوچھا مہر نے اس کی۔ بات کو نظر انداز کر کے۔ اپنے ہونٹوں سے مہر و کے ہونٹوں کے قریب لگی چاکلیٹ صاف کی مہر و کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

چاہو تو تم بھی کر سکتی ہو۔ مہر نے اپنے ہونٹوں کے قریب چاکلیٹ لگا کے کہا۔ نہیں۔ مہر و نظریں جھکاتی بولی۔ اچھا۔ مہر اداسی سے کہتا خود ہی چاکلیٹ صاف کرنے لگا۔ چلو روم میں چلتے ہیں۔ مہر نے مہر و کو بولا۔ ر روم میں کیوں۔ مہر و ڈرتے ہوئی پوچھنے لگی۔ دیکھانے روم۔ مہر نے بتایا۔ نہیں مجھے گھر جانا ہیں۔ مہر و نے۔ اس کی بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔ گھر بھی چلے جائیں گے لیکن ابھی ہم ڈنر کریں گے اس کے بعد تم روم دیکھو کچھ دیر روم میں رہیں گے اور پھر گھر جائیں گے۔ مہر نے کہتے ساتھ اسے کرسی پہ بٹھایا مہر و چپ چاپ کرسی بیٹھ گئی۔

دونوں نے ڈنر کیا مہر اسے بیڈ روم میں لے آیا۔ میں نے تمہیں اس دن منہ دیکھائی نہیں دی تھی نا۔ مہر نے کہتے ساتھ ایک ڈبی کھولی اور اس میں سے ایک پینڈنٹ نکالا جس میں سفید نگوں لکھا تھا مہر نے مہر و کے گلے میں پہنایا پھر اس کے حجاب کی پنیز کھولنے لگا پنیز کھولنے M♡M کے بعد مہر نے مہر و کے بال اس کی کمر پہ پھیلائے کھلے بالوں میں بہت حسین لگتی ہو۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کے ریشمی بالوں کو آگے کیا اور اس کی گردن پہ اپنے پیار کی مہر لگائی مہر و اس کی قربت محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر مجھے گھر جانا ہے۔ مہر و مہر سے دور ہوتی کہنے لگی۔ یہ گھر ہی تو ہے۔ مہر اس کے قریب آتا بتانے لگا۔ اپنے گھر۔ مہر و اس سے پھر دور ہوئی مہر نے مہر و کو کمر سے کھینچ کے اپنے قریب کیا۔ چلے جائیں گے۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر کو ہونٹ پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے مہر و نے مہر کے بازو کو زور سے پکڑ لیا۔ مہر پانچ منٹ مسلسل اس کے ہونٹ میں اپنے ہونٹ رکھے رکھا مہر و کو لگا اگر اب مہر نے اس کے

ہونٹ آزاد نہیں کیے تو وہ سانس نہیں لے پائی گی مگر اگلے ہی لمحے مہر نے اس کو ہونٹوں کو آزادی بخشی۔

ی یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مہر و سے گھبراہٹ کے مارے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ کیا کر رہا تھا محبت کر رہا تھا۔ مہر نے شوخ انداز میں بولا۔ تم بھی کر سکتی ہو۔ مہر نے بولا تو مہر و شرم کے مارے سر جھٹک گئ۔ مجھے شرم آتی ہے۔ مہر و شرماتے ہوئے بولی۔ مجھ سے کیسی شرم میں تو شوہر ہوں۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر کی گال کو چوما کے تبھی مہر کا فون بجنے لگا۔ کس کتے کا فون آگیا اس وقت۔ مہر نے کہتے ساتھ اپنی جیب سے فون نکالا۔ اکبر چچا۔ مہر نے سکرین پہ دیکھا۔

کیا آپ نے میرے ابو کو گالی دی۔ مہر غصے میں بولی۔ مجھے تھوڑی نہ پتہ تھا چچا کا فون ہے مہر نے اٹینڈ کر کے مہر و کی جانب کر دیا۔ اور مہر مہر و کے پیچھو کھڑا ہو گیا۔ کیسے ہیں آپ۔ مہر و نے پوچھا۔ کے تبھی مہر نے اس کی گردن پہ کس کی۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مہر و نے مہر کو پیچکس کیا۔ بیٹا میں تو کچھ نہیں کر رہا۔ اکبر پریشان ہو تا بتانے لگا۔ نہیں ابا میں آپ کو نہیں کہہ رہی۔ اور وہاں سب کیسے ہیں۔ مہر و نے پوچھا کہ تبھی مہر نے مہر و کے فراک کی۔ زپ کھولی پیچھو ہٹیں۔ مہر و نے۔ مہر کو کہنی ماری۔

بیٹا میں تو بیٹھا ہو۔ اکبر کو اپنی ل بیٹی کا دماغ ٹھیک نہ لگا۔ ابا میں آپ۔ سے نہیں کہہ رہی۔ مہر و نے انہیں بولا۔ یہ لو اپنی امی سے بات کرو۔ اکبر نے فون تہمینہ کی جانب کیا۔ کیسے ہے تو۔ تہمینہ نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں۔ مہر و نے کہا تو تہمینہ کو تسلی ہوئی مگر مہر مہر و کو بہت تنگ کر رہا تھا۔ مہر نے مہر کی گردن میں کس بائٹ کی۔ آہہہہہ۔ مہر و کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ کیا ہوا تہمینہ پریشانی میں پوچھا۔

کچھ نہیں کسی زہرلے کیڑے نے کاٹ لیا۔ مہر و نے زہریلے کیڑے پہ زور دیا اور مہر کو گھور کر دیکھا۔ مہر و تو ٹھیک تو ہے۔ نا۔ تہمینہ پریشانی میں پوچھنے لگی۔ جی ٹھیک ہوں۔ مہر و نے بتایا۔ میں زہریلا کیڑا۔ مہر نے ہلکی۔ آواز میں پوچھا۔ مہر و نے اثبات میں سر ہلایا۔

جی ٹھیک ہے امی میں تائی امی سے بات کرواؤں گی آپ کی اللہ حافظ۔ مہر و نے کہتے ساتھ فون کاٹا۔ کیا کہ رہی تھی تم مجھے۔ مہر نے غصے میں پوچھا۔ کچھ نہیں۔ مہر و نے بتایا۔ کچھ نہیں۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر و کو باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پہ لٹایا۔

مہر نے مہر و کے۔ ماتھے پہ اپنے ہونٹ رکھیں پھر ایک گال کو چوما پھر دوسری گال کو مہر۔ مہر و کے بولنے۔ سے پہلے ہی مہر ایک دفعہ پھر مہر و کے ہونٹوں کو نشانہ بنا چکا تھا مہر و نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ مہر۔ نے۔ کمرے۔ کی لائیٹس آف کی۔

اور پھر گردن میں بے تحاشہ محبت برسائی وہ بے بس سی اس کی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ نیچے آتا گیا اور اپنی شدتیں نچھاور کرتا گیا مہر و اس کی شدتوں میں خود کو بے بس محسوس کرتی آنکھیں بند کر کے برداشت کرنے لگی۔ مہر گھر چلیں۔ مہر و نے بے بسی میں کہا۔ ٹھیک ہے تم نے مجھے اتنا حسین پل دیا تمہیں گھر لے جاتا ہوں مگر یہ ابھی ٹریلر تھا پکچر باقی ہے۔ مہر نے کہا تو مہر و نے شرم کے مارے سر جھکا لیا۔

تم دونوں کہاں تھے اتنی۔ دیر لگا دی۔ شاہدہ نے پوچھا۔ بہت ضروری کام تھا بہت محنت سے کیا ہے میں نے ہے نا مہرو۔ مہر نے مہرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیا کام پڑ گیا۔ شاہدہ نے پوچھا۔ مہرو بتاؤں نا تمہارے شوہر نے کتنی محنت سے کیا ہے۔ مہر نے بولا۔ مجھے نہیں پتہ۔ مہرو نے بتایا۔ تمہارے ساتھ ہی تو کیا ہے۔ شاہدہ ان کی باتیں نہ سمجھ سکی۔ کیا بول رہا ہے۔ امی گاڑی خراب ہو گئی تھی اسے ہی ٹھیک کرنے میں۔ دیر ہو گئی۔ مہر نے بتایا۔ اچھا تجھے تیرے ابو بلا رہے ہیں تم جاؤ مہرو آرام کر لو کمرے میں شاہدہ پیار سے کہتی چلی گئی۔

مہرو کمرے میں آ کے لیٹی تھی اور آنکھیں بند کی تھی کہ اسے اپنے اوپر کچھ محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھولیں سامنے مہر تھا۔ کہا تھا ٹریلر دیکھایا ہے پکچر ابھی باقی ہے تو کیوں سو رہی ہو۔ مہر اس سے پوچھنے لگا۔ مہر نیند آ رہی ہے پلیز سونے دے مہرو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ کوئی ایکسکیوز نہیں۔ مہر نے بولا۔ مہر پلیز۔ مہرو نے پھر کہا ششششش۔ مہر نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی اور ہونٹ اس کی دونوں آنکھوں میں۔ پہ رکھ ان کا لمس محسوس کروایا۔ مہر نے پھر اس کی آنکھوں کو چوما اس کے بعد مہر نے مہرو کو ہونٹوں پہ پھر سے کیے اور اس سے دور ہوتا دروازہ بند کر کے دوبارہ اس کی جانب لائیٹس اووف کی اور اس پہ اپنی محبت برسانے لگا۔

وہ اس کی محبت کی شدت محسوس کر رہی تھی اور پچھلے گھنٹے سے اس پہ محبت برسا رہا تھا مہر نے آج اسے اپنے سے الگ نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی اب وہ اس کے بازو پہ اپنے اپنا لمس محسوس کروانے لگا پھر گردن پہ آیا اور آہستہ اہستہ نیچے آتا گیا؟ اس کے نازک وجود کو اپنی محبت میں گھلتا گیا۔ مہر۔ مہرو نے اس کا نام پکارا۔ ہاں مہر کی جان۔ مہر نے پوچھا۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔ مہرو نے بولا۔ مہر اس کی بات نظر انداز کرتا دوبارہ سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

مہر واب بہت تھک چکی تھی اس کی شدتیں سہتے سہتے مگروہ رکنے کانام اسے خود سے الگ کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ صبح کے چار بجے جب مہرو کے کانوں میں اذان کی آواز آئی۔ مہر بس اب تو چھوڑ دیں نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ مہرو نے اسے بتایا۔ مہرو۔ مہر نے اس کا نام پکارا۔ پلیز۔ مہرو نے منت کی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ مہر نے اسے خود سے الگ کیا۔ مہرو کی سانس میں سانس آئی اور فوراً اٹھ کے باتھ روم چلی گئی مہر اس حسین رات کو یاد کرتا مسکرانے لگا۔

مہرو باتھ روم سے باہر آئی اور جائے نماز اٹھاتی پڑھنے لگی۔ مہر اسے دیکھ رہا تھا مہرو نے سلام پھیرا تو نظر مہر پہ گئی جو اسے دیکھ رہا تھا مہرو نے سر شرم سے جھکالیا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے مہر کو مہرو کا شرماتا چہرہ بہت اچھا لگا۔

آغا جان دو دن سے لاہور جانا چاہ رہے تھے مگر نہیں جاسکے ہر روز کوئی نا کوئی کام پڑھ جاتا بی اماں نے بھی آغا اکبر کو سب کچھ بتادیا جس نے ان کو بہت پریشان کر دیا مگر مہر کو خبر دے دی تا کے وہ مہرو کو لے کے گھر سے باہر مت نکلیں مگر آغا جان کا جانا ممکن نہیں ہو رہا تھا۔ وہ سب ناشتہ کر رہے تھے ۔مہرو بیٹا تم خوش تو ہو نا۔ فیصل نے پوچھا۔ جی تائیا ابو۔ مہرو نے مسکرا کے بتایا۔ مہر تنگ تو نہیں کرتا ۔فیصل نے پوچھا۔ نہیں کرتے۔ مہرو نے کھینچ کے کہا اور ایک غصہ بھری نظر پہ ڈالی دل تو کر رہا تھا سب بتادوں مجھے کتنا تنگ کیا کتنا رلایا لیکن پھر خاموش ہو گئی۔ مہرو بیٹا ناشتہ کرو۔ شاہدہ نے کہا۔ جی کر رہی ہوں تائی امی۔ مہرو نے مسکرا کے بتایا۔

اچھا میں نے بتانا میں اور تمہارے امی تو کل جا رہے ہیں گاؤں تو تم لوگ اب اکیلے ہی رہو گے۔ لیکن کیوں تائیا ابو۔ مہرو نے پریشانی میں پوچھا۔ بیٹا میرا بہت کام رکا ہوا ہے وہی دیکھنا ہے ورنہ ہم رکتے۔ فیصل نے بتایا۔ جی بلکل ٹھیک سوچا ابو آپ نے۔ مہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مہرو کمرے میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کے تبھی مہر آیا۔ مہرو کیا سوچ رہی۔ مہر نے پوچھا۔

کچھ نہیں۔ مہرو ہوش میں آتی بتانے لگی۔ مہر مہرو کے قریب ہوا۔ مہر مجھے کچن۔ میں جانا ہے بہت کام ہیں۔ مہرو مہر کے ارادے جانتی وہاں سے فرار ہونے کے بہانے ڈھونڈنے لگی۔ مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے قریب کیا۔ امی کر لیں گی تم ریلیکس رہو۔ مہر نے کہتے ساتھ مہرو کے چہرے پہ آئی لٹ کو پیچھے کیا۔ وہ برتن تو میں ہی دھوتی ہو تو مجھے برتن دھونے ہے۔ مہرو نے ایک اور بہانا بنایا۔ کوئی بات نہیں دس منٹ بعد چلی جانا دس منٹ تو شوہر کو مل سکتے ہیں کیوں۔ مہرو نے کہتے ساتھ مہرو کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ مہر نے سر جھٹک دیا اس کے سامنے کہاں وہ اپنی من مانی کر سکتی تھی۔

چائے بنادے ایک کپ۔ فضل نے کہا۔ اگر نہ بنا کے دوں تو۔ سکینہ نے پوچھا۔ بنادے۔ فضل نے بولا۔ اچھا بنا دیتی ہوں۔ سکینہ نے کہتے ساتھ چائے بنائی۔ فضل کہتا چلا گیا۔ چائے پیے گا ایسے بنا کے دوں گی زندگی بھر نہیں بولے گا مجھے۔ سکینہ خود میں کہتی چائے بنانے لگی۔ چار چمچ پتی ڈالی اور آدھا چمچ چینی اور ایک چمچ نمک اور پھر دودھ ڈالا سکینہ کے سامنے بنی کپ میں چائے کے علاوہ اسے اور کچھ بھی کہا جاتا تھا۔ یہ لے چائے۔ سکینہ نے چائے پہ زور دیا۔ فضل نے لی اور ایک گھونٹ بھرا اور فوراً پھینک دی۔ یہ کیا ہے۔ فضل نے غصے میں پوچھا۔ پہلی بات تو یہ کے تو کوئی مالک نہیں ہے میرا جو میں تیرا حکم مانو دوسری بات یہ کہ پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک مجھے کوئی کام نہ بولا کر تیسری بات یہ کے

مجھے کوئی شرارت کرنے کو سوجھی تو سوچا تیرے ساتھ کیوں نہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بتاتی چلی گئی اور فضل غصے سے دیکھنے لگا۔

مہر کی آنکھ کھلی تو مہرو کو اپنے قریب لیٹے پایا مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ کہتے ہیں کچھ راتیں بہت حسین ہوتی ہیں اور میری کل کی رات دنیا کی سب سے حسین رات تھی۔ مہر نے مہرو کے کان میں سرگوشی مہرو کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی مہرو نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ مہر نے دیوار پہ لگی گھڑی دیکھی مہر کو شرارت سوجھی۔

مہرو 12 بج گئے ہیں اور تم ابھی تک سو رہی ہو امی اور ابو کیا سوچیں گے کے ہم اتنی دیر تک کیا کر رہے تھے۔ مہر نے فل ڈرامائی انداز سے بولا۔ مہرو فوراً اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور مہر اپنی ہنسی چھپانے لگا۔

پانچ منٹ بعد مہرو باتھ روم سے نکلی وائٹ کلر کا فراک پہنے ہم رنگ کلر کا ٹراؤزر بالوں کو کھولا ہوا اور اسی رنگ کا ڈوپٹہ لیے۔ مہر آپ ابھی تک بیٹھیں ہیں دیر ہو رہی ہے چلیں۔ مہرو نے مہر کو کہا۔ ابھی تو صرف 10 بجے ہیں۔ مہر نے سنجیدگی سے بتایا۔ اور مہر اس کی بات سن کے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی اور وہ مسکرانے لگا۔

آغا جان اپنی حویلی کے لان میں ٹہل رہے تھے۔ تبھی انہیں اکبر کی آواز آئی۔ کیا مہر اور مہرو باہر کے ملک چلے گئے۔ اکبر نے اس قدر اونچا کہا تھا کے آغا جان آرام سے سن سکتے تھے آغا جان نے سنا تو غصے سے وہاں سے چلے گئے۔

تم دونوں آ گئے میں ناشتے بنا دیتی ہوں تم دونوں کے لیے۔ شاہدہ ان دونوں دیکھتے ہوئے بولی۔ نہیں تائی امی میں بناتی ہوں سب کے لیے۔ مہرو نے کہا۔ مہرو تم تھکی نہیں ہوئی۔ مہر نے شرارتی انداز میں کہا۔ میں کیوں تھکی ہوئی ہوگی میں ابھی بنا دیتی ہوں۔ مہرو اس کی بات سمجھ نہ آئی وہ بھی چپ چاپ فیصل کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔

یہ لے کھانا۔ سکینہ نے اس کی طرف پلیٹ کی۔ کبھی تو تمیز سے بات کر لیا کر۔ فضل نے برا مناتے ہوئے کہا۔ کیوں تو میرا شوہر ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ہو بھی سکتا ہوں۔ فضل نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔ نہیں جی میں تو حمزہ علی عباسی سے کروں گی شادی۔ سکینہ نے بتایا۔ کون حمزہ علی عباسی تیری پھوپھو کا کوئی بیٹا ہے۔ فضل نے پوچھا۔ پاگل پیارے افضل نہیں دیکھا تو نے اس میں تھا مر جاتا بچارہ۔ پہلے مسکراتے ہوئے پھر اداسی سے کہنے لگی۔ سکینہ۔ تبھی بی اماں کی آواز آئی۔ آ گئی بی اماں۔ کہتی چلی گئی۔

وہ سب کھانے کی میز پہ موجود تھے مہر نے مہرو کا ہاتھ تھام لیا مہرو کو کرنٹ لگا۔ مہرو مجھے سالن کا باؤل پکڑاؤ۔ مہر نے کہا۔ مہر میرا ہاتھ چھوڑیں گے تو پکڑاؤ گی۔ مہرو نے مہر کے قریب ہلکی آواز میں بتایا۔ مہرو تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو کے یہ سالن اچھا نہیں بنا آپ نہ کھائیں۔ مہر فوراً شرارت پہ اتر آیا۔ مہر آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں تائی امی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ مہرو نے روتی شکل بناتے ہوئے بتایا۔ میں جانتی ہوں میری جان یہ بس تمہیں تنگ کر رہا ہے۔ شاہدہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔ مہرو دو نہ سالن۔ مہر نے پھر کہا۔ بیٹا جی پہلے آپ ان کا ہاتھ تو چھوڑیں پھر اٹھا دیں گی سالن۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے بولا مہر کے گلے میں کچھ اٹکا۔ آپ کو کیسے پتہ۔ مہر نے پریشانی میں پوچھا۔ بیٹا جی جس

کالج کے آپ استاد ہیں ہم اس کے پرنسپل رہیں ہے کیوں شاہدہ بیگم۔ فیصل نے ہنستے ہوئے بتایا۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں بچوں کے سامنے۔ شاہدہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی جہاں سب ہنسے وہی مہرو نے شرمندگی سے سر جھٹک دیا۔

مہر کمرے میں آیا تو مہرو منہ بنا کے بیٹھی تھی۔ کیا ہوا۔ مہر اس کے پاس آتا پوچھنے لگا۔ آپ نے میرا ہاتھ کیوں پکڑا مجھے اتنی شرمندگی ہوئی تائیا ابو اور تائی امی کے سامنے۔ مہرو نے منہ بناتے ہوئے بتایا۔ میرا بس چلے تو میں ہاتھ کیا کس بھی کر لو۔ مہر چہرہ اس کے قریب کرتا ہوا بتانے لگا۔ کیا ہو گیا مہر کل سے آپ کو۔ مہرو نے اسے پیچھو کرتے ہوئے کہا۔ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ آج پھر کریں۔ مہر نے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ بہت او ور ہو رہے ہیں آپ۔ مہرو کہتی بیڈ کی جانب چل دی۔ یہ پرانی مہرو واپس کہاں سے آگئی۔ مہر نے بولا مہرو اس کو جواب دیے بغیر سو گئی مہر اس کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو چوما۔ مہر اگر اب آپ آگے آئے تو میں آپ کو صوفے پہ سلاؤں گی۔ مہرو نے بتایا اچھا اچھا اتنا ظلم نہ کرو نہیں آتا آگے۔ مہر کہتا اس کے ساتھ لیٹ گیا۔ سنو۔ مہر نے پیار سے بولا۔ ہمممم۔ مہرو نے کہا۔ میں تمہیں ہگ کر کے سو جاؤ۔ مہر نے پوچھا۔ یار بولو بھی۔ مہر نے جواب نہ کر پوچھا۔ ہمممم۔ مہرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے فوراً اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔

وہ دونوں گہری نیند سوئے ہوئے تھے جب دروازہ ناک ہوا مہر کی آنکھ کھلی تو وہ دروازہ کھولنے کے لیے اٹھا۔ کون۔ مہر نے پوچھا۔ مہر میں ہوں فیصل ہوں۔ انہوں نے بتایا۔ ابو آپ۔ کہتے ساتھ دروازہ کھولا۔ ہاں بیٹا ہم لوگ واپس گاؤں جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا تبھی مہرو کی آنکھ کھلی۔ کیا ہوا۔ مہرو

ان کے پاس آتی پوچھنے لگی۔ امی اور ابو گاؤں جا رہے ہیں۔ مہر نے بتایا۔ لیکن کیوں ادھر جانا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مہرو نے پریشانی سے کہا۔ کچھ بھی نہیں ہوگا اور ویسا بھی کسی کو کیا پتہ ہے کہ امی ابو آئے ہوئے ہیں۔ اس نے بتایا۔ تم جا کر ناشتہ بناؤ۔ مہر نے کہا۔ جی کہتے باتھ روم گئی۔

ناشتے کے بعد مہر اور مہر نے انہیں سی اوف کیا مہرو دوبارہ کچن میں برتن دھونے چلی گئی جب مہر بھی آیا مہر نے سر تا پیر اسے دیکھا اور پھر پیچھو سے اسے اپنے حصار میں لیا اور وہ جو برتن دھونے میں مگن تھی یکدم اس کے قریب آنے سے کنفیوز ہوئی۔ مہر کیا کر رہے ہیں پیچھو ہوں۔ مہرو نے کہا۔ اور اگر نہ ہو تو۔ مہر نے کہا۔ ویسے سوچو امی ابو تھے تو میں رات میں صرف رومینس کر سکتا تھا اب تو وہ نہیں ہے سو چو صبح شام رات۔ مہر نے شرارتی انداز میں کہا۔ بہت ہی چھچھوڑیں ہو گئے ہیں آپ۔ مہرو نے گھور کر کہا۔ اس میں کیا چھچھوڑا پن کیا میں نے بتاؤ۔ وہ اسے ایسے ہی اپنے حصار میں لے کر کھڑا تھا۔ اچھا نہ پلیز مجھے برتن دھونے دو۔ مہرو نے التجائی انداز میں کہا۔ تو مہر کو اس پہ ترس اس سے دور ہوا۔

سکینہ آغا جان کے کمرے کے باہر کان لگا کر کھڑی تھی جب فضل آیا۔ تو یہاں کیا کر رہی ہے۔ فضل نے پوچھا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ بی جان کی جگہ آغا جان گر جاتے۔ سکینہ نے کہا۔ سکینہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ اس نے کہا۔ ایک کام کر تو گاڑی کی بریکیں فیل کر کے آغا جان کو لے جا اس میں خود چھلانگ مار کے نکل آئی اور آغا جان کا آکسیڈنٹ ہو جائے گا اور پھر مہر بابا اور مہرو باجی کے درمیان نہیں آئیں گے۔ اس نے کہا

توبہ کر سکینہ ان باتوں کو چھوڑ مجھے ایک کپ چائے بنا دے۔ فضل نے بتایا۔ کیوں میں تیری نوکرانی ہوں جب دیکھو کام کہتا رہتا ہے۔ سکینہ غصہ ہوئی۔ نوکرانی نہ سہی بیوی تو بن سکتی ہیں۔ اس نے کہا۔ میں منہ توڑ دوں گی تیرا بیوی تو بن سکتی ہے۔ اس کی نکل اتاری۔ تجھے تو شادی کا اتنا شوق تھا تو پھر کر لے مجھ سے شادی ۔ اس نے کہا۔ میب تجھ جیسے ڈرائیور سے کبھی شادی نہ کرو۔ اس نے پوچھا۔ کیوں اگر میں ڈرائیور ہوں تو تو بھی تو اس گھر کی نوکرانی ہے۔ فضل نے بتایا۔ میں کوئی نوکرانی نہیں ہوں بی اماں کی بیٹی ہوں۔ کہتی چلی گئی۔

آغاجان اپنے کمرے کی بیلکونی میں ٹہل رہے تھے جب انہیں سامنے حویلی کی لائٹس آن نظر آئی۔ کہیں مہر اور مہر و واپس تو نہیں آ گئے۔ آغاجان نے سوچا۔ نہیں وہ تو باہر کے ملک چلے گئے تھے ۔کہتے ساتھ سوچ کو جھٹکا اور کمرے میں آئے۔

اگر اس دن تم نہ کرتی تو میرا کام ہو جاتا۔ آغاجان نے غصہ کیا۔ مہر اور مہر و آپ کے پوتا پوتی ہیں آپ انہیں خوش کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ بی اماں نے بے بس نظر ان پر ڈالی۔ چپ کرو مجھے زیادہ مت سکھاؤ اور سو جاؤ۔ آغاجان غصے میں آئے۔

میں آپکو کبھی مہر اور مہر و کے بیچ نہیں آنے دوں گی۔ آنکھوں میں آنسو جس وہ اندر اتار گئے اور آنکھیں بند کر گئی۔ آغاجان بھی نیند کی دوائیاں کھاتے سو گئے۔ ابھی مہر اور مہر و نے بہت سی مشکلات کا سامنہ کرنا تھا جن سے وہ بے خبر تھے بہت سے امتحانات انہوں نے پاس کرنے تھے بہت سی تکلیفیں سہنی تھی لیکن وہ ان سب انجان تھے۔

مہر گھر اتنا خالی خالی لگ رہا ہے اور خاموش بھی۔ مہر و نے کہا۔ ہمممم۔ مہر جس کو اس کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس کے بالوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ ہم بھی گاؤں چلیں۔ مہر و نے بولا مہر نے کوئی جواب نہ دیا۔ مہر۔ اس نے اسے پھر بلایا۔ جی مہر کی جان۔ اس نے پیار سے پوچھا۔ ہم بھی گاؤں چلے۔ مہر و نے بتایا۔ نہیں مہر و ابھی نہیں لیکن بہت جلد جائیں گے۔ مہر نے کہا۔ کھانا لگوادوں۔ مہر و نے پوچھا۔ نہیں مہر صرف اپنی مہر و کے پاس رہنا چاہتا ہے۔ مہر نے کہتے ساتھ مہر و کے ہاتھ پہ لب رکھے مہر و گھبرائے۔

مہر مجھے بھوک لگی ہے۔ مہر و نے بولا۔ اچھا پانچ منٹ تک چلتے ہیں مجھے ابھی تمہیں دیکھنا ہے۔۔ پیار سے کہتا اس گود میں سر رکھ گیا۔

بی اماں شاہدہ بیگم۔ اور فضل صاحب آگئے ہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا۔ بی اماں نے بولا۔ بس دعا کریں آغا جان مہر و باجی اور مہر بابا تک نہ پہنچ سکے سکینہ کھانا دے دے۔ وہ جو بی اماں سے بات کر رہی تھی فضل کی آواز سن کے غصہ آیا۔

کیا ہے۔ سکینہ نے کہا۔ کھانا دے دے بھوک لگ رہی ہے۔ فضل نے بتایا۔ کیا ہے ہر چیز میں ہی کیوں کروں اس کی۔ سکینہ نے بولا۔ سکینہ سارے کام تو دیکھتی ہے تو کھانا دینے کی زمہ داری بھی تیری ہے۔ بی اماں نے بولا۔ وہ چپ چاپ کھانا دینے کے لیے چلی گئ. سن۔ فضل نے کہا۔ بول۔ سکینہ جو کھانا ڈال رہی تھی بولی۔ مجھ سے شادی کر لے۔ فضل نے کہا۔ میں مر جاؤں گی تیرے ساتھ شادی نہیں کروگی۔ سکینہ غصے سے بولی۔ مر کے شادی ہو بھی نہیں سکتی۔ فضل ہنستے ہوئے بولا۔ بند

کر یہ دانت کھانا لے کر جا یہاں سے یہ نہ ہو میرے ہاتھوں مر جائے تو۔ اس نے بے حد غصے میں بولا تو وہ اپنی ہنسی چھپاتا چلا گیا۔

اکبر اتنے دن ہو گئے مہر و سے بات نہیں ہوئی پلیز اس کا نمبر ملا دیں۔ تمینہ نے کہا۔ تمینہ اب تو وہ سو گئی ہو گی کل صبح اٹھ کر کر لینا۔ اکبر نے بتایا۔ اچھا ٹھیک ہے میری مہر و ٹھیک تو ہو گی۔ تمینہ نے سوال کیا۔ بلکل ٹھیک ہو گی مہر ہے اس کے ساتھ ہمیں کسی قسم کا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

فیصل مہر و مہر کے بغیر دل ہی نہیں لگ رہا کتنی رونق لگائی ہوئی تھی گھر کو۔ شاہدہ نے کہا۔ جی بلکل بس کیا کریں انہیں ادھر لا نہیں سکتے تھے اور خود ادھر رک نہیں سکتے تھے۔ فیصل نے بتایا۔ جی مگر دل بلکل بھی نہیں لگ رہا جلدی بلالیں ان دونوں کو ادھر۔ شاہدہ نے بولا۔ اچھا اچھا بلالیں گے شاہدہ بیگم آپ اتنی اداس نہ ہو۔ فیصل نے کہا۔

مہر و شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب مہر نے ہمیشہ کی طرح پیچھو سے اپنے حصار میں لیا ۔مہر کیا کر رہے ہیں۔ مہر و نے دل تیزی سے دھڑکنیں لگا۔

پورا دن کاموں بھی بزی تھی یہ وقت میرا ہے میری جان۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کی گردن پہ لب رکھیں مہر و بھوکلا ئی۔ م۔ مہ۔ مہر۔ اس نے کہا۔ ہممم۔ مہر جو اسے بے بس کر رہا تھا۔ م مجھے نیند آ رہی ہے۔ مہر و نے بتایا۔ تھوڑی دیر بعد سو جانا آج کیوں بہانہ کام نہیں آنا۔ مہر نے کہتے ساتھ اس کی گال پہ لب رکھے دوسری گال پہ رکھے مہر و شرم سے لال ہو گئی تھی نظریں نیچے جھکا گئی۔ مہر نے اسے باہوں میں لیا اور بیڈ پہ لٹایا اب سو جاؤ جان۔ پیار سے کہتا اسے اپنے سینے پہ بھیج کے خود پہ آنکھیں

بند کرلی۔ فجر کا وقت ہوا مہر وا ٹھی وضو کیا اور نماز بچھائی پڑھ کے سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

۔

اللہ جی میرے گھر کو اپنی حفظ و امان میں رکھیے گا آغاجان کو ہم دونوں سے دور رکھیے گا امی سے اتنے دنوں سے بات نہیں ہوئی بہت یاد آ رہی بی اماں کی پلیز کسی طرح ان سے ملوادے میرے دعائیں قبول فرما ان سب کو ہر پریشانی سے دور فرما آمین۔ دو موتی آنکھوں سے نکلے آنسو صاف کرتی نماز لپیٹتی اپنی جگہ پہ آکر لیٹ گئی کچھ پل مہر کو دیکھتی رہی جو سوتے ہوئے بلکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا۔ کتنے معصوم لگ رہے ہیں۔ مہر و بڑبڑائی۔ آپ کا شوہر معصوم ہی ہے۔ مہر نے کہا مہر و اس کے انداز پہ مسکرائی۔ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے ہونہہ۔ کہتی ادھر منہ کر کے سو گئی۔

وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی یکدم اسے الٹی آئی وہ فوراً باتھ روم بھاگی مہر حیران اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ مہر و۔ مہر اس کے پاس آیا۔ کیا ہوا۔ مہر نے پوچھا۔ پتہ نہیں عجیب سی طبیعت ہو رہی ہے مہر صبح سے الٹیاں آ رہی ہیں۔ مہر و نے بتایا۔ اچھا تم آرام کرو ناشتہ بازار سے لے آتا ہوں۔ مہر کہتا چلا گیا۔ اور مہر و لیٹ گئی۔

پاگلوں کی طرح بولی جا رہی ہے بہن جلدی بتا شادی کا وضیفہ بتا بھی دے ابھی آغاجان آجائے گی۔ ٹی وی پہ شو دیکھ کر بول رہی تھی۔ سکینہ چائے لا۔ آغاجان نے کہا۔ بس تو بولتی رہی آج پھر نہیں دیکھ سکی۔ جی آغاجان لائی۔ کہتے کچن میں گئی۔ مجھے تو لگتا ہے میری شادی کبھی نہیں ہوگی ویسے کوئی رشتہ نہیں آتا اور یہ آغاجان مجھے وضیفے نہیں دیکھنے دیتے تھے غصے سے چائے بناتی بولتی جا رہی تھی

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

۔مہر ناشتہ لایا۔ مہر و کھانا کھالو۔ مہر نے کہا۔ مہر نہیں میں نے کچھ نہیں کھانا میں جو بھی کھاتی ہوں الٹی آ جاتی ھے۔ مہر و نے بتایا۔ مہر پریشان ہوا۔ میں نے چیک کیا ہے۔ مہر پریشانی میں بولا۔ کیا مسئلہ ہو گا۔ مہر ادھر ادھر چکر لگانا لگا۔

تبھی شاہدہ کا فون آیا۔ جی امی سب ٹھیک ہے مہر و کی طبیعت تھوڑی خراب صبح سے الٹیاں کر رہی ہے۔ مہر نے بتایا۔ کیا واقع۔ شاہدہ سمجھ کر خوشی سے بولی۔ کیا مطلب امی وہ حیران ہوا۔ تم باپ بننے والے ہو مہر۔ انہیں نے خوشی سے بتایا۔ لیکن پھر بھی ڈاکٹر کو چیک کروا دینا۔ شاہدہ نے بتایا۔ جی میں کرواتا ہوں کہتے ساتھ فون رکھا گیا ہوا۔

مہر و گھبرائی۔ مہر و امی کہ رہی ہیں بہت خطرناک بیماری ہو گئی ہے۔ مہر کو شرارت سوجھی۔ مطلب۔ مہر و ابھی بھی نہیں سمجھی۔ تم بہت خطرناک بیماری ہو گئی ہے جس کا کوئی نام نہیں الٹیاں کر کے انسان مر جاتا ہے مہر و پریشان ہوئی کہ مہر۔ مہر و رونے والی تھی اور مہر کا زوردار قہقہہ چھوٹا۔ مذاق کر رہا تھا یار۔ مہر نے بتایا۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

بہت برے ہیں آپ۔ مہر و خفگی سے بولی۔ تائی امی نے کیا کہا۔ مہر و نے پوچھا۔ وہ تو کہ رہی ہیں یہ سارے علامات پریگنینسی کے ہیں۔ مہر نے بتایا۔ مہر و کا چہرہ سرخ ہو گیا مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

میں عزہ کو کال کر کے بلاتا ہوں مہر کہتے ساتھ چلا گیا کچھ دیر بعد عزہ آئی جی سر شی از پریگنینٹ۔ عزہ نے بتایا۔ مہر و کا تو شرم آنکھیں نیچے ہو گئی اور مہر کو وہ اس وقت بہت کیوٹ لگی عزہ چلی گئی۔ لگتا کوئی

بہت شرما رہا ہے مہر نے تنگ کرنا چاہا۔ مہر۔ مہر و نے اسے گھورا۔ یار کتنا خوش ہوں میں ابھی امی اور ابو کو فون کر کے بتاتا ہوں۔ کہتے ساتھ فون کیا شاہدہ بہت خوش ہوئی مہر و صرف کمبل میں منہ چھپائے لیٹی تھی۔

فیصل فیصل۔ وہ تیز سیڑھیاں اتر رہی تھی اور فیصل کو پکار رہی تھی۔ آہہہہہہ۔ تبھی ان کا پیر مڑا اور وہ گر گئی فیصل نے ان کی طرف دیکھا۔ بیگم کیا ہوا آپ کو۔ آغا فیصل ان کے پاس آتے پوچھنے لگے۔ جلدی میں سیڑھیوں سے گر گئی۔ شاہدہ نے بتایا۔ او ہو دھیان کہاں ہوتا ہے وہ انہیں اپنی باہوں میں اٹھاتے کمرے لائے۔

مہر بیٹا۔ فیصل نے مہر کو فون ملایا۔ جی ابو۔ مہر نے پوچھا تمہاری امی سیڑھیوں سے گر گئی ہے بیٹا جلدی پہنچو۔ فیصل نے بتایا۔ کیسے ہم بس کچھ دیر میں ہی گاؤں کے لیے نکل رہے ہیں۔ مہر نے کہتے ساتھ فون رکھا مہر و پیکنگ کروں ہمیں جلدی گاؤں جانا ہو گا امی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں۔ مہر نے بتایا تو وہ فوراً پیکنگ کرنے لگی۔ آدھے گھنٹے میں سب تیاریاں کر کے وہ دونوں گاؤں کے لیے نکل پڑے۔

آپ فکر نہ کریں ابھی مہر آجائے گا میں باہر سے کسی ڈاکٹر کو نہیں بلا سکتا شاہدہ ورنہ آغا جان کو شک ہو جائے گا۔ فیصل نے بتایا۔ جی اچھا۔ شاہدہ بس یہی بول سکی۔ کچھ گھنٹوں بعد مہر مہر و گاؤں آ گئے اور فوراً فیصل کی حویلی میں داخل ہوئے۔ کہاں ہے ابو۔ فیصل کو دیکھ کر مہر پوچھنے لگا۔ بیٹا اوپر ہیں۔ فیصل نے بتایا۔ مہر اور مہر و اوپر چل دیے۔ امی کیسی ہیں آپ۔ مہر ان کے پاس آتا پوچھنے لگا۔ میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی سی چوٹ لگ گئی شاہدہ نے بتایا۔ مےں دیکھتا ہوں۔ کہتے ساتھ اس کے پاؤں کی چوٹ کو دیکھا۔ ہلکی سی چوٹ آئی اور موچ ہے پڑی ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔ مہر

نے بتایا۔ سب کو تسلی ہوئی۔ اسلام و علیکم تائی امی۔ مہرو کہتے ساتھ ان کے گلے لگی۔ و علیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی۔ شاہدہ نے پوچھا۔ میں **بلکل** ٹھیک ہوں۔ مہرو نے بتایا۔ تم دونوں جا کر ریسٹ کرو سفر سے تھکے ہوئے ہو گے۔ **فیصل** نے بولا۔ نہیں تائیا ابو میں تائی امی کے پاس رہوں گی۔ مہرو نے بتایا۔ مہرو میری جان تمہاری اپنی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے اور اس حالت میں سب سے زیادہ ریسٹ کرنا چاہیے۔ شاہدہ نے بولا اس نے اثبات میں سر ہلایا اور چل دی۔

سکینہ جو مہرو کا کمرا صاف کر رہی تھی مہر کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اور پھر کھڑکی سے مہر پہ نظر پڑی۔ صفائی چھوڑتی فوراً بی اماں کے کمرے کی طرف۔ بی اماں۔ سکینہ نے کہا۔ ہمممم بول۔ بی اماں نے پوچھا۔ مہر بابا اور مہرو باجی واپس آ گئے ہیں ان حسین آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں۔ سکینہ نے بتایا آغا جان جو کمرے میں آ رہے تھے سکینہ کی باتیں سن کر پہلے پھر خوش ہوئے۔ کیوں آئے ہیں وہ دونوں۔ بی اماں پریشانی سے پوچھنے لگی۔ پتہ نہیں۔ سکینہ نے بتایا۔ اچھا کل جا کر پوچھ آئی مہرو سے۔ بی اماں نے بتایا۔ ٹھیک ہے۔ کہتے چلی گئی تبھی راستے میں فضل ملا۔

کیا سوچا پھر۔ فضل نے پوچھا۔ کس چیز کا۔ سکینہ نے بدلے میں سوال کیا۔ مجھ سے شادی کے بارے کیا سوچا۔ فضل نے بتایا۔ فضل میں تیرا ایسا منہ توڑنا ہے ساری زندگی یاد رکھے گا نکل جا یہاں سے۔ سکینہ نے بولا۔ یار بہت پیار کروں گا۔ فضل نے بولا۔ تو نہیں جائے گا میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔ سکینہ کہتی چلی گئی۔ یہ کیا کر رہی تھی اس وقت کمرے میں۔ آغا جان کمرے میں آ کر پوچھنے لگے۔ پوچھنے آئی تھی کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ بی اماں نے بتایا۔ اچھا سہی۔ کہتے ساتھ باتھ روم گئے اور بی اماں اپنی طرف کی لائٹ بند کر کے سو گئی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر اور مہر و کمرے میں مہر و تو واقع بہت تھک گئی تھی اس لیے فوراََہی سو گئی مہر بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔ اب درد کیسا ہے پاؤں کا۔ فیصل نے پوچھا۔ تھوڑا کم ہوا ہے۔ شاہدہ نے بتایا۔ جلد ہی ٹھیک ہو جائے اب آپ سو جائے میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔ فیصل کہتا چلا گیا۔ اور وہ سو گئی۔

صبح سب لوگ ناشتے پہ موجود تھے شاہدہ بھی بہت مشکل سے نیچے آئی تھی۔ تائی امی اب طبیعت کیسی ہے۔ مہر و نے پوچھا۔ اب تو ٹھیک ہوں میں ارے تم کیوں کام کر رہی ہو ملازمہ کر لے گی۔ شاہدہ نے اسے منع کیا وہ خاموش بیٹھ گئی۔ اسلام و علیکم۔ سکینہ آئی اور آتے ساتھ سلام کیا۔ و علیکم اسلام سکینہ کیسی ہو۔ شاہدہ نے پوچھا۔ شاہدہ بیگم میں تو ٹھیک ہوں لیکن آپ کے پاؤں پر کیا ہوا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ چوٹ لگ گئی۔ شاہدہ نے بتایا۔ اوہو۔ سکینہ کو سچ میں افسوس ہوا۔ اسلام و علیکم مہر و باجی۔ سکینہ اب مہر و سے ملی۔ و علیکم اسلام کیسی ہو۔ مہر و نے خوشی سے پوچھا۔ میری چھوڑیں آپ بتائیں آپ کیسی ہیں۔ سکینہ نے پوچھا۔ میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔ مہر و نے بتایا۔ اکیلے میں بات کرنی ہے۔ سکینہ نے ہلکی آواز میں کہا جو مہر و بھی با مشکل سن سکی۔

ایک منٹ آئی۔ مہر و کہتے سکینہ کے ساتھ چلی گئی۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں آپ کو پتہ آغا جان ابھی تک آپ کو ہی ڈھونڈ رہے ہے۔ سکینہ نے بتایا۔ تائی امی گر گئی تھی جس کی وجہ سے آئے ہیں پرسوں واپسی بھی ہے۔ مہر و نے بتایا۔ لیکن اگر آغا جان کو پتہ لگ گیا پھر۔ سکینہ نے کہا۔ نہیں لگے گا میں یا مہر حویلی سے نکلے گے تو تب پتہ لگے گا۔ مہر و نے بتایا۔ لیکن پھر بھی احتیاط کیجیے گا۔ سکینہ نے کہا۔ ہممممم۔ مہر و اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔

سکینہ۔ بی اماں نے بلایا آغاجان جو کمرے میں تھے اٹھ کر چلے گئے۔ جی بی اماں۔ سکینہ نے پوچھا۔ ادھر آکر بیٹھ۔ بی اماں نے کہا آغاجان باہر کھڑے تھے کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے تھے۔ پڑسوں نکلے گے وہ دونوں دوپہر کے وقت۔ سکینہ نے بتایا۔ آئے کیوں ہیں۔ بی اماں نے پوچھا۔ شاہدہ بیگم سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس وجہ سے آنا پڑا۔ سکینہ نے بی اماں کو ساری بات بتائی اور آغاجان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ میں چلتی ہوں بی اماں کہتے ساتھ چل دی۔

مجھے تو فکر ہو رہی ہے اگر جہانگیر کو پتہ چلا تو پتہ نہیں وہ مہر اور مہرو کے ساتھ کیا کریں گے اللہ جی میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا آمین۔ بی اماں کہتے ساتھ لیٹ گئی۔

تائی امی آپ یہ دوائی کھالیں اس کے بعد آپ سو جائے گا۔ مہرو انہیں پین کلر دے رہی تھی۔ شاہدہ بیگم نے پین کلر کھایا اس کے کچھ دیر بعد ہی وہ سو گئی مہرو کمرے میں آئی تو مہر لیٹا تھا۔ آگئی آپ مہر نے پیار سے پوچھا۔ جی۔ مہرو نے بتایا۔ مہر ہم کب جائے گے۔ مہرو اس کے ساتھ آکر لیٹ کر پوچھنے لگی۔ پڑسو۔ مہر نے بتایا۔ مہر مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر آغاجان کو پتہ لگ گیا تو وہ کیا کریں گے۔ مہرو نے بولا۔ ڈرو مت ڈارلنگ کچھ نہیں ہوگا اللہ پہ بھروسہ رکھو۔ مہر نے اسے پیار سے سمجھایا اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ مہرو کہتے ساتھ ادھر منہ کر کے لیٹ گئی اور مہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

شاہدہ اب بلکل ٹھیک ہو گئی تھی تو مہر اور مہرو آج واپس جا رہے تھے۔ اللہ حافظ تائی امی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔ مہرو ان کو گلے لگاتی پیار سے کہنے لگی۔ اللہ حافظ تم بھی بہت خیال رکھنا اپنا۔ شاہدہ نے پیار سے کہا وہ دونوں چل دیے۔

مہر و اور مہر گاڑی میں بیٹھے اور مہر نے گاڑی روڈ پہ بھگائی۔ جلدی پیچکس کروان کا۔ آغاجان نے بتایا۔ وہ دو لوگ پیچکس کرنے لگے مہر و تو راستے میں ہی سو گئی تھی تبھی مہر کی گاڑی پہ فائرنگ شروع اور ٹائر پنچر ہو گیا مہر نے مڑ کر دیکھا تو آغاجان اور ان کے ساتھ دو اور لوگ کھڑے تھے مہر و بھی نیند سے جاگی۔ اٹھاؤان دونوں کو۔ آغاجان نے حکم دیا۔ وہ لوگ اس کی طرف بھاگے مہر نے ایک کو مارا تو دوسرا مہر و کی طرف بڑھا۔

چھوڑو مجھے دور رہو مجھ سے۔ مہر و چلانے لگی مہر پریشان ہوتا اسے دیکھنے لگا تبھی اس شخص نے اس کے سر پر ڈنڈ امارا مہر نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا اسی وقت وہ زمین پہ گر گیا۔ مہر اٹھیں پلیز چھوڑو مجھے۔ مہر و رونے لگی۔ ڈالو اسے گاڑی میں۔ آغاجان نے۔ کہا ایک نے مہر کو ڈالا ایک۔ نے مہر و کو ڈالا۔ وہ روتی رہی مگر آغاجان کو کوئی اثر نہ ہوا۔

فیصل مہر کو فون کریں پہنچ گئے ہیں۔ شاہدہ نے کہا۔ اچھا میں کرتا ہوں۔ انہوں نے بولا۔ فون بند جا رہا ہے شاید بیٹری لو ہو گئی ہو گی۔ فیصل صاحب فیصل صاحب تبھی فضل بھاگتا ہوا آیا کیا ہوا فضل۔ فیصل نے پوچھا۔ مہر سر اور مہر و باجی کی گاڑی پہ آغاجان نے فائرنگ کروائی ہے۔ فضل نے بتایا کیا۔ فیصل حیران ہوا۔ فیصل یہ کیا ہوا پلیز جلدی جائیں ان کے پاس پرہ نہیں کس حال میں ہوں گے میرے بچے ۔شاہدہ پریشان ہوتی بولی۔ آپ فکر نہ کریں وہ بلکل ٹھیک ہوں گے میں انہیں ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔ کہتے ساتھ باہر گئے فضل بھی باہر گیا گاڑی میں چلاتا ہوں

۔فضل نے کہا اور گاڑی چلانے لگا۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا مجھے پہلے ہی شک تھا کہ جہانگیر کچھ کریں گے وہ ایسے خاموش نہیں۔ بیٹھے گے پتہ نہیں۔ کس حال میں ہوں گے۔ بی اماں پریشان ہوئی۔

اکبر آپ کو پتہ ہو گا آغا جان کہاں لے کر گئے ہیں میری بچی کو۔ تمینہ نے پوچھا۔ نہیں پتہ لیکن میں ڈھونڈ رہا ہوں بہت جلد مل جائیں گے وہ بھی صحیح سلامت آمین۔ اکبر کہتا چلا گیا اور تہمینہ بی اماں سکینہ پریشان تھی۔ فیصل بھائی صاحب۔ اکبر نے دیکھا۔ ہاں جلدی بیٹھو مل کر ڈھونڈتے ہیں بچوں کو۔ فیصل نے بتایا وہ اثبات میں سر ہلاتا گاڑی میں بیٹھا اور پھر فضل نے گاڑی چلا دی۔ شاہدہ بھی آج اتنے سال بعد حویلی آئی تھی اور اسے بی اماں نے بلایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی شاہدہ بہت پریشان ہو گی اور گھر میں اکیلی ہو گی۔

آغا جان انہیں اسی جگہ لائے تھے جہاں وہ اور لوگوں کو قید کرتے تھے۔ آغا جان پلیز مہر کو کچھ مت کیجیے گا جو کرنا ہے میرے ساتھ کر لیں مہر کو کچھ نہ کریں۔ مہرو روتے ہوئے کہہ رہی۔ اس کے منہ پہ کچھ لگاؤ جس سے اس کی بڑبڑ بند ہو۔ آغا جان نے غصہ کیا تو ایک لڑکے نے مہرو کے منہ پر ٹیپ لگا دی مہرو پھر بھی بولی جا رہی تھی مگر سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

کہاں لے کر جا سکتے ہیں آغا جان مہر اور مہرو کو۔ فیصل پریشان ہوا۔ میرے خیال سے قید خانہ لے گئے ہیں انہیں کیونکہ وہ جن کو قید کرتے ہیں ادھر ہی لے کر جاتے ہیں۔ اکبر نے بتایا۔ ہو سکتا ہے تمہیں پتہ ہے کہاں ہے یہ قید خانہ۔ فیصل نے پوچھا۔ ہاں حویلی کی پچھلی طرف۔۔ اکبر نے بتایا۔ فضل جلدی چلاؤ۔ فیصل نے کہا تو اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

شاہدہ آپا آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تہمینہ نے تسلی دی۔ نہیں تہمینہ فکر ہو رہی ہے مہرو ماں بننے والی ہے اسے کوئی نقصان نہ ہو دعا کرو دونوں صحیح سلامت گھر پہنچے۔ شاہدہ نے بتایا۔ کیا مہرو ماں بننے والی ہے۔ تہمینہ حیران ہوئی۔ ہمممم دو ہفتہ۔ پہلے ہی پتہ چلا ہے۔ شاہدہ نے کہا۔ آپ فکر نہ کریں وہ دونوں بلکل ٹھیک ہوں گے فیصل بھائی صاحب اور اکبر گئے ہیں وہ لے آئیں گے۔ تہمینہ نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

مہر کی آنکھیں کھلی آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا مہر نے فوراً آنکھیں اور مہرو کو ڈھونڈنے لگا جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔ مہرو۔ مہر جانے لگا۔ تبھی آغا جان نے مہرو کی طرف گولی کی۔ اگر ایک قدم بھی بڑھایا جان سے جائے گی مہرو۔ آغا جان نے بتایا۔ آغا جان پلیز مہرو کو کچھ مت کریں جو کرنا ہے وہ میرے ساتھ کریں۔ مہر نے بولا۔

چپ کر میں نے تجھ سے نہیں پوچھا تو میرا کچھ نہیں لگتا مہرو میری پوتی ہے میں جو کروں گا اس کے ساتھ کروں گا۔ آغا جان نے کہا۔ اگر مہرو آپ کی پوتی ہے تو میری بیوی ہے۔ مہر نے بتایا۔ زندہ رہے گی تو تیری بیوی رہے گی۔ آغا جان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور فوراً گولی چلائی مہرو کی طرف مہر فوراً مہرو کے آگے آیا اور گولی مہر کے بازو پہ لگی تبھی اکبر اور فیصل اندر آئے اور حیران رہ گئے۔

آپ انسان کہلانے کے قابل نہیں ہو اپنے پوتے کو گولی مار دی۔ فیصل کو غصہ آیا آج وہ بول گیا۔ پلیز مہر کو ہسپتال لے کر چلیں۔ مہرو کے منہ سے جب اکبر نے ٹیپ اتاری تو وہ فوراً بولی۔ بھائی صاحب انہیں بولنا کا کوئی فائدہ نہیں یہ کون سا سمجھے گے ابھی مہر کو ہسپتال لے جانا بہت ضروری ہے۔ اکبر نے کہا تو فیصل اثبات میں سر ہلاتا لے گیا اب وہ سب ہسپتال میں تھے۔

شاہدہ بیگم کچھ کھالیں۔ سکینہ نے آکر کہا نہیں میں نے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے مجھے تم یہ واپس لے جاؤ اس نے بولا۔ہاں تم یہ واپس یہ لے جاؤ سکینہ ابھی وہ نہیں کھائے گی تھوڑی دیر تک میں کھلاتی ہوں ۔بی اماں نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ڈاکٹر سے پوچھیں ابو مہر کیسا ہے۔ مہرو روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ مہروابھی آپریشن ہو رہا ہے میری جان سب ٹھیک ہو جائے فکر نہ کرو۔ اکبر نے پیار سے بتایا۔ مہرو روتے رہی کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئے۔ ڈاکٹر مہر ٹھیک تو ہیں انہیں کچھ ہوا تو نہیں۔ مہرو نے پوچھا۔ آپریشن کامیاب رہا ہے مہر **بلکل** ٹھیک ہے کچھ دیر بعد ہوش آئے گا آپ مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کہتا چلا گیا۔

مہر بابا کو ہوش آگیا۔ سکینہ نے خوشخبری سب کو سنائی۔ تمہیں کیسے پتہ۔ تہمینہ نے پوچھا۔ ابھی فضل کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا سب کو بتا دو۔ سکینہ نے بتایا۔ مجھے میرے بیٹے کے پاس جانا ہے پلیز۔شاہدہ نے کہا۔لیکن کیسے جائیں گی ڈرائیور تو نہیں ہے۔ سکینہ نے کہا۔ ہمارا ڈرائیور ہے۔ کہتے ساتھ اپنی حویلی کی طرف گئی اور ڈرائیور کو بلا کر تہمینہ اور شاہدہ جا رہے تھے بی اماں اور سکینہ گھر تھی۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

مہر میری جان۔ میرا بیٹا کیسا ہے۔شاہدہ اس کے پاس آتی کہنے لگی۔امی میں **بلکل** ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا۔ مہر نے بتایا۔ حالت دیکھ اپنی کہیں سے نہیں لگ رہا تو ٹھیک۔شاہدہ نے بولا وہ مسکرایا۔

امی۔ مہرو اپنی ماں کے گلے لگی۔کیسی ہے۔انہوں نے پوچھا۔**بلکل** ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو۔ مہرو نے پوچھا۔میں بھی ٹھیک ہوں۔ تہمینہ کہتی مہر کے پاس آئی۔ مہر بیٹا آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے میری مہرو کی حفاظت کی اور اسے خوش بھی رکھا بہت شکریہ دیکھو کتنی خوشی سے فیصل اور شاہدہ

سے کھڑی باتیں کر رہی ہے۔ تہمینہ نے ایک نظر مہر و کو دیکھ کد مہر سے بولا۔ ارے نہیں تمہینہ امی مہر و میرے نکاح میں ہے میری بیوی ہے اس کی حفاظت اور محبت کرنا تو میرا فرض ہے۔ مہر نے بتایا۔ جیتے رہو بیٹا۔ کہتے ساتھ اس کے ماتھے کو چوما آج اتنے عرصے بعد سب ایک ساتھ تھے سوائے آغا جان کے۔

آغا جان گھر آئے تبھی بی اماں غصے سے اٹھ کر ان کی طرف گئی اور ایک زوردار تھپڑ ان کے منہ پہ دے مارا آغا جان حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ شرم نہ آئی اپنے پوتا پوتی کو اغوا کرتے ہوئے ارے میں شرم کی بات بھی کس سے کر رہی ہوں جس کو اپنی اولاد پہ ذرا رحم نہیں آیا تھا تو اپنی اولاد کے بچوں پر کیسا آتا نفرت ہو رہی ہے مجھ آپ سے آج سے میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں جا رہی ہوں میں آپکو چھوڑ کے۔ فیصل کی حویلی اب رہیں آرام سے اس حویلی میں اکیلے آپ نے ٹھیک نہیں کیا جہانگیر آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔ سکینہ حیران کھڑی سب دیکھ رہی تھی کہ آغا جان نے ایک لفظ نہیں نکالا منہ سے۔

چلو سکینہ ۔بی اماں نے اونچی آواز میں کہا۔ جی بی اماں کہتے ساتھ ان۔ کے پیچھو گئی آغا جان خاموشی سے کمرے میں بڑھ گئے۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

میں نے کیا کر دیا اپنی بیٹی کو پہلے مارا اور اپنی اولاد کے بچوں کو مار رہا تھا میں نے کیا کر دیا سچ میں میں انسان کہلانے کے لائق نہیں ہوں اور دیکھو کیا ہوا آج جہانگیر اکیلا ہو گیا کوئی نہیں ہے میرے ساتھ کوئی نہیں۔ یہ دنیا مکافاتِ عمل ہے جہاں جیسا کرو گے ویسا ہو گا آغا جان نے صرف اپنی حکمرانی چلائی جس کا نتیجہ یہ کہ وہ اکیلے رہ گئے ہیں اس لیے اچھا سوچو گے اچھا کرو گے تو اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بی اماں فیصل کی حویلی آچکی تھی مہر کو کل ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آجانا تھا اس لیے شاہدہ تہمینہ فیصل اکبر سب گھر آ گئے تھے صرف مہر و مہر کے پاس تھی۔ مہر نیند کی۔ گولی لے کر گہری نیند سو رہا تھا مہر و نے مہر کو دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

مہر و مہر کے۔ قریب گئی اور اس کے ماتھے پہ اپنے گلابی لب رکھ دیے کے مہر کی آنکھ کھل گئی۔ کیا ہوا مہر و۔ مہر نے پوچھا۔ مہر آپ میری زندگی کا سب سے حسین تحفہ ہے میں نے ساری زندگی آپ کا انتظار کیا اور صرف آپ سے محبت کی ہے۔ مہر و نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑا۔ میں جانتا ہوں مہر و تم۔ مجھ سے بہت محبت کرتی ہو۔ مہر نے بولا تو مہر و مسکرائی۔

آغا جان حویلی میں اکیلے تھے اور آج وہ اپنے کیے پر شرمندہ بھی تھی اور پچھتا بھی رہے تھے دیر سے ہی سہی مگر انہیں یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ جو وہ آج تک کرتے آئے وہ غلط ہے اور آج اپنے کیے پر انہیں بے حد افسوس تھا۔ مہر ڈسچارج ہو کر گھر آگیا تھا بی اماں نے اس کا استقبال کیا۔

مہر بیٹا مجھے معاف کر دے۔ بی اماں نے معافی مانگی۔ بی اماں آپ معافی کیوں مانگ رہی ہیں آپ نے کچھ نہیں کیا آپ تو میری سب سے اچھی دوست ہیں۔ مہر نے بولا تو بی اماں نے اس کا ماتھا چوما اور مہر و کو بھی گلے سے لگایا۔ سب لوگ اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے تبھی مہر و چائے لائے

مہر تو کمرے میں آرام کر رہا تھا کیونکہ ابھی وہ ٹھیک طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا مہر و مہر کہاں ہیں۔ بی اماں نے پوچھا بی اماں ابھی دوائی دے کر آئی ہوں آرام کر رہے ہیں مہر۔ مہر و نے بتایا

۔اچھا۔بی اماں کہتی شاہدہ سے کوئی بات کرنے لگی۔مہرو آج آپ کے ہاتھ کی بریانی ہو جائے بیٹا۔ فیصل نے بتایا۔جی کیوں نہیں تائیا ابو میں بنا دوں گی۔مہرو نے۔مسکراتے ہوئے کہا سب خوش تھے۔

مہر کھانا کھالیں۔مہرو کمرے میں آئی اور اس کے سامنے کی پلیٹ کی۔مہر چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔اس کے بعد دوائی بھی کھا لیجیے گا میں نیچے سے برتن سمیٹ کے آئی۔مہرو کہتی چلی گئی اور مہر بس اسے دیکھ رہا تھا۔واہ مہرو بیٹی بہت مزے کی بنائے لگتا ہے بہت دل سے بنائی ہے۔فیصل نے کہا۔جی آپ نے کہا تھا اور میں دل سے نہ بناتی ایسا ہو سکتا۔مہرو نے کہا تو سب ہنس دیے مہرو برتن اٹھاتی کچن میں آئی ارے دیکھائی میں دھو دے دیتی ہوں مہر بابا آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔سکینہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔سکینہ تم کب سدھرو گی۔مہرو مسکراتی ہوئی کہتی چلی گئی

۔آج مہر کو گھر آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اب وہ بلکل ٹھیک ہو گیا تھا۔آغا جان کو حویلی میں رہتے مہینہ ہو گیا تھا وہ معافی مانگنا چاہتے تھے مگر جاتے تو کس منہ سے جاتے اتنا سب کچھ کیا تھا انہوں نے اپنی اولاد کے ساتھ کیا کبھی معاف کریں گے یہ سوچ کر فیصلہ بدل دیتے اور اکیلے رہتے رہتے انہیں عجیب بھی لگنے لگ گیا تھا۔

ابراہیم تمہارے پیپرز ہونے والے ہیں اور تم فون میں لگے ہو۔مہرو نے کہا۔مہرو باجی پلیز تھوڑی دیر دیکھنے دیں یہ میچ پھر چلا جاؤ گا پڑھنے۔ابراہیم نے کہا۔اور بتاؤ ابراہیم۔دبئی کیسا لگا۔مہر آتا پوچھنے لگا۔بہت زبردست بہت مزہ آیا مگر میں یہ سوچ رہا ہوں مہر بھائی سب لوگ یہاں کیوں آگئے اور آغا

جان کہاں ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا۔ یہ تو اچھی بات ہے سب اکٹھے رہنے لگے اور جہاں تک۔ آغاجان کی بات ہے وہ خود ہ نہیں آئے ہم کیا کر سکتے۔ مہر نے بتایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

مہر کمرے میں آیا تو مہرو کو بالوں میں کنگا کر تا پایا فوراً پیچھو سے اپنے حصار میں لیا۔ مہر یہ آپ کیا کر رہے ۔مہرو فوراً گھبرائی۔ وہی جو ڈیڑھ مہینے سے نہیں کیا۔ مہر نے بتایا۔ مہر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ مہرو نے کہا۔ یار اب بلکل ٹھیک ہوں اور اب اگر تمہارے قریب آیا تو پہلے جیسا ہو جاو گا مہر نے کہا تو مہرو نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے منہ پہ رکھ دیا۔ اللہ نہ کریں آپ کو کچھ ہو۔ مہرو نے خفگی سے بولا

مہر مہرو کی آنکھوں میں کھو چکا تھا کچھ پل یونہی گزر گئے مہرو نے اپنا ہاتھ مہر کے منہ سے ہٹایا اور اپنے ہونٹ مہر کے ہونٹ پہ رکھ دیا کچھ دیر تو مہر حیران رہا مگر اگلے ہی لمحے مہر نے مہرو کو باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پہ لٹایا مہر اسے اپنی باہوں میں بڑھتا سو گیا۔

آج فضل اور سکینہ کی مہندی سب اس تیاریوں میں لگے تھے کچھ دن پہلے ہی فضل نے بی اماں سے بات کی تو بی اماں کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس لیے بی اماں نے ہامی بڑھ دی اور آج بلکل آخر سکینہ کی دلی خواہش پوری ہونے جارہی تھی سب خوش تھے بی اماں تھوڑی اداس تھی آغاجان کے لیے مگر انھوں نے جیسا کیا انہیں خود بھی تو اس تکلیف سے گزرنا تھا۔
مہرو سکینہ کو تیار کر رہی تھی۔ مہرو نے گرین کلر کا فراک بال کھولے ہوئے تھے لائٹ سے میک اپ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ سکینہ نے پیلے کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی بالوں کی چٹیا کی ہوئی تھی لائٹ سا میک اپ کیا ہوا بہت پیاری لگ رہی تھی۔

چلو اسے نیچے لے آؤ۔ تمینہ نے کہا۔ جی لا رہی ہوں۔ مہرو نے بتایا اور سکینہ کو لیتی نیچے کی جانب بڑھی سکینہ کو فضل کے برابر میں بیٹھی تھی وہ اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہا تھا۔ کیا دیکھ رہا ہے میں سکینہ ہی ہوں۔ سکینہ اس کی نظریں اپنے پر دیکھ کر فوراً بولی۔ قسم ۔ سے اس سے پہلے کبھی اتنی خوبصورت نہیں لگی۔ فضل نے بتایا۔ اگر نہیں لگی تو پھر شادی کیوں کر رہا ہے۔ سکینہ نے پوچھا۔ ابھی منع کر دیتا ہوں۔ فضل نے بتایا۔ اب منع کیا تو تیرا منہ توڑ دوں گی چپ کر کے بیٹھ جا۔ سکینہ نے آنکھیں دیکھائی۔ یار تمیز سے بات کر تیرا ہونے والا شوہر ہے۔ فضل نے کہا سکینہ چپ ہو گئی کیونکہ بی اماں اسے گھور رہی تھی۔

تبھی آغاجان آئے اور آتے ساتھ گھٹنے کے بل بیٹھ گئے۔ سب حیران ہو گئے مجھے معاف کر دو سب میں نے بہت غلط کیا میں واقع شرمندہ ہوں۔ آغاجان نے معافی مانگی۔ فیصل اور اکبر گلے لگ گئے۔ آغا جان بڑے کبھی معافی نہیں مانگتے پلیز آپ یوں نہ کریں۔ ان دونوں نے کہا تو آغاجان مسکرا دیے۔

آغاجان مہر اور مہرو کے پاس گئے مہرو نے منہ پھیر لیا مہر مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔ آغاجان نے کہا۔ نہیں آغاجان آپ معافی نہ مانگے مہرو کے سامنے اس دن کا سارا واقع اسے یاد آیا اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔

مہرو مجھے معاف کر دو میں نے ہمیشہ تمہارے ساتھ زیادتی کی۔ آغاجان مہرو کی جانب آئے۔ مہرو نفی میں سر ہلاتی آغاجان کے گلے لگ گئی آج سب ایک ہو گئے تھے سب خوش بھی ہو گئے سب نے مہندی کی رسم ادا کی اور ان دونوں کو دعائیں دی۔

آج ان دونوں کی بارات کا دن تھا سکینہ نے ریڈ کلر کا لہنگہ پہنا ڈارک میک اپ کیا بہت پیاری لگ رہی تھی مہر و نے گلابی کلر کا شرارا پہنا تھا اور مہر نے وائٹ شلوار قمیض میں ڈیشنگ دیکھ رہے تھے۔

آج تو کچھ لوگ کمال لگ رہے ہیں۔ مہر مہر و کے پاس آتا کہنے لگا مہر پلیز ابھی نہیں بعد میں ابھی بہت کام ہیں۔ مہر و کہتی چلی گئی اور مہر مسکرایا۔ دونوں ایک دوسرے کے نکاح میں ہو چکے تھے سب لوگ ساتھ تھے اور آج خوش سب بہت خوش تھے۔

ساتھ مہینے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہر اور مہر و کو اللہ نے دو ٹوئنز بچے دیے تھے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بیٹی کا نام حیات اور بیٹے کا نام بلاج تھا دونوں بہت کیوٹ تھے سکینہ کو بھی اللہ نے اس خوشی سے نواز دیا تھا کچھ مہینے بعد اس کے گھر میں بھی اولاد ہو جانی تھی اور بی اماں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کا گھر ٹوٹنے سے بچالیا۔

اختتام۔

Agla Page Bhi Prhein 😂 😃

By The Way, Ab KoH Novels Urdu ne apna aik Novels App launch kia hai jis k zariya aap duniya jahaan k sare novels tak rasail hasail kar sakty hain. Wo app aapko Hamari website pr freely mil jae ga.

kohnovelsurdu.blogspot.com

KOH NOVELS - URDU

اگر آپ میں بھی ہے لکھنے کا ہنر اور لکھنا چاہتے ہیں
تو کوہ ناولز اردو پیش کر رہا ہے سنہری موقع۔۔۔ہم شائع کریں
گے آپکی تحریر،آپکی شاعری،آپکا ناول اور ہر قسم کی جائز
تحریر۔۔۔ہم آپکو سپورٹ کریں گے۔آپ لکھیں اور
بھیجیں ہمیں ہمارے فیسبک پیج پر

" KoH Novels - Urdu "

#Just Believe In Success

اور وزٹ کریں ہماری ویب سائٹ

" www.kohnovelsurdu.blogspot.com "

شکریہ